کلیاتِ
شہزاد مجددی
(حمد و نعت، سلام و مناقب)
علامہ محمد شہزاد مجددی

حَرِیصٌ علینا

ثنا کا موسم

تحیت

محاسن

علامہ شہزاد مجددی

دارالاخلاص

49-ریلوے روڈ لاہور

کتاب : کلیات شہزاد مجددی

شاعر : علامہ محمد شہزاد مخلص المجددی

اشاعت : جنوری 2016ء

کمپوزنگ : محمد لبیب جمیل

پروف ریڈنگ : حافظ محمد ذیشان مخلص، سجاد حسین مخلص

قیمت : 1000 روپے

انتساب

اہلِ محاسن کے نام

أُحِبُّ الصَّالِحِينَ وَ لَسْتُ مِنْهُم
لَعَلَّ اللهَ يَرْزُقُنِي صلاح

میں صالحین سے محبت رکھتا ہوں گو ان میں سے نہیں ہوں
شاید اللہ تعالیٰ (اس باعث) میری بھی اصلاح فرمادے

حسن ترتیب

پیش گفتار۔۔۔ڈاکٹر خورشید رضوی ______ 25
تاثرات۔۔۔ڈاکٹر عزیز احسن ______ 29
باشعور نعت گو۔۔۔ارسلان احمد ارسل ______ 31

حریص علینا

پیشوائی ______ 35
حریص علینا اور شہزاد مجددی..............رفیع الدین ذکی قریشی ____ 37
شہزاد مجددی اور ان کی نعتیہ شاعری..........حسرت حسین حسرت ____ 41
عرض ناعت ______ 43
میٹھی نیند سلاتا ہے ہر روز خدا ______ 45
ظلمتوں کی طرف سے نور کی سمت ______ 47
پتھر میں تیرے فضل نے پودے اگا دیے ______ 48
دل کو لذت آشنا کرتا ہے تو ______ 50
وقف فساد جادۂ لطف و کرم پہ چل ______ 52
سراپا فضائل حریص علینا ______ 53
ان کی مدح و ثنا کرے گا کون ______ 55
کوئی ایسا کمال ہو جائے ______ 57
جمال حریم دنیٰ دیکھ آئے ______ 59
یوں ہے ہمارے قلب کا طیبہ سے رابطہ ______ 61

قربت کا شرف دے کر تصدیق وفا کر دو ______ 63

اے شاہِ زمن! تیرا ہر رنگ یگانہ ہے ______ 65

سرورِ دیں رحمت کونین کی باتیں کریں ______ 66

در سے آقا کے خیرات لے کر اٹھا ______ 68

تیرے ہر ایک پل میں زمانہ دکھائی دے ______ 70

سکون جاں ہے خیال تیرا ______ 71

تسکین دل خستہ دلاں رحمت عالم ______ 73

فرش تا عرش ہے جو حسن و جمال اچھا ہے ______ 75

محمد کا در ہے دعا مانگ لوں میں ______ 77

قافلہ زائروں کی راہ میں ہے ______ 79

جن وانسان وملائک کا وظیفہ نعت ہے ______ 81

حد محسوسات سے آگے لطافت آپ کی ______ 83

غریق بحر عصیاں پر نگاہِ التفات آقا ______ 85

شان محبوب خدا ہے منفرد ______ 86

خالق انوار کی تخلیق پتلا نور کا ______ 88

جب ارادہ ثنا کا کرتا ہوں ______ 90

کون جانے یہ کیسی نعمت ہے ______ 91

آ گئے کونین کے سرتاج غارِ ثور میں ______ 93

رواں ہوں سوئے زوال آقا ______ 94

شانِ پروردگار کے صدقے ______ 95

مصطفی کا دیار دیکھیں گے ______ 97

دنیا جو چاہے اس کو خدائی نصیب ہو ______ 99

شہرِ طیبہ میں نظر آئے درودیوار مست	101
ب بسم اللہ میم محمد	103
سر کی آنکھوں سے شانِ خدا دیکھئے	105
میں، مری سوچیں، جوانی اور نعت	107
جب سے دل ان کا مستقر ٹھہرا	109
ہے ایک مدت سے یہ تمنا	111
رشک خوبی مری خطا ہو جائے	113
دن ہو یا رات ہو ہی جاتی ہے	116
میرے فکر و شعور کی دنیا	118
احاطہ ہو نہیں سکتا کمالات محمد کا	120
جس کی لغت سے لفظ مدینہ نکل گیا	122
بلبل باغ خلد ہے نغمہ سرائے مصطفی	124
کتنی عظیم سرور عالم ہے تیری ذات	126
خوشبو جمال نور نشانی حضور کی	128
جلوہ فرما ہوں خیر البشر خواب میں	130
دل سے آلودگی کو صاف کریں	132
در سے نبی کے دولت گفتار مل گئی	134
بیٹھے بیٹھے جوان کی یاد آئی	135
لے کے رحمت شہ ابرار چلے آتے ہیں	137
طور کے طالبوں کو طور ملے	139
ترے در کی گدائی مل گئی ہے	140
جوق در جوق آئے نظر قافلے	141

مہر ومہ میں تری نظر سے نور ______ 142
بہاروں کی جاں ہے بہار مدینہ ______ 144
مدینے کے شام وسحر اللہ اللہ ______ 145
ان کے بارے سوچنا اچھا ہے بس ______ 147
کیا لکھے کوئی بشر شان رسول ______ 148
جس میں ان کی رضا نہیں ہوتی ______ 150
کرم ان کا جو ہوتا جا رہا ہے ______ 152
کیوں کر نہ ہم ہوں وقف برائے درود پاک ______ 154
شان شمس الضحیٰ لکھی جائے ______ 156
جنگ وجدل میں امن کا پرچم ہے تیری ذات ______ 158
سوئے طیبہ چل پڑا اچھا ہوا ______ 160
اے حبیب حق تعالیٰ الصلوۃ والسلام ______ 162

ثناء کا موسم

پیشوائی..........حفیظ تائب ______ 167
نوائے دروں..........پروفیسر فیضان دانش ______ 174
زاویہ نظر..........احمد جاوید ______ 178
جرم ہیں بے حساب یا تواب ______ 183
تیری جانب جو دھیان باقی ہے ______ 186
تیرے جلوے ہیں ہر جگہ ہر سو ______ 188
تو اصل حسن وجمال یا رب! ______ 190
جرم میرے ہزار یا غفار ______ 193
یاالٰہی مجھے میرے شر سے بچا ______ 195

میں نے کہا تو کون ہے؟ اس نے کہا رب جہاں ____ 198

سب سے افضل سب سے اعلیٰ تیرا نام ____ 200

وہی مقصود وہی ہے باری رضیت باللہ رضیت باللہ ____ 202

یوں تو کرتے ہیں فرشتے بھی عبادت تیری ____ 204

میں اپنے دل میں تیرے ذکر کی محفل سجاتا ہوں ____ 206

یاالٰہی بے کسوں کا آسرا تو ہی تو ہے ____ 208

ہے عالم کا روزی رساں میرا اللہ ____ 209

ابتدا تو ہے انتہا ہے تو ____ 210

راحت افزا عجب ہے ذکر ترا ____ 212

اے رحیم و کریم اے ستار ____ 214

فضائے فکر پر چھایا ہوا غبار اتار (مناجات) ____ 216

سرور دیں کی گدائی واہ وا ____ 218

نعت سرکار کہاں اور کہاں میں بیکار ____ 220

یوں تازگی روح کا سامان کریں گے ____ 222

دیار باطن کے طاقچوں میں دیے ثنا کے جلائے رکھنا ____ 224

جو تیری یاد میں گزرے وہی لمحہ مؤثر ہے ____ 226

یہ ہے ایماں کہ ہیں بعد خدا خیر البشر افضل ____ 228

دل سے حمد خدا نکلتی ہے ____ 230

سہارا دے دیا بر وقت ان کی غمگساری نے ____ 232

مدح نبی کرے جو فرشتہ سرشت ہو ____ 234

عشق احمد خدا سے ملتا ہے ____ 235

موج رحمت حضور کا گریہ ____ 237

نبی کی غلامی مرے کام آئی ______ 238
دیار باطن کی ہر گلی میں رہیں ثناء کے چراغ روشن ______ 239
وہ بشر جس کے تصور سے قوی ایمان ہو ______ 240
ہے اپنی جگہ خوب عبادات کی لذت ______ 242
تکتا ہے سوئے گنبد خضریٰ بچشم نم ______ 244
مطلع صبح عرب پر ہے سجا مہر منیر ______ 246
ملے گی قلب کو تسکین زیر گنبد خضریٰ ______ 248
ہے وادیٔ بطحا کی فضا اور طرح کی ______ 250
کون کہتا ہے خدائی چاہیے ______ 252
سیرت وصورت مصطفی روشنی ______ 254
پہنچا مراد رود جوان کی جناب میں ______ 256
بہار ہی پر نہیں ہے موقوف نعت خیر الوریٰ کا موسم ______ 258
پاؤں جو دل میں خواہش جاہ وحشم کو میں ______ 260
ثانی مصطفی ہوا نہ کوئی ______ 262
کر رہا ہوں بیاں حضور کی شان ______ 263
حزن وآلام کو یوں دل سے مٹایا جائے ______ 265
حصار حرص وہوا سے نکل دل ناداں ______ 267
چوکھٹ نبی کی چھوڑ کر جاتا کہاں کہاں ______ 269
کہتا ہے جس کو آپ خدائے جہاں عظیم ______ 270
کتنا کرم ہے مجھ پہ یہ رب ودود کا ______ 271
کھلا ہے باب آگہی انہیں کے التفات سے ______ 273
آپ ہیں تاجدار ملک درود، آپ کے واسطے سے صلوٰۃ وثنا ______ 275

شہرِ نبی کا ہر اک گوشہ حسن سراپا خلد بداماں ____ 277
نبی کا ذکر دلوں کو نکھار دیتا ہے ____ 279
ہجوم دیکھ کے افلاک پر ستاروں کا ____ 281
سیدِ انس و جاں کا دروازہ ____ 283
رات دن مدحت مصطفیٰ اور میں ____ 285
حق ثنا کا اگر کچھ ادا ہو گیا ____ 287
میں رہا منہمک عمر بھر نعت میں ____ 289
در پہ سائل نے دی ہے صدا یا نبی ____ 291
جادۂ مدحت سرکار پہ چلنا چاہیے ____ 293
اپنے جذبات کو لفظوں میں بدلنا سیکھو ____ 295
کام دیتے ہیں غریبوں کو حوالے تیرے ____ 297
ظلمت جاں کو اجالوں کا امیں کر ڈالا ____ 299
تجلیات کو دل میں سمو کے آتا ہے ____ 301
کون و مکاں پہ آپ کا جود و کرم محیط ____ 303
خامہ، حرف، ورق سب روشن ____ 305
لائق حمد اے محمد ﷺ کے خدا ____ 307
ہجر سرکار مدینہ نے رلایا کیا کیا ____ 309
کشور جاں کے تاجدار حضور ____ 311
نعت کرتا ہوں جب میں رقم باوضو ____ 314
اصل عرفان ہے آرزو آپ کی ____ 316
اللہ نے کیا آپ کو قرآن کا حامل ____ 318
تیرگی سے پر فضا کو روشنی درکار ہے ____ 320

شہرِ طیبہ کے لالہ زار کی بات ________ 322
ہر سمت ہو گئے وا ایمان کے دریچے ________ 324
فیضِ خیر الوریٰ ہے ازل تا ابد ________ 326
میرے آقا سراپا کمالات ہیں ________ 328
حسنِ اعمال کے بدلے میں جزا ملتی ہے ________ 330
منصبِ مدحِ نبی مجھ کو بہم ہو جائے ________ 332
دل و نظر سے غبار اترا تو میں نے دیکھا ________ 334
یادِ طیبہ کی ہوا سے بابِ چشمِ تر کھلا ________ 335
رسم و رواجِ دہر کی حد سے نکل کے آ ________ 337
کیجیے میرے حق میں دعا یا نبی ________ 338
سرکار یہ گدا کا نہ گمان ہے نہ دعویٰ ________ 340
طائرِ فکر اڑے اور جناں تک پہنچے ________ 342
بارگاہِ سرورِ دیں کے ثنا خوانوں کی خیر (دعا، مناجات، نعت) ________ 344
ان کا پیرو بہک نہیں سکتا ________ 346
خدا کی حمد و ثنا و تسبیح ________ 348
خدا نے بخشی ہے آپ رفعت ________ 349
کئی سورج نبی کے در سے پھوٹے ________ 351
رونقِ بزمِ جہاں شمعِ شبستانِ عرب ________ 353
ہاتھ میں لے کے قلم اپنا مقدر لکھنا ________ 355
نظمِ توصیفِ نبی کی ابتدا ہو جائے گی ________ 357
اخلاص کا پیکر ہیں تو احسان سراپا ________ 359
سرورِ دیں رحمتِ کونین کی کیا بات ہے ________ 360

حسن فطرت کا اوج کمال آپ ہیں ______ 361
قلب کو انوار مدحت نے مجلّا کر دیا ______ 363
نسبت کا اثبات عطا ہو ______ 365
ان کی سیرت ہے راہبر میری ______ 366
اے مدینہ! اے سرزمین ادب ______ 368
پل بھر میں باریاب حضور خدا میں تھی ______ 370
چھیڑتے اہل حقائق بھی فسانے اپنے ______ 372
جذب دروں خلوص کے سانچے میں ڈھل ذرا ______ 373
گیا جب نور اسم احمدی ہونٹوں سے آنکھوں تک ______ 374
آپ کے التفات کی صورت ______ 376
طوفان حوادث میں ہوں تنہا مرے آقا ______ 377
یہی نہیں کہ فقط اس زمیں پہ لہرائے ______ 379
دیار مصطفوی کا جمال کیا کہنا ______ 380
بعد ہجرت کی سکونت اختیار آ کر یہاں ______ 382
بنا کے سیرت اطہر کو رہنما ہم نے ______ 384
ظلمت میں جبکہ نور کو پیدا کیا گیا ______ 386
سائل نے لگائی ہے صدا اور طرح کی ______ 388
ہر ایک رنج والم کی دوا میسر ہو ______ 389
عیاں قرآں کے حرفوں سے ترا اکرام ہے آقا ______ 391
نجات شر سے ملی خیر کے قریب ہوا ______ 393
حرف میں ہے اثر تو اچھا ہے ______ 395
تاجدار حرم! رحم فرمائیے ______ 397

دیارِ نبی کی فضاؤں کی خیر ________ 399
نوازشاتِ رسالت مآب کیا کہنا ________ 401
خیال جنت طیبہ ہے اور میں تنہا ________ 403
بیاں کیا ہو حسن و جمال رسول ________ 405
یادِ حضور تازگی فکر بشر کی ہے ________ 407
آئی ہے، ہوا شہر پیمبر سے گزر کر ________ 409
ایسے، ہو میری زیست کا ہر پل بسر حضور ________ 411
ساری دنیا میں ہے شان سید سادات خوب ________ 413
کونین کے سلطان ہیں سرکار مدینہ ________ 415
بے مثل ہے ہر وصف رسول عربی کا ________ 417
''تو کجا من کجا'' ________ 419
یادِ سرکار نے کیا لطف روا رکھا ہے ________ 420

تحیت

تجلیات تحیت.........ڈاکٹر محمد طاہر القادری ________ 425
تحیت کی شعری اقدار پر ایک نظر.........عزیز احسن (کراچی) ________ 429
تحیت.........ثنائے حامد و محمود.........پروفیسر محمد اکرم رضا ________ 436
ہونٹوں پہ مرے صبح و مسا حمد ہے تیری ________ 446
ذات قدیم صاحب ہر فخر و ناز ہے ________ 449
گر آنکھ سو بھی جائے تو کرتا ہے اپنا کام ________ 452
خدایا حاکم مطلق ہے تو ہر ایک عالم کا ________ 454
نفس امارہ نے جب طوفاں کوئی بر پا کیا ________ 456
مرا دل اے مرے مولا ہے عاشق تیری رحمت کا ________ 458

صبر، انکسار، شکر، صداقت، کرم، سخا ______ 460
جو صحنِ جاں میں ہوائے حریم پاک چلے ______ 462
وہ صاحب کن، مالک کل، خالق انوار ______ 463
وہی لوگ لائق رشک ہیں جو یہ کام خیر سے کر گئے ______ 465
گئے گزروں کو آخر بندگی کرنے کا ڈھب آیا ______ 467
کہاں کے یہ زبان و لب مرا رنگ ثنا کیا ہے ______ 469
اک عہد بے مثال ہے ایاک نعبد ______ 471
قرآن کی زبان میں ہوں محو گفتگو ایاک نعبد ______ 474
تو خالق عظیم ہے ایاک نعبد ______ 476
کتاب حکمت و دانش کی ابتدا ادراک ______ 478
صبح دم جب کسی طائر کی صدا آتی ہے ______ 480
دل تیرہ کو چمکاؤں مجھے توفیق دے مولا ______ 482
ہر وقت رہے دل میں تری یاد الٰہی ______ 486
مرا سرمایۂ ہستی تری حمد و ثنا مولا ______ 489
گو جدا ہاتھ سے قلم نہ ہوا ______ 491
میٹھی نیند سلاتا ہے تو ______ 493
روبرو ہے حرم تیری توفیق سے ______ 495
سوزِ حفیظ دے مجھے ذوق ندیم دے ______ 498
صل علیٰ کا ذکر ہے حمد و ثنا کے بعد ______ 500
خدا اگر نہ توفیق دے بندگی کی ______ 502
خدایا رحم فرما سید کونین کا صدقہ ______ 504
حمد رب ہے مصطفی کی شان ہے قرآن میں (قرآن کی شان) ______ 506

حکمتیں ہیں نور ہے اسرار ہیں قرآن میں (شان قرآن) ______ 508

یاد آتی ہے مجھے ہر آن بیت اللہ کی (شان بیت اللہ کی) ______ 510

بھلا کیسے ہو ہم سے حق ادا توصیف احمد کا ______ 514

خدا حضور کا قرآں مرے حضور کا ہے ______ 516

مجھ سے پھر عرض مدعانہ ہوا ______ 518

ایماں ہے بادباں تو ستارا ہے ان کا نام ______ 520

مجھ سے عاصی پہ رحمت کی حد ہوگئی ______ 522

بہ ہر نفس شہ دیں پر ہزار بار درود ______ 525

آرزوئے دیدۂ موسیٰ کو یوں پورا کیا ______ 528

ملاؤں کیا میں کسی سے نظر مدینے میں ______ 530

جو ہو صدق طلب سلطان بحر و بر سے ملتا ہے ______ 532

کیا بتائے بشر آپ کا مرتبہ جانتا ہے خدا ہی مقام آپ کا ______ 534

خیر الوریٰ کہوں انہیں شمس الضحیٰ کہوں ______ 536

صحرا میں گل سبز دمکتا نظر آیا ______ 538

مائل بہ کرم رہتے ہیں سرکار ہمیشہ ______ 540

کب تک رہیں گے ایسے سنین و شہور اور ______ 543

اک عالم سرور میں باچشم تر ملے ______ 545

ختم الرسل ہیں سارے زمانوں کے مقتدا ______ 547

لیے دلوں میں تمنائے ارض پاک چلے ______ 549

وہی لمحے حاصل زندگی ہیں جو ان کے در پہ گزر گئے ______ 551

جہاں کو کفر کی ظلمت سے کرنے پاک جب آیا ______ 553

نگاہ زائر طیبہ میں گنبد سبز سر چمکا ______ 555

ادھر اسم گرامی لب پہ ہے فخر دو عالم کا ________ 557
رسائی بارگاہِ پاک میں جس دم ہوئی اپنی ________ 559
رسول پاک سے سن عظمت حمد خدا کیا ہے ________ 561
اس محبوب کا صدقہ میری مان ہوا ________ 563
خود سنور جائیں گے حالات مدینے چلئے ________ 566
محبوب رب عرش ہے، میر حجاز ہے ________ 569
ہو کیسے حق ادا پھر ہم سے ان کی نعت و مدحت کا ________ 571
سرور کون و مکاں سید ذیشان عرب ________ 573
خلوص، امن، اخوت، حیا وفا اور اک ________ 575
باران کرم مجھ پہ بھی برسائے مدینہ ________ 577
یاد جب خلوت خورشید حرا آتی ہے ________ 579
کوئی خوش بخت مرے شہر سے جب جائے حجاز ________ 581
منگتے کا بھرم رکھنا سرکار کی سنت ہے ________ 583
ابر کرم کچھ ایسا برسا تری گلی میں ________ 585
جو اہل قرب ہیں کب آنکھ بھر کے دیکھتے ہیں ________ 587
اللہ نے یوں شان بڑھائی ترے در کی ________ 588
مہکتا گلستان مدینے کی گلیاں ________ 591
ہر اک خوبی اسے زیبا جو ہے تعریف کے لائق ________ 593
دل کی بستی بسائی تری نعت نے ________ 596
آپ کے ہو کے یا نبی ہم لوگ ________ 600
کس طرح نہ ہو منبع انوار عمامہ ________ 602
نانا کو کریں پیش جو حسنین عمامہ ________ 606

حیات بے ثبات کو خدا اگر دوام دے ________ 607
تنویر سخن نیر تابان رسالت ________ 609
اللہ نے کردی ہے بیاں شانِ رسالت ________ 611
جمال سرور دیں کا کہاں سے لاؤں پیمانہ ________ 615
ان پر درود بھیجئے حمد خدا کے بعد ________ 618
ذکر شہ انام ہے نام خدا کے بعد ________ 620
جیسے خدا کی ذات سے ہیں مصطفی قریب ________ 622
یہی میرا وظیفہ ہے، یہی میری عبادت ہے ________ 624
زہے مقدر ہمیں بھی نسبت ہے بارگاہِ شہ شہاں ﷺ سے ________ 626
شکر ہو سکتا نہیں اس پر خدائے پاک کا ________ 628
مجھے فیضان صبح و شام آتا ہے محمد کا ________ 630
دو عالم کی زینت رسالت کسی کی ________ 632
خدا کا تقرب ہے قربت کسی کی ________ 634
ہر عقیدت پہ مقدم ہے عقیدت اپنی ________ 636
رسول ہر دو عالم کا ہے یہ فرمان ''لا تغضب'' ________ 638
آتی ہیں بہت یاد مدینہ کی کھجوریں ________ 641
قطعات ________ 643
قطعات ________ 644
تبصرہ ________ 645

محاسن

محاسن......ایک تاثر (صبیح رحمانی) ________ 650
تقریظ (رضاء الدین صدیقی) ________ 652

مناقب سے محاسن تک (علامہ محمد شہزاد مجددی) ____________ 654

(حصہ اردو)

مناجات: خدایا رحم فرما سید کونین کا صدقہ ____________ 664

حمد: خدا کی یاد میں وہ رنگ لائی بے خودی اپنی ____________ 667

نعت:: ہے آن پڑی مشکل سر پر سرکار کرم فرما دیجیے ____________ 672

شان جبریل: زینتِ خلدِ بریں مرغ سلیمانِ عرب ____________ 674

سیدہ آمنہ: مطلعِ والضحیٰ، اُمِ خیر الوریٰ ____________ 676

گوشۂ صدّیق اکبر

عزم کے کوہسار اے صدّیق ____________ 680

صحابہ میں ذیشان صدّیق اکبر ____________ 682

بزمِ ایماں سج گئی صدّیق سے ____________ 684

مقام و مرتبہ دیکھا عجب صدّیقِ اکبر کا ____________ 686

گوشۂ فاروق اعظم

لیے دِل میں ارمانِ فاروقِ اعظم ____________ 690

چمن کو ناز ہے جس پر وہی گلاب ہیں آپ ____________ 693

کنزِ یقین و صدق کا نوری گہر عُمر ____________ 695

گوشۂ عثمان ذوالنّورین

جس نے مدحت کی ہے ذُوالنّورین کی ____________ 700

ہو گئی جس کو پہچان عثمان کی ____________ 702

مجھ پہ کیسے نہ رحمت ہو رحمن کی ____________ 704

گوشۂ اہل بیت اطہار

اللہ کے ولیوں کے مددگار علی ہیں ---------- 708
ہے زوجہ سرکار ابوبکر کی بیٹی ---------- 712
نورِ چشم مصطفیٰ خیر النساء ---------- 715
کس زباں سے ہو بیاں فضل و کمال اہلِ بیت ---------- 716
کیسے بیاں ہوں قاسم و اکبر کی عظمتیں ---------- 718

گوشۂ حسنین کریمین

آج لب پر ہے نام امامِ حسن ---------- 722
مصداق حرفِ آیۂ تطہیر ہیں حسین ---------- 724
شجاعتوں کی داستاں حسین ہیں حسین ہیں ---------- 726
رسول پاک نے یونہی گلو نہ چوما تھا ---------- 729
ہر دور کو شعور دیا ہے حسین نے ---------- 731
صبر و سخا و علم وراثت حسین کی ---------- 733
کرتی ہے منکشف کئی اسرار کربلا ---------- 736
شان امام اعظم: کی ہے بلند حق نے شانِ ---------- 738

گوشۂ داتا گنج بخش

اولیاء وقت دیکھے فیضیابِ گنج بخش ---------- 742
مظہر نور خدا، انوار داتا گنج بخش ---------- 744
اے خوشا! لب پر بیاں ہے سید ہجویر کا ---------- 746
شہرہ جگ میں گھر گھر ہے مخدوم علی ہجویری کا ---------- 748
حاضر ہے ترے در پہ گدا سید ہجویر! ---------- 750

گوشۂ غوثیہ

زمیں کیا آسماں بھر میں ہے چرچا غوثِ اعظم کا ________ 754

کرم کا پیکر ہیں غوث اعظم ________ 756

گوشۂ اصفیاء

ہدایت کا روشن ستارہ فرید ________ 760

اولیاء میں منفرد ہے شان شاہِ نقشبند ________ 762

سرگروہ اولیاء حضرت بہاء الدین ہیں ________ 764

سراپا عشق وایقاں ہیں جلال الدین سیوطی ________ 766

گوشۂ مجددیہ

زمانے بھر میں ہے چرچا مجدد الف ثانی کا ________ 770

جگمگاتے ہیں انوار سرہند میں ________ 772

نائب حضرت مجدد، فخر اہل معرفت ________ 774

عروۃ الوثقیٰ لقب ہے خواجہ معصوم کا ________ 776

مزین زصدق وصفا جانِ جاناں ________ 778

فاضل بریلوی: ہے آئینہ، رشد فضل خدا سے ________ 780

گوشۂ سیفیہ

نہیں ہے کوئی ثانی باخدا قیوم دوراں کا ________ 784

ضعف یقیں کو عزم مصمم بنادیا ________ 786

عجب مستی کا عالم تھا جہاں کل رات کو میں تھا ________ 788

اگر چاہے طریقت بن گدائے صوفی کندل ________ 790

گوشۂ علمیہ

اہلِ سُنن کی جان ہیں مفتی غلام جان ________ 792

اک نعمتِ خدا ہیں حضرت خطیبِ مِلّت ---------------- 795
جسے دیکھو ہے مدح خواں حکیمِ اہلسنّت کا ---------------- 797
رضا و محسن کا تو ہے نائب حفیظ تائب ---------------- 799
محبِ خاص کلامِ خدا غلام رسول ---------------- 801
اولیاء کے ہیں انوار لاہور میں ---------------- 803
شجرۂ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ ---------------- 805

متفرقات

شانِ قرآن: حکمتیں ہیں نور ہے اسرار ہیں قرآن میں ---------------- 810
شانِ رمضان: اللہ کا مہمان ہے تو اے مہ رمضان ---------------- 812
قدر کی شب: فضل رب العلا ہے قدر کی شب ---------------- 814
سلام رضا: عکسِ حسنِ عقیدت سلامِ رضا ---------------- 816
کنز ایمان رضا: گل تراجم کے چمن کا کنزِ ایمانِ رضا ---------------- 819

(حصہ فارسی)

شب و روز من در خرابات ہستم ---------------- 824
درعنایت کشا الٰہی ---------------- 825
نہ ایں خواہم نہ آں خواہم خدا خواہم ---------------- 827
میانِ رسولاں عجب شان داری ---------------- 830

گوشۂ گنج بخش

خزاں باشد چرا در لالہ زارم ---------------- 832
ز جامِ حب او سرشار و مستم ---------------- 833

گوشۂ مجدِدین

دہد کار خضری کتابِ مجدد ---------------- 834
ذوق رومی، سوز جامی باخدا آموختم ---------------- 836

گوشۂ دانائے راز

ای اقبال! ہستی بہ افکار زندہ ---------------- 838
ای حکیمِ امت! ای دانائے راز ---------------- 840

مہر خراسان (گوشۂ سیفیہ)

سلام: اے شہ ملک ولایت السلام ---------------- 844
ای پیرار چی سلام گویم ---------------- 845
سیف رحماں سید و سردار من ---------------- 846
جز خدمت تو آقا! دگر کار نخواہیم ---------------- 848
ای مہر خراسان! فدا بر تو کنم جان ---------------- 850
دِل جسم جگر جان ما قربان مبارک ---------------- 852
رونقِ بزم طریقت از تو است ---------------- 854
اللہ اللہ کمال شانِ تو ---------------- 856
قصیدہ: یا الٰہی پاک تو سبحان تو ---------------- 857
بزمِ اہلِ عشق رقصاں از نگاہ مست تو ---------------- 859
مزین ز صدق و صفا سیف رحماں ---------------- 861
حیات دل اگر خواہی مرید شیخِ دوراں شو ---------------- 863
کریما! نگاہِ کرم کن ---------------- 865
شیخ کامل، پیرار چی، قبلۂ عالم اغث ---------------- 866

گوشۂ صوفیہ

کمال دارد کمالِ صوفی ---------------------------- 867

اگر خواہی طریقت شو گدائے ---------------------------- 868

محبوب ہمہ، مرشد ما صوفی کندل ---------------------------- 870

گوشہ علماء

دلا بیا کہ حکایت کنم ز روئے شرف ---------------------------- 873

ز بزم اہل سخن رفت آبروئے سخن ---------------------------- 875

خوشا چہ حسن بیان و کلام فاروقی ---------------------------- 878

حصہ پنجابی

حمد: ایسی مشکل پا دے مولا ---------------------------- 882

نعت: کیتی اے جنہاں عاشقاں مدحت حضور دی ---------------------------- 884

اُچا مرتبہ نبی دے ویر دا اے ---------------------------- 886

حسین ابن علی دی ہر اک ادا نوں سلام ---------------------------- 888

نرالی تری ہر ادا غوث اعظم ---------------------------- 890

محبوب سبحانی سوہنا ---------------------------- 892

پہلی یاری رب نے لائی نال محمد پیارے ---------------------------- 895

☆☆☆

حفیظ تائب

پیشوائی

کلاہ و دستار اور ریش و گیسو غمازی نہ کرتے تو کون اندازہ کر سکتا کہ یہ خوبرو، خوش وضع اور خوش طبع نوجوان محمد شہزاد مجددی، اس کم عمری میں اتنے اوصاف حمیدہ سے نوازا گیا ہے۔

مجھے ابھی کل کی بات لگتی ہے کہ وہ اسلامیہ کالج سول لائنز سے بی اے کر رہا تھا۔ وہ کالج ینگ رائٹرز سوسائٹی کا رکن اور صدر بھی رہا اور اس کا ذوق شعر، کالج اساتذہ لطیف ساحلؔ، سیف اللہ خالد اور احمد حسن حامد کی رہنمائیوں میں نشوونما پانے لگا۔ وہ کالج میگزین ''فاران'' کا مدیر بھی رہا۔

اس نے مجھے بتایا کہ پہلی نعت اس نے ۱۹۸۹ء میں کالج ینگ رائٹرز سوسائٹی کے ایک نعتیہ مشاعرہ کے لیے کہی تھی اور اس مشاعرہ کی صدارت عطاء الحق قاسمی نے کی تھی۔ اس نعت کا مطلع یوں تھا:

میری سب وفائیں نبی کے لیے ہیں
شبوں کی دعائیں نبی کے لیے ہیں

نعت میں یہ پہلی کاوش ہی، ان کی ذات رسالت مآب سے گہری وابستگی پر شاہد ہے۔

۱۹۹۰ء میں افغانستان کے ایک شیخ طریقت حضرت صوفی کندل خان صاحب قندوزی نقشبندی (دامت برکاتہ رحمۃ اللہ علیہ) کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلوک کی منزلیں طے کرنا شروع کیں اور جلد ہی مرشد کامل کی طرف سے ارشاد خط (سند خلافت) سے نوازے گئے اور یوں جادۂ سلوک کے راہنما بھی ٹھہرے۔ علم دین بھی حاصل کیا اور ایک

جامع مسجد میں خطبہ بھی دینے لگے۔

وہ عمر کے چھبیسویں برس میں ہیں کہ مجموعہ نعت اہل ادب وعقیدت کے سامنے لا رہے ہیں۔ ان کی جس قدر نعتیں میں نے سنی ہیں، یا دیکھی ہیں، ان میں علم و عشق کی ہم آہنگی نمایاں ہے۔ وہ نعت گوئی میں لذت پانے لگے ہیں اور جوں جوں اس میں ڈوبیں گے، اسے تازہ آفاق دکھاتے چلے جائیں گے کہ انہوں نے امام نعت گویاں فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے ذہنی رشتہ استوار کر رکھا ہے اور برملا کہتے ہیں:

مجھ کو شہزاد کمک روح رضا سے پہنچی
ورنہ ہوتی نہ رقم مدحت سلطان عرب!

۵ ستمبر ۱۹۹۶ء

☆☆☆

رفیع الدین ذکی قریشی

حریص علینا اور شہزاد مجددی

موجودہ دور کو اگر نعت کا دور کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اس لیے کہ اس دور میں بہت سے ایسے نعت نگار پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے دل میں اتر جانے والی بلکہ دنیا کو بدل دینے والی نعتیں تخلیق کی ہیں، ان نعت کہنے والوں میں محمد شہزاد مجددی صاحب کا نام بھی آتا ہے۔ ان کا پہلا نعتیہ مجموعہ حریص علینا کے نام سے منظر عام پر آیا ہے۔ میرے نزدیک یہ ایک دل پذیر نعتوں کا مرقع ہے جس طرح ہر نعت گو کا اپنا اسلوب تحریر و ترقیم ہوتا ہے۔ اسی طرح شہزاد مجددی بھی ایک منفرد لہجے کے نعت گستر ہیں۔ انہوں نے ایک نعت میں اپنے خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا ہے:

نعت گوئی اگر شعار نہ ہو
میرا جینا محال ہو جائے

....

شہزاد مجددی کی شکل و شباہت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے قول و فعل میں تضاد نہیں اور انہوں نے سیرت اطہر کو اپناتے ہوئے اپنے عمل اور لباس کو سنت کے سانچے میں ڈھالا ہوا ہے جس کی وضاحت وہ خود زیرِ نظر کتاب نعت میں درج ایک شعر میں کرتے ہیں۔ فیصلہ قاری خود کریں کہ وہ اپنا مقصد بیان کرنے میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ شعر ملاحظہ فرمائیں:

دیکھے جو مجھے کوئی یاد آئے تری سیرت
خیرات مجھے اپنی سیرت کی عطا کر دو

....

کہتے ہیں کہ نعت نگاری تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے لیکن شہزاد نے اسے درج ذیل شعر کہہ کر کتنا آسان کر دیا ہے۔

جب بھی بیٹھا تفکر کا کاسہ لیے
ان کے در سے نئی نعت لے کر اٹھا

....

شہر مدینہ کی رفعت وعظمت ہر مسلمان کے دل میں ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں۔ شہزاد اسے کس طرح محسوس کرتے ہیں:

شہر طیبہ کی فضاؤں میں جو ہو جائے بسر
وہ مہینہ وہی ہفتہ وہی سال اچھا ہے

....

مولانا روم، مولانا جامی، شیخ سعدی، مولانا حالی اور علامہ اقبال نے حبیب خدا ﷺ سے بہت کچھ مانگا اور پایا۔ دیکھنا یہ ہے کہ شہزاؔد مجددی اپنے آقا حضور ﷺ سے کیا اور کیسے مانگ رہے ہیں:

مانگنا سرکار سے سرکار کو
سب دعاؤں سے دعا ہے منفرد
آپ سے آپ کو شہزاد نے مانگا آقا!
سائل اچھا نہیں سائل کا سوال اچھا ہے

ہر شاعر نعت کہہ کر سرورِ انبیاء اور محبوب کردگار ﷺ کی عظمت میں اضافہ نہیں کر سکتا بلکہ اس سے وہ اپنی عاقبت کو سنوارتا ہے۔ اس ضمن میں شہزاؔد کچھ یوں اظہار کرتے ہیں:

نعت سرور کی روشنی کے سوا
اور کیا دفتر سیاہ میں ہے

....

یوں تو شافع محشر ﷺ کی شفاعت قرآن کی رو سے ثابت ہے اور اس کے بغیر کسی بھی نیکوکار کی بن نہیں آئے گی۔ اس مضمون کو شہزاد مجددی نے کتنے دلکش اور روح پرور انداز میں ایک نعت کے مقطع میں سمویا ہے:

دامن شفیع حشر کا شہزاد تھام لو
حسن عمل کے زور پر ممکن نہیں نجات

....

مختصراً حریص علینا ایک دیدہ زیب، بامعنی اور پر مغز مجموعہ نعت ہے جو جواں سال نعت گستر شہزاد مجددی کی اولین اور کامیاب کاوش ہے۔

میں دل کی گہرائیوں سے شہزاد مجددی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے بارگاہِ ایزدی میں دعا گو ہوں کہ وہ اسی زور شور اور انہماک کے ساتھ شہزاد مجددی کو نبی رحمتا کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی توفیق ارزانی فرماتا رہے۔ (آمین)

مبارک میری جانب سے ہو شہزاد وفا پیکر
کتاب نعت محبوب خدا تصنیف کرنے پر
خدائے پاک و برتر سے ذکی! ہے یہ دعا میری
پڑھی جائیں سنی جائیں یہ نعتیں شوق سے گھر گھر

خاکسار مدینہ
رفیع الدین ذکی قریشی
۲۶-گل زیب کالونی، سمن آباد، لاہور
مورخہ: ۱۴ اگست ۱۹۹۶ء

حسرت حسین حسرت

شہزاد مجددی اوران کی نعتیہ شاعری

شہزاد مجددی ایک نغز نعت گو شاعر ہونے کے علاوہ نہایت شریف النفس انسان ہیں۔تقریباً سات آٹھ سال قبل ان سے میری پہلی ملاقات محفل تذکار مصطفی (اردو بازار، قرآن منزل) کے ماہانہ مشاعرے میں ہوئی اوراس کے بعد ہر ماہ اکثر و بیشتر مشاعروں میں ان کا نعتیہ کلام سننے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔ یہ ایک نوجوان شاعر ہیں۔اگرچہ ان کا شعری سفر کم ہے لیکن کلام میں حددرجہ پختگی ہے جس سے مستقبل میں ان کے عظیم شاعر ہونے کی صدا آتی ہے۔

شہزاد مجددی حمد بھی کہتے ہیں۔نعت اور حمد کی حد فاصل کو اپنی شاعری میں ہر جگہ برقرار رکھا ہے۔ان کی شاعری میں ردیف اور قافیے کی ندرت ان کی خاص پہچان ہے۔ روایت اورجدت کا امتزاج جگہ جگہ موجود ہے۔

انہوں نے دین کی خدمت کو اپنا شعار بنا رکھا ہے۔نورانی اورخوبصورت چہرہ ان کے پاکیزہ اور خوبصورت دل کی عکاسی کرتا ہے۔ شریعت کے سختی سے پابند ہیں اور انہی اوصاف کی بدولت ان کے اشعار بھی پاکیزہ ہیں۔ یہ غزل بھی اچھی کہہ سکتے ہیں، جیسا کہ ان کے نعتیہ اشعار سے اندازہ ہوتا ہے لیکن انہوں نے نعت ہی کو اپنی شاعری کا مرکز بنا رکھا ہے۔ عام مشاعروں میں بھی شریک ہوتے ہیں تو نعت ہی پیش کرتے ہیں اور خود کو بحیثیت ایک ممتاز نعت گو شاعر کے ادبی محفلوں میں متعارف کرا چکے ہیں۔ دینی کتب کا انہیں گہرا مطالعہ ہے۔نجی گفتگو کے دوران بھی قرآن وحدیث کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ فارسی

اورعربی زبان پر بھی انہیں عبور حاصل ہے اور ان زبانوں کے مشہور شعراء کے سینکڑوں اشعار انہیں ازبر ہیں۔ گزشتہ سال (۱۹۹۵ء) میں مجھے ایک نعت خوانی کی محفل میں شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ جس کی نظامت کے فرائض شہزاد مجددی صاحب انجام دے رہے تھے۔ اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ یہ ایک بلند پایہ خطیب بھی ہیں۔ محفل میں جس شاعر یا نعت خواں کو دعوت کلام دیتے تو ان کے افتتاحیہ جملے سننے کے قابل ہوتے۔ میں ذاتی طور پر بہت متاثر ہوا۔ مشاعروں میں یہ اپنا کلام نہایت پسندیدہ، مترنم آواز میں بھی پیش کر سکتے ہیں لیکن تحت اللفظ ہی پڑھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ہاں البتہ اگر کوئی فرمائش کر دے تو اپنا کلام نہایت خوبصورت شاعرانہ ترنم میں پیش کر دیتے ہیں۔ عادات و اطوار میں کبھی شائستگی کا دامن نہیں چھوڑا۔ نجی گفتگو کے دوران بھی کبھی میں نے انہیں قہقہہ لگاتے نہیں دیکھا۔ بلند آواز سے کبھی نہیں بولے اور نہ کبھی خفگی یا بیزاری کا اظہار کیا۔ بہت کم گو ہیں۔ قناعت پسندی ان کی زندگی کا خاصہ ہے۔ ان کی وضع قطع سادہ اور شگفتہ ہے ویسی ہی ان کی نعتیہ شاعری میں سادگی اور شفتگی ہے جس کا اندازہ قارئین کو خود ہو جائے گا۔ اسوۂ رسول ان کی زندگی کا نصب العین ہے۔

کلام اقبال کے دلدادہ ہیں، اس دور کے عظیم نعت گو شاعر جناب حفیظ تائب سے متاثر ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہر نعت گو شاعر کی قدر کرتے ہیں۔ یہ ان کا پہلا نعتیہ مجموعہ ہے جو انشاء اللہ شرف قبولیت حاصل کرے گا اور صنف نعت گوئی میں اس کی حیثیت ایک سنگ میل ثابت ہوگی۔

اس نوجوان شاعر سے بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

میں نے یہ سطور لکھتے وقت نہ تو اشعار کا انتخاب کیا اور نہ ہی کوئی شعر حوالے کے طور پر پیش کیا اس لیے کہ اس حالت میں مضمون طویل ہو جاتا۔

۱۰- نابھہ روڈ، لاہور

۲۷ اگست ۱۹۹۶ء

عرضِ ناعت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ اس نے مجھ جیسے کم مایہ اور ناتواں کو نعمت صلوٰۃ وثنا عطا فرمائی اور اپنے محبوب علیہ التحیہ والثناء کی بارگاہ میں بقدرِ ظرف ھدیہ ہائے درود ونعت پیش کرنے کی توفیق بخشی۔

فالحمدللہ علی ذلک

امام الانبیاء والمرسلینا کے ارشادِ گرامی

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

ترجمہ: جس شخص نے بندوں کا شکریہ ادا نہیں کیا، اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا۔

کی تعمیل کرتے ہوئے میں اس موقع پر اپنے مرشد ورہبر حضرت خواجہ صوفی کندل خان صاحب قندوزی نور اللہ مرقدہٗ کے ذکرِ خیر سے اپنی تحریر کو مزین ومعطر کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں جن کی نسبت رفیع کے طفیل میں ''خود شناسی اور خداشناسی'' کا مفہوم سمجھ پایا۔ حضرت کی وفات حسرت آیات کے بعد روئے زمین پر میری روحانی وعرفانی ضرورتوں کے کفیل، ملک ولایت کے سلطان، مرشد مہربان حضرت اخندزادہ سیف الرحمن پیرارچی مدظلہ العالی مادامت الایام واللیالی ہیں جن کے سایۂ عاطفت میں مجھ خطا کار کے شب وروز گزر رہے ہیں۔ میرے والدین محترمین مدظلہما بھی یقیناً میرے ہر کارِ خیر میں ثواب کے حصہ دار اور میرے شکریہ کے مستحق ہیں۔

شعورِ نعت گوئی اور زیرِ نظر مجموعہ نعت کی اشاعت کے حوالے سے میرے مہربان بزرگ جناب رفیع الدین ذکی قریشی، حضرت حفیظ تائب اور جناب حسرت حسین حسرت نے

جو التفات فرمایا، وہ بھی نا قابلِ فراموش ہے۔

آخر میں ایک ایسی خاموش معاون قوت کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں جس نے مالی مصارف کے سلسلے میں میرا ہاتھ بٹا کر مجھے اس مشکل ترین مرحلے سے بہ آسانی گزر جانے میں مدد دی۔ اس طور یقیناً یہ محترم شخصیت بھی میرے ثواب میں شریک ہے۔ میں دعا گو ہوں کہ ربِ محمد ﷺ ان کے ہر لمحہ حیات کو مسرت و شادمانی کے نور سے معمور فرمائے۔ (آمین)

میں امید کرتا ہوں کہ میرے بہی خواہ اس نذرانۂ عقیدت کی قبولیت کے لیے دعا فرمائیں گے کیوں کہ ایک نیک عمل جب قبول ہو جاتا ہے تو دوسرے اچھے کام کی توفیق ملتی ہے۔

اللھم ثبتنا علی مدح النبی الکریم O

علیہ التحیۃ

والتسلیم

شہزاد مجددی

۴۹۔ ریلوے روڈ لاہور

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

میٹھی نیند سلاتا ہے ہر روز خدا
خود ہی مجھے جگاتا ہے ہر روز خدا

اپنے سارے بھولے بھٹکے بندوں کو
اپنی سمت بلاتا ہے ہر روز خدا

میں اس کے محبوب کی نعتیں لکھتا ہوں
یہ تحریک دلاتا ہے ہر روز خدا

میری سوچ کی دنیا روشن رہتی ہے
نیا خیال سمجھاتا ہے ہر روز خدا

دن اور رات کی آمد کے آئینے میں
اپنی شان دکھاتا ہے ہر روز خدا

ہم اس سے ہر روز بغاوت کرتے ہیں
پھر بھی ہمیں کھلاتا ہے ہر روز خدا

اس کی ہے تعریف کہ ہم سے بندوں کو
اپنے گھر بلواتا ہے ہر روز خدا

کتنے نابینا لوگوں کو دنیا میں
سیدھی راہ دکھاتا ہے ہر روز خدا

جو اس کے عرفان کی خواہش رکھتے ہیں
ان سے پیار بڑھاتا ہے ہر روز خدا

حمد و نعت کے زیور سے یوں لگتا ہے
مجھ کو خوب سجاتا ہے ہر روز خدا

دل کے آنگن میں شہزادؔ محبت کی
اک قندیل جلاتا ہے ہر روز خدا

☆☆☆

قطعہ

ظلمتوں کی طرف سے نور کی سمت
فکر کے رخ کو کس نے موڑ دیا

نعت کے گلشنوں کی سیر کے بعد
میں نے دشتِ غزل کو چھوڑ دیا

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

پتھر میں تیرے فضل نے پودے اگا دیے
تیرے کرم کی موج نے مردے جلا دیے

کیا کیا نوازشات ہیں تیری جہان پر
بندوں پہ نعت کے خزانے لٹا دیے

پھولوں ، پھلوں سے بخش دی زینت زمین کو
مہر و مہ و نجوم فلک پر سجا دیے

پیدا ہمیں حضور کی امت میں کر دیا
سوئے ہوئے نصیب ہمارے جگا دیے

طبع بشر کا ان سے تعلق ہے اس لیے
موسم یہ سرد گرم خدا نے بنا دیے

دعوت ہے غور و فکر کی تخلیق روز و شب
قدرت کے راز ارض و سما میں چھپا دیے

اہل نظر کو بخش کر اپنی رضا کا شوق
ان کو حصول قرب کے نسخے بتا دیے

فتح و ظفر ہے تیرے سپاہی کے سر کا تاج
باطل کے تیری فوج نے چھکے چھڑا دیے

بخشا ہے تو نے نعت کا شہزادؔ کو ہنر
تو نے ہی اس کو حمد کے مضمون سجھا دیے

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

دل کو لذت آشنا کرتا ہے تو
عاصیوں کو باصفا کرتا ہے تو

تیری رحمت کی کوئی حد ہی نہیں
نعمتیں سب کو عطا کرتا ہے تو

دوستوں سے ہو گا تیرا کیا سلوک
دشمنوں کا جب بھلا کرتا ہے تو

نفس امارہ کو کر دے مطمئن
بادِ صرصر کو صبا کرتا ہے تو

ایک بچے کے لیے ماں باپ کو
پرورش کا واسطہ کرتا ہے تو

اس جہاں میں بھیج کر اپنے رسول
حق و باطل کو جدا کرتا ہے تو

اللہ اللہ تیری شفقت کا کمال
بے وفاؤں سے وفا کرتا ہے تو

تو فقیروں کو بنا دیتا ہے شاہ
بادشاہوں کو گدا کرتا ہے تو

اے مرے مشکل کشا میرے کریم!
دور مجھ سے ہر بلا کرتا ہے تو

مرکزِ امید تیری ذات ہے
عرض سائل کی سنا کرتا ہے تو

جب کبھی شہزادؔ پائے نفس میں
اس کو سیدھا اے خدا کرتا ہے تو

☆☆☆

قطعہ

وقف فساد جادۂ لطف و کرم پہ چل
خواہش کو چھوڑ سیرت شاہِ امم پہ چل

نکلیں گی آپ منزلیں تیری تلاش میں
رہرو! ذرا حضور کے نقش قدم پہ چل

☆☆☆

نعت شریف

سراپا فضائل حریصٌ علینا
کریم الخصائل حریصٌ علینا

رؤفٌ ، رحیمٌ ، صبیحٌ ، قسیمٌ
جمیل الشمائل حریصٌ علینا

بشیرٌ ، نذیرٌ ، حبیبٌ ، طبیبٌ
محل المسائل حریصٌ علینا

معلم ، مبلغ ، مدبر ، منظم
امیر القبائل حریصٌ علینا

وہ کنزالحقائق وہ خیرالخلائق
قوی الدلائل حریصٌ علینا

نہیں ان کا ثانی دو عالم میں کوئی
زمانہ ہے قائل حریصٌ علینا

میں گیت ان کے شہزآد کیونکر نہ گاؤں
وہ داتا میں سائل حریصٌ علینا

☆☆☆

نعت شریف

ان کی مدح و ثنا کرے گا کون
نعت کا حق ادا کرے گا کون

جیسے کرتے ہیں التفات حضور
ایسے لطف و عطا کرے گا کون

اقتدائے شہ ہدیٰ کے بغیر
جستجوئے خدا کرے گا کون

یوں ازل تا ابد خشیت سے
ہاتھ اٹھا کر دعا کرے گا کون

ان سا عادل ہوا نہ ہے کوئی
ان سا اب فیصلہ کرے گا کون

سرکشوں کو کرے گا کون اسیر
آندھیوں کو صبا کرے گا کون

کون بدلے گا دل کی دنیا کو
خار کو گل ادا کرے گا کون

ہم سے شہزادؔ بے سہاروں پر
لطف ان کے سوا کرے گا کون

☆☆☆

نعت شریف

کوئی ایسا کمال ہو جائے
عام طرزِ بلال ہو جائے

فکر کو روشنی ملے ایسی
نعت میرا خیال ہو جائے

نعت گوئی اگر شعار نہ ہو
میرا جینا محال ہو جائے

ہجر کی قید کاٹ لی آقا
اب میسر وصال ہو جائے

سامنے ہو حضور کا روضہ
اور وہ لمحہ سال ہو جائے

جھلملاتا ہے جو سرمژگاں
ہر ستارہ سوال ہو جائے

قرب شہزاؔد گر ملے ان کا
زندگی لازوال ہو جائے

☆☆☆

نعت شریف

جمال حریم دنیٰ دیکھ آئے
خدا کو حبیب خدا دیکھ آئے

ازل سے ابد تک کے سارے مناظر
نظام جزا و سزا دیکھ آئے

تجلّی سے جس کی ہوا طور سرمہ
وہ اس نور کو برملا دیکھ آئے

بھلا اس کا ثانی کہاں کوئی ہوگا
جو خود جا کے اپنا خدا دیکھ آئے

جو بالا ہیں وہم و گماں کی حدوں سے
مقامات وہ مصطفی دیکھ آئے

ہوئے آپ دارالفنا سے روانہ
گھڑی بھر میں دارالبقا دیکھ آئے

یہ نکتہ بھی شہزادؔ معراج میں تھا
کہ رستے کو خود رہنما دیکھ آئے

☆☆☆

نعت شریف

یوں ہے ہمارے قلب کا طیبہ سے رابطہ
جیسے جبین عجز کا کعبہ سے رابطہ

ہوتا رہے حضور کی مدحت سے فیضیاب
قائم رہے غلام کا آقا سے رابطہ

دنیا رہی حضور کے زیرنگیں مگر
رکھا نہیں حضور نے دنیا سے رابطہ

ظاہر میں بندگانِ خدا سے ہے بات چیت
باطن میں اپنے مالک و مولا سے رابطہ

ہر دم ہوں کشت روح پر رحمت کی بارشیں
ٹوٹے نہ تشنہ کام کا دریا سے رابطہ

فیض نبی سے جسم میں ہونے کے باوجود
رکھتی ہے روح عالم بالا سے رابطہ

پاتا ہوں اپنے آپ کو شہزادؔ خلد میں
ہوتا ہے جب حضور کے روضہ سے رابطہ

☆☆☆

نعت شریف

قربت کا شرف دے کر تصدیق وفا کر دو
اے سرورِ دیں مجھ کو اک نعت عطا کر دو

صدیق کے صدقے میں ہو جائے کرم ایسا
ہم نفس کے ماروں کو اخلاص نما کر دو

ہم بھول گئے آقا! فرق ابیض و اسود کا
ظلمت کو الگ کر دو انوار جدا کر دو

گردن میں رہے ہر دم، ڈورا تیری نسبت کا
ہم درد کے ماروں کے حق میں یہ دعا کر دو

دیکھے جو مجھے کوئی ، یاد آئے تری سیرت
خیرات مجھے اپنی سیرت کی عطا کردو

انوارِ محبت سے ہو جائے منور دل
ہر ایک رگ جاں کو یوں نعت سرا کر دو

شہزاؔد یہ نسخہ ہے ایماں کی حفاظت کا
سرکار کی یادوں میں سوچوں کو فنا کر دو

☆☆☆

نعت شریف

اے شاہِ زمن! تیرا ہر رنگ یگانہ ہے
ہر پل تیری رحمت کا محتاج زمانہ ہے

منظر میری نظروں میں ہے صبح مدینہ کا
کیا خوب ہیں یہ لمحے کیا وقت سہانا ہے

اسرار الٰہی کا بنتا ہے وہ دل مخزن
اس نور مجسم کا جس دل میں ٹھکانا ہے

سنت میں تری آقا ہے زینت و رعنائی
اپنا کے تری سنت کردار سجانا ہے

بے مانگے اسی در سے پاتے ہیں جہاں والے
سرکار کے دامن میں رحمت کا خزانہ ہے

مقصود تھا دنیا میں شہزادؔ ظہور ان کا
تخلیق دو عالم تو بس ایک بہانہ ہے

☆☆☆

نعت شریف

سرورِ دیں رحمت کونین کی باتیں کریں
آمنہ بی بی کے نورِ عین کی باتیں کریں

چین ملتا ہے دلوں کو ذکر سے سرکار کے
غم کے مارو آؤ ہم سکھ چین کی باتیں کریں

بادشاہوں کے سروں پر تاج ہیں جس کے طفیل
سید سادات کے نعلین کی باتیں کریں

اہل بیت مصطفی کے ذکر سے گرمائیں دل
فاطمہ، زہرا، علی، حسنین کی باتیں کریں

عرش والے جھوم اٹھتے ہیں وفورِ شوق سے
فرش والے جب شہ کونین کی باتیں کریں

یاد آ جاتی ہیں اس دم بنتین مصطفی
جب بھی ہم عثمان ذوالنورین کی باتیں کریں

آؤ اے شہزادؔ ہم بغض و حسد کو چھوڑ کر
ہر گھڑی اس محسن دارین کی باتیں کریں

☆☆☆

نعت شریف

در سے آقا کے خیرات لے کر اٹھا
جب بھی بیٹھا میں سوغات لے کر اٹھا

رات سویا جو ان کا تصور لیے
صبح روشن خیالات لے کر اٹھا

جب بھی بیٹھا تفکر کا کاسہ لیے
ان کے در سے نئ نعت لے کر اٹھا

سرور دیں کو اس کی خبر ہو گئ
دل میں جب بھی کوئی بات لے کر اٹھا

پڑھتے پڑھتے لگی آنکھ صلِ علیٰ
لب پہ حمد و مناجات لے کر اٹھا

پھر ستایا ہے محبوب کی یاد نے
پھر میں شوق ملاقات لے کر اٹھا

بارگاہِ صحابہ میں جب بھی گیا
جذبۂ حب سادات لے کر اٹھا

دل میں شہزادؔ جتنے سوالات تھے
در سے ان کے جوابات لے کر اٹھا

☆☆☆

نعت شریف

تیرے ہر ایک پل میں زمانہ دکھائی دے
سارا جہان تیرا گھرانہ دکھائی دے

محو سفر ہے وقت کے ہمراہ تیری ذات
ہر ہر گھڑی میں تیرا ٹھکانہ دکھائی دے

تیری ہر اک دلیل کے آگے شہ شعور!
باطل کا ہر جواز بہانہ دکھائی دے

ممکن نہیں حضور کے فیضان کے بغیر
مجھ سا ضعیف شخص توانا دکھائی دے

شہزادؔ تو بھی جنت طیبہ میں کر قیام
منظر جہاں ہر ایک سہانا دکھائی دے

☆☆☆

نعت شریف

سکون جاں ہے خیال تیرا
نظر کی ٹھنڈک جمال تیرا

تو میرے دل کا مکیں ہے لیکن
میں پھر بھی چاہوں وصال تیرا

جو تو نے رخ سے نقاب اٹھایا
سہوں گا کیسے جلال تیرا

کنیز تیری ہر ایک ساعت
غلام ہر ایک سال تیرا

اے وجہ تحریک نبض ہستی
ہر اک عمل بے مثال تیرا

نہ کیوں ہو مقبول قدسیوں میں
غلام جو ہے بلال تیرا

تری حقیقت خدا ہی جانے
خدا ہی جانے کمال تیرا

رگوں میں شہزاؔد کی رواں ہے
لہو کے ہمرہ خیال تیرا

☆☆☆

نعت شریف

تسکین دل خستہ دلاں رحمت عالم
ہے نام ترا راحت جاں رحمت عالم

لاریب ترے لطف کا انداز ہے یہ بھی
آنکھوں سے جو ہیں اشک رواں رحمت عالم

دنیا میں ترا شہر ہے بس جس میں ہمیشہ
ہوتا ہے دل افروز سماں رحمت عالم

حرکت میں ترے لطف سے ہے نبض زمانہ
قائم ہے ترے دم سے جہاں رحمت عالم

کرتی ہے ترے لطف مسلسل پہ دلالت
موجودگیٔ کون و مکاں رحمت عالم

ہر پھول ہے تازہ ترے گلزار کا اب تک
تیرا ہے ہر اک نقش جواں رحمت عالم

اللہ رے یہ لطف و کرم ، بندہ نوازی
ہے عبد سے معبود عیاں رحمت عالم

محور ہے تری ذات مرے فکر و سخن کا
ہے نعت تری میرا نشاں رحمت عالم

محتاج ہے شہزاؔد تری چشم کرم کا
اے سرور دیں! شاہِ شہاں رحمت عالم

☆☆☆

نعت شریف

فرش تا عرش ہے جو حسن و جمال اچھا ہے
سب خیالوں سے محمد کا خیال اچھا ہے

ہجر لاحق ہو تو لیتے ہیں مزہ دوری کا
قرب حاصل ہو تو کہتے ہیں وصال اچھا ہے

یادِ سرکار میں جو رہتا ہے دل پر طاری
ساری خوشیوں سے وہی حزن و ملال اچھا ہے

گلشن جاں میں مہکتے ہیں درودوں کے گلاب
اس لیے مجھ سے گنہگار کا حال اچھا ہے

فیض سے جس کی فصاحت نے تعارف پایا
وہ شہ اہلِ سخن، شیریں مقال اچھا ہے

ان کی آمد سے ہلے قیصر و کسریٰ کے مکاں
دبدبہ، رعب یہ ہیبت یہ جلال اچھا ہے

جس کے اسہد کو ہے اشہد پہ تفوق حاصل
سارے اصحاب میں کیا نطق بلال اچھا ہے

شہرِ طیبہ کی فضاؤں میں جو ہو جائے بسر
وہ مہینہ، وہی ہفتہ، وہی سال اچھا ہے

آپ سے آپ کو شہزادؔ نے مانگا آقا
سائل اچھا نہیں سائل کا سوال اچھا ہے

☆☆☆

نعت شریف

محمد کا در ہے دعا مانگ لوں میں
سماں پُراَثر ہے دعا مانگ لوں میں

ملے گا یہیں سے سکونِ دل و جاں
سخاوت کا گھر ہے دعا مانگ لوں میں

لگا دیں گے مہر اجابت وہ خود ہی
یہ طیبہ نگر ہے دعا مانگ لوں میں

ملا تو ہے وقت زیارت و لیکن
بڑا مختصر ہے دعا مانگ لوں میں

ہے رقت سی طاری دل مضطرب پر
مری آنکھ تر ہے دعا مانگ لوں میں

مدینہ سے رخصت ہوا چاہتا ہوں
سفر پھر سفر ہے دعا مانگ لوں میں

مری سانس لے لے فضاؤں کے بوسے
گھڑی بھر اگر ہے دعا مانگ لوں میں

تصور میں شہزادؔ ہے ان کا روضہ
یہ ان کی نظر ہے دعا مانگ لوں میں

☆☆☆

نعت شریف

قافلہ زائروں کی راہ میں ہے
سبز گنبد مری نگاہ میں ہے

ذہن فارغ ہے فکر دنیا سے
سوچ تک بھی تری پناہ میں ہے

فیض ہے تاجدار بطحا کا
یہ جو تاثیر میری آہ میں ہے

آشنائی غموں سے تیرے لیے
آبلہ پائی تیری چاہ میں ہے

ناز کرتے ہیں اس پہ کون و مکاں
جو بھی شامل تری سپاہ میں ہے

مسجد و خانقاہ میں بھی نہیں
لطف جو تیری بارگاہ میں ہے

نعت سرور کی روشنی کے سوا
اور کیا دفتر سیاہ میں ہے

خوبیاں ان پہ ختم ہیں شہزاؔد
وصف ہر ایک ذات شاہ میں ہے

☆☆☆

نعت شریف

جن و انسان و ملائک کا وظیفہ نعت ہے
سرورِ دیں تک رسائی کا وسیلہ نعت ہے

امتی کے لب پہ رہنی چاہیے مدح رسول
مذہب عشاق میں پہلا فریضہ نعت ہے

راحت قلب و نظر، تسکین جاں کے واسطے
کاملوں کا آزمودہ خاص نسخہ نعت ہے

حج ہو میقات ہو زم زم کہ تلبیہ و رمی
میرا مزدلفہ، منیٰ، صفا و مروہ نعت ہے

خوش نصیبی سے ملا کرتی ہیں ایسی نعمتیں
ورثۂ اہل نظر رب کا عطیہ نعت ہے

کشت قلب و جاں ہوئی سیراب جس کے فیض سے
آب کوثر کا وہ ٹھنڈا میٹھا چشمہ نعت ہے

ہر گھڑی شہزادؔ میری سوچ ہے محو طواف
میرے فکر و فن کا قبلہ اور کعبہ نعت ہے

☆☆☆

نعت شریف

حد محسوسات سے آگے لطافت آپ کی
قدسیوں میں بھی مروج ہے ثقافت آپ کی

آپ ہی پر ختم ہیں سب خوبیاں بعد از خدا
سب رسولوں میں مسلم ہے امامت آپ کی

دیکھتے ہیں سوئے طیبہ مشرقین و مغربین
مانتے ہیں عرش والے بھی قیادت آپ کی

آپ کی تعلیم غالب ساری تعلیمات پر
پتھروں پر بھی موثر ہے خطابت آپ کی

دست بستہ سارا عالم ہے کھڑا دربار میں
جلسۂ کونین میں آقا! صدارت آپ کی

ہم سیہ کاروں کی بخشش کا وسیلہ ہے فقط
حشر کے دن یارسول اللہ! شفاعت آپ کی

آپ ہی کی پیروی میں ہے فلاح دوجہاں
حق تعالیٰ کی اطاعت ہے اطاعت آپ کی

کیجیے امداد میری اہل باطل کے خلاف
اہل حق کے ساتھ ہوتی ہے حمایت آپ کی

میں رہا ہو جاؤں زندان رواج و رسم سے
اپنے ہر انداز میں پاؤں شباہت آپ کی

بے بسی شہزادؔ کی فریاد کرتی ہے حضور
بے کسوں پر رحم فرمانا ہے عادت آپ کی

☆☆☆

قطعہ

غریق بحر عصیاں پر نگاہِ التفات آقا
مری مضطر خیالی کو عطا کیجے ثبات آقا

مجھے ملتی رہے مدحت کی کرنوں سے توانائی
رہے سرسبز بس یونہی مری شاخ حیات آقا

☆☆☆

نعت شریف

شان محبوب خدا ہے منفرد
مصطفیٰ کی ہر ادا ہے منفرد

منفرد ہیں سرورِ کونین بھی
اور ان کا ہر گدا ہے منفرد

گلستان عشق کے نغمات میں
نغمہ صل علیٰ ہے منفرد

مانگنا سرکار سے سرکار کو
سب دعاؤں میں دعا ہے منفرد

سر جھکایا اور طیبہ میں گئے
عاشقوں کا راستہ ہے منفرد

حضرت صدیق اکبر کے طفیل
نقشبندی سلسلہ ہے منفرد

باغ جنت میں بھی ہے تسکیں مگر
شہر طیبہ کی فضا ہے منفرد

ظرف سے بڑھ کر بھی کرتے ہیں عطا
آپ کا جود و سخا ہے منفرد

انبیاء شہزادؔ سب ہیں باکمال
سب میں ذات مصطفٰی ہے منفرد

☆☆☆

نعت شریف

خالق انوار کی تخلیق پتلا نور کا
آ گیا شکل بشر میں وہ سراپا نور کا

عرش والے رشک کرتے ہیں یہ منظر دیکھ کر
آدمی کے سر پہ رکھا حق نے سہرا نور کا

نعت کے ہر شعر میں پنہاں ہے ایسی روشنی
جیسے شاخ جاں پہ پھوٹا ہو شگوفہ نور کا

مہر و مہ میں ہے شہ کونین کے رخ کی ضیاء
نور کو خیرات دیتا ہے یہ چہرہ نور کا

نور کے اصحاب اہلبیت اور ازواج نور
نور ہی کے ساتھ ہو سکتا ہے رشتہ نور کا

کہکشائیں گم ہیں شہرِ نور کے ذرات میں
بھیک لیتا ہے انہیں سے ہر ستارہ نور کا

ظلمتوں کو کر دیا ہے روشنی سے آشنا
آدمی کو آپ نے بخشا ہے تحفہ نور کا

نقش پائے مصطفی ہے منزلِ اہلِ نظر
سیرتِ سرکار ہے دراصل رستہ نور کا

نعت لکھتا نور کے الفاظ سے شہزادؔ میں
کاش میرے پاس ہوتا کوئی خامہ نور کا

☆☆☆

نعت شریف

جب ارادہ ثنا کا کرتا ہوں
حرف لکھتے ہوئے میں ڈرتا ہوں

ان کی خدمت میں پیش کرنے کو
اپنے دامن میں اشک بھرتا ہوں

یاد خلوت میں کرکے آقا کو
جانے کس کیف سے گزرتا ہوں

میری جانب ہے ایک پاک نگاہ
اس لیے ہی تو میں سنورتا ہوں

ذکر سرکار کی یہ برکت ہے
میں خزاں رت میں جو نکھرتا ہوں

کشتیِٔ نعت کا سوار ہوں میں
دیکھیے پار کب اترتا ہوں

☆☆☆

نعت شریف

کون جانے یہ کیسی نعمت ہے
نعت میں اک عجیب لذت ہے

بات کرتا ہوں اس طرح ان کی
جیسے حاصل مجھے وہ صحبت ہے

ذکر سرکار جا بجا کرنا!
عشق والوں کی یہ تو عادت ہے

شہر طیبہ کو سوچتے رہنا
مستقل یہ میری عبادت ہے

یاد کر کے حضور کو رونا!
قرب سرکار کی علامت ہے

سبز گنبد کی تابناک شعاع
زندگی کے لیے غنیمت ہے

آپ مالک ہیں آپ ہی جانیں
ہم غلاموں کی کتنی قیمت ہے

عاصیوں کے لیے پیام سکوں
شافع حشر کی شفاعت ہے

دیکھتے ہیں رخ رسول کریم
اللہ والوں کو یہ سہولت ہے

خوف شہزادؔ موت سے کیسا
یہ تو میرے نبی کی سنت ہے

☆☆☆

قطعہ

آ گئے کونین کے سرتاج غارِ ثور میں
نعمت عظمیٰ بٹے گی آج غار ثور میں

تین دن اور تین راتیں ساتھ خلوت میں رہے
ہو گئی صدیق کی معراج غار ثور میں

☆☆☆

نعت شریف

رواں ہوں سوئے زوال آقا
میں گر رہا ہوں سنبھال آقا

میں ناقصوں میں مثال آقا
تو کاملوں میں کمال آقا

تری ثنا کی تجلیوں سے
چمک رہا ہے خیال آقا

فنا کے منصب پہ کر کے فائز
بھلا دے قیل و مقال آقا

ہوئے ہیں تخلیق تیری خاطر
یہ روز و شب ، ماہ و سال آقا

ازل سے شہزادؔ تشنہ لب ہے
پلا دے جامِ وصال آقا

☆☆☆

نعت شریف

شانِ پروردگار کے صدقے
مصطفائی وقار کے صدقے

ہجر میں آپ کے جو ہو بے چین
اس دل بے قرار کے صدقے

جس کے باعث ہے اہتمام سجود
اس تہجد شعار کے صدقے

راہ حق کے ہر اک شہید کا خون
بدر کے شہسوار کے صدقے

شرق تا غرب جس کی شاہی ہے
اس شہ انکسار کے صدقے

سنت مصطفیٰ پہ جان نثار
اسوۂ پائدار کے صدقے

آپ کے نقش پا پہ ہم قربان
آپ کی رہگزار کے صدقے

ان سے شہزاؔد جس کو نسبت ہے
ایسی ہر یادگار کے صدقے

☆☆☆

نعت شریف

مصطفی کا دیار دیکھیں گے
گلشن پر بہار دیکھیں گے

حسن کا شاہکار دیکھیں گے
روضۂ پروقار دیکھیں گے

سرورِ دیں کی بارگاہ میں ہم
دل کو ہوتے نثار دیکھیں گے

روبرو ان کے ہم جھکا کر سر
شانِ پروردگار دیکھیں گے

حکمرانی دلوں پہ ہے جس کی
ہم بھی وہ تاجدار دیکھیں گے

سبز گنبد کا دلنشیں منظر
جھوم کر بار بار دیکھیں گے

ہم پہنچ کر فضائے طیبہ میں
ہر سو بے اختیار دیکھیں گے

وادیٔ لذت و سکون میں ہم
نور کی آبشار دیکھیں گے

مسجد خاتم الرسل کی طرف
ہم تو دیوانہ وار دیکھیں گے

اذن شہزاؔد گر ملا ہم کو
جا کے پردے کے پار دیکھیں گے

☆☆☆

نعت شریف

دنیا جو چاہے اس کو خدائی نصیب ہو
مجھ کو درِ نبی کی گدائی نصیب ہو

مدت سے ہوں حضور میں اپنی تلاش میں
مجھ تک مجھے بھی اب تو رسائی نصیب ہو

رائی کی مثل ہاتھ پہ پاؤں جہان کو
قلب و نظر کو ایسی صفائی نصیب ہو

سوتے ہوئے تو اور بھی ہوتے ہیں فیضیاب
بیداریوں میں جلوہ نمائی نصیب ہو

اس پر نثار خلد کی رنگینیاں تمام
جس کو نبی کی مدح سرائی نصیب ہو

دامن رسول پاک کا چھوٹے نہ ہاتھ سے
چاہے جہان بھر سے جدائی نصیب ہو

شہزاؔد کچھ ہو سنت سرکار کے بغیر
ممکن نہیں کہ ہم کو بھلائی نصیب ہو

☆☆☆

نعت شریف

شہر طیبہ میں نظر آئے در و دیوار مست
قربت سرکار سے ہیں گنبد و مینار مست

لوگ چاہے کچھ کریں میرے جنوں پر تبصرہ
میں ہوں یادِ مصطفی میں برسر بازار مست

شہر طیبہ کی فضاؤں میں کچھ ایسا ہے اثر
جائے جتنی بار کوئی ہو گا اتنی بار مست

خرقہ پوشان حرم کا وجد تو جو ہے سو ہے
اس جگہ دیکھے ہیں اہل جبہ و دستار مست

روح میری مائل پرواز ہے سوئے حجاز
فرطِ راحت سے ہوا ہے، طائر رفتار مست

اللہ اللہ ان کی آمد سوئے گلشن دیکھئے
جھومتے ہیں لالہ وگل سرو قد گلزار مست

پھر رہا ہے ان کی الفت میں فلک دیوانہ وار
ان کی چاہت میں زمیں، پتھر، ثمر، اشجار
مست

دیکھ لیتا ہے مجھے جو مست ہو جاتا ہے وہ
آپ نے اس درجہ مجھ کو کر دیا سرکار مست

آپ کی آمد سے آ جائے دل و جاں کو قرار
آپ کی برکت سے ہو جائے مرا گھر بار
مست

گہ جلالی گہ جمالی نور کی برسات ہے
جالیوں کے گرد آتے ہیں نظر انوار مست

در حقیقت عشق میں سرکار کے سچا ہے وہ
سن کے ان کا نام نامی جو ہوا ہر بار مست

نعت ہی شہزؔاد ساری مستیوں میں ڈھل گئی
فیض تذکارِ نبی سے ہیں سبھی اشعار مست

☆☆☆

نعت شریف

ب بسم اللہ میم محمد ﷺ
آدم کی تکریم محمد ﷺ

خالق کے عرفان کا باعث، تنزیل قرآن کا باعث
وجہ ہفت اقلیم محمد ﷺ

تیرے صدقے قلب مصفّٰی، روح منور، نفس مزکی
صدق تری تعلیم محمد ﷺ

اللہ اللہ تیری عظمت تیری حرمت تیری رفعت
سب نے کی تسلیم محمد ﷺ

سرکش تیری جانب مائل، کفر تری تاثیر سے گھائل
تیرا خلق عظیم محمد ﷺ

جن وانس ملائک سارے روشن سورج چاند ستارے
تیری ہے تنظیم محمد ﷺ

تیرا عشق ایمان کی جاں ہے تیری عظمت روح جہان ہے
دین تیری تعظیم محمد ﷺ

اب میرے حالات ہیں ایسے ظلمت نور کو ڈھونڈے
جیسے
کھول در تفہیم محمد ﷺ

سنتا ہے فریاد خدا ہی دیتا ہے شہزاد خدا ہی
کرتے ہیں تقسیم محمد ﷺ

☆☆☆

نعت شریف

سر کی آنکھوں سے شانِ خدا دیکھئے
چشم دل سے رخ مصطفی دیکھئے

کیجئے مانگنے کا ارادہ ادھر
پھر ادھر سے عطا پر عطا دیکھئے

جس نے مانگا اسے رشک حاتم کیا
شاہ طیبہ کا جود و سخا دیکھئے

بھول جائیں گے جتنے حسیں عکس ہیں
سبز گنبد کا منظر ذرا دیکھئے

میرے آقا کی رفتار کو دیکھ کر
اک طرف ہٹ گیا راستہ دیکھئے

عقل کی انتہا دیکھنے کے لیے
سیر معراج کی ابتدا دیکھئے

دشمنوں کے لیے بھی سراپا کرم
شفقت خاتم الانبیاء دیکھئے

شہر سرکار میں ایسی تاثیر ہے
بے وفا کر رہے ہیں وفا دیکھئے

آفتاب رسالت کے انوار سے
بجھ گیا کفر کا ہر دیا دیکھئے

بارگاہِ نبی میں عجب کیف ہے
ہو رہے ہیں ملائک فدا دیکھئے

جس کی تعظیم شہزادؔ ایمان ہے
کر کے اس ذات سے رابطہ دیکھئے

☆☆☆

نعت شریف

میں ، مری سوچیں، جوانی اور نعت
پاک جذبوں کی گرانی اور نعت

فکر و فن کی پاسبانی اور نعت
رحمتوں کی میزبانی اور نعت

سوچتا ہوں کس طرح یکجا ہوئے
باد ، مٹی، آگ ، پانی اور نعت

ساتھ دیتی ہیں یہ کب تک دیکھئے
میری سانسیں، عمر فانی اور نعت

ایک ہی تصویر کے دو رُخ ہیں یہ
میرے بچپن کی کہانی اور نعت

اک طرف ساحل پہ میں اور اک طرف
ریت ، موجوں کی روانی اور نعت

ہو گئے شہزادؔ لمحے یادگار!
آنکھ پرنم ، شب سہانی اور نعت

☆☆☆

نعت شریف

جب سے دل ان کا مستقر ٹھہرا
گفتگو میں مری اثر ٹھہرا

کھل گیا اس پہ رازِ صبحِ حیات
جو مدینے میں رات بھر ٹھہرا

نسبتِ فخرِ انبیاء کے طفیل
میں زمانے میں معتبر ٹھہرا

میری معراج ہوگئی جب سے
ان کے نقشِ قدم پہ سر ٹھہرا

جونہی پہنچا ریاض طیبہ میں
خشک پتہ ہرا شجر ٹھہرا

راستہ گو طویل تھا لیکن
میری منزل انہیں کا در ٹھہرا

نقش پائے حضور پہ چل کر
آدمی رب سے باخبر ٹھہرا

سر پہ ہے نقش نعل سرور دیں
میں بھی شہزاؔد تاجور ٹھہرا

☆☆☆

نعت شریف

ہے ایک مدت سے یہ تمنا
کہ مطلعِ جاں پہ نام تیرا

ہمیشہ سورج کی مثل چمکے
جو میری ہستی میں کج روی ہے

جو کم نگاہی ہے بے حسی ہے
جو ضعف ارادوں میں رچ چکا ہے

جو نفس میں سرکشی ہے میرے
ہیں خواہشوں کے پہاڑ اندر

یہ لمحے لمحے کی بے یقینی
کہ میری رگ رگ میں بس چکی ہے

کچھ ایسی چشم کرم ہو آقا
کچھ ایسا بدلے نظام باطن

کہ استقامت کی ایک زندہ
مثال بن جاؤں میں جہاں میں

☆☆☆

نعت شریف

رشک خوبی مری خطا ہو جائے
نعت تازہ اگر عطا ہو جائے

گفتگو کر رہی ہو خاموشی!
اشک آئینۂ دعا ہو جائے

ایسی روحانیت عطا ہو حضور
مجھ سے نفسانیت جدا ہو جائے

جب بھی پڑھتا ہوں میں درود و سلام
ساتھ شامل مرے خدا ہو جائے

نعت لکھنے کو بیٹھ جاتا ہوں
ضبط کی جب بھی انتہا ہو جائے

مصطفیٰ سے رہوں میں وابستہ
زندگی پیکر وفا ہو جائے

یہ بھی ان کے کرم سے ممکن ہے
مجھ سے مدحت کا حق ادا ہو جائے

تذکرہ جب ہو شاہِ بطحا کا
ہر نفس شامل ثنا ہو جائے

ہر عمل میں چمک دمک ہو تری
دل کا آئینہ حق نما ہو جائے

میرا ہر ہر قدم ہو تیرے لیے
ہر عمل میرا بے ریا ہو جائے

اس کو حاجت نہیں کوئی رہتی
جو بھی سرکار کا گدا ہو جائے

روح آلائشوں سے پاک رہے
ذات میری بھی باصفا ہو جائے

آپ کی قید میں رہے یہ غلام
اور ہر قید سے رہا ہو جائے

کاش شہزآد کا ہر ایک خیال
آپ کی ذات میں فنا ہو جائے

☆☆☆

نعت شریف

دن ہو یا رات ہو ہی جاتی ہے
روز اک نعت ہو ہی جاتی ہے

بات مجھ سے کوئی کرے نہ کرے
ان سے تو بات ہو ہی جاتی ہے

جب بھی پڑھتے ہیں ہم درود و سلام
مدح سادات ہو ہی جاتی ہے

سامنے جب بھی کوئی مشکل ہو
ساتھ وہ ذات ہو ہی جاتی ہے

ان کی خدمت میں پیش کرنے کو
کوئی سوغات ہو ہی جاتی ہے

سرور دیں کی اک توجہ سے
نفس کو مات ہو ہی جاتی ہے

سنت مصطفی سے پیار تو ہو
ترک عادات ہو ہی جاتی ہے

جتنا شہزاؔد ظرف ہے میرا
اتنی خیرات ہو ہی جاتی ہے

☆☆☆

نعت شریف

میرے فکر و شعور کی دنیا
بن گئی رنگ و نور کی دنیا

فیض مدحت سے ہے جہان دل
اطمینان و سرور کی دنیا

آؤ جھک جائیں ان کی چوکھٹ پر
چھوڑ کر یہ غرور کی دنیا

آسمان و زمین کے اندر
ہے نرالی حضور کی دنیا

ان کے صدقے کلیم اور کلام
ان کے صدقے ہے طور کی دنیا

سایۂ رحمتِ دو عالم میں
ہے وحوش و طیور کی دنیا

خادم ان کے ملائکہ شہزادؔ
ان کے تابع ہے حور کی دنیا

☆☆☆

نعت شریف

احاطہ ہو نہیں سکتا کمالات محمد کا
شناسا کیا کوئی ہو گا مقامات محمد کا

اجابت منتظر رہتی تھی استقبال کی خاطر
خدا سے پوچھیئے رتبہ مناجات محمد کا

درود پاک سے ہوتی ہے باطن کی صفائی بھی
ذریعہ بھی یہ اچھا ہے ملاقات محمد کا

ہنر کیا کیا عطا فرما دیے ہم سے نکموں کو
بیاں ہو ہی نہیں سکتا عنایات محمد کا

میرے لب پہ رہیں ہردم رسول پاک کی باتیں
رہوں راوی خدایا میں روایات محمد کا

قلم میرا لکھے تو بس نبی کی نعت ہی لکھے
مرے شعروں میں ہو چرچا حکایات محمد کا

کسی کو ہو اگر دعویٰ فصاحت اور بلاغت کا
تو وہ لے کر جواب آئے سوالات محمد کا

سواری پر ہے خادم اور آقا پاپیادہ ہیں
یہ اک روشن نمونہ ہے مساوات محمد کا

میں ہوں شہزآد وصاف النبی اللہ کی رحمت سے
مرا ہر شعر مظہر ہے ، فیوضات محمد کا

☆☆☆

نعت شریف

جس کی لغت سے لفظ مدینہ نکل گیا
جنت کا اس کے ہاتھ سے زینہ نکل گیا

عشق نبی میں ذرہ برابر جو ہو کمی!
سمجھو کہ زندگی سے قرینہ نکل گیا

خوشبو رچی جو قلب میں حب رسول کی
سارا دل و نگاہ سے کینہ نکل گیا

کر ہی نہ پائے خلد مدینہ میں اعتکاف
ایسے ہی رحمتوں کا مہینہ نکل گیا

شہر رسول پاک کے ذروں کو دیکھ کر
دل سے مرے خیال نگینہ نکل گیا

ساحل پہ رہ گیا میں اکیلا بچشم نم
لے کر سواریوں کو سفینہ نکل گیا

اتنے گناہ دھل گئے شہزادؔ جسم سے
شہر نبی میں جتنا پسینہ نکل گیا

☆☆☆

نعت شریف

بلبلِ باغِ خلد ہے نغمہ سرائے مصطفیٰ
حور و ملک ہیں عرش پر محوِ ثنائے مصطفیٰ

حق کی رضا وہ پا گیا بگڑی ہوئی بنا گیا
فضلِ خدا سے مل گئی جس کو رضائے مصطفیٰ

دامنِ نبی کا تھام کر مست کچھ ایسا ہو گیا
عالم سے بے نیاز ہے دیکھو گدائے مصطفیٰ

ایک طرف ہے مستجاب، دوسری سمت ہے مجیب
شانِ قبولیت لیے نکلی دعائے مصطفیٰ

ظلمتِ کفر و شرک سے بچ کر رہیں گے بس وہی
جن کے دلوں میں جاگزیں ہو گی ولائے مصطفیٰ

فتنوں کا زور و شور ہے چاروں طرف جہان میں
آؤ پناہ ڈھونڈ لیں زیرِ ردائے مصطفیٰ

در پہ رسولِ پاک کے دامن بھی تنگ پڑ گئے
اور رہا عروج پر جود و سخائے مصطفیٰ

نعتِ نبی کا فیض ہے شعر و سخن کی روشنی
میرا کمال کچھ نہیں یہ ہے عطائے مصطفیٰ

☆☆☆

نعت شریف

کتنی عظیم سرور عالم ہے تیری ذات
روشن ہے تیرے نور سے ہر دم یہ کائنات

دونوں جہاں ہیں سیرت اطہر سے مستنیر
دریا ہے رنگ و نور کا آقا تری حیات

تیرا کرم کنارے لگاتا ہے کشتیاں
تیری نگاہ لطف سے ٹلتی ہیں مشکلات

جن و بشر ، ملائکہ رکھتے ہیں احتیاج
پاتے ہیں فیض شہر مدینہ سے شش جہات

روشن ہے ان کی یاد سے میرا ہر ایک دن
تاباں ہے نورِ نعت سے میری ہر ایک رات

بزمِ خیال یونہی ابد تک سجی رہے
طاری رہیں ہر آن حضوری کی کیفیات

مرنے کے بعد زندگی دیتا ہے تیرا عشق
فانی جہاں میں تیری محبت کو ہے ثبات

جن کے اثر سے آئینہ دل کا چمک اٹھے
باطن پہ میرے ڈال دو ایسی تجلیات

دامن شفیعِ حشر کا شہزادؔ تھام لیں
حسنِ عمل کے زور پہ ممکن نہیں نجات

☆☆☆

نعت شریف

خوشبو جمال نور نشانی حضور کی
ہر اک ادائے پاک سہانی حضور کی

حرفوں میں ہے مٹھاس اور باتوں میں چاشنی
اللہ رے گفتگو میں روانی حضور کی

بھولی نہیں ہے وادیٔ بطحا کو آج تک
حق کے لیے وہ شعلہ بیانی حضور کی

ایسا مقام دے دیا اپنے حبیب کو
کی ہے خدا نے بات زبانی حضور کی

سارا حرم ہے سرورِ عالم سے مستفید
کرتا ہے یاد رکنِ یمانی حضور کی

مانند عندلیب ، ریاضِ رسول میں
کرتا رہوں میں زمزمہ خوانی حضور کی

اس کی ہر ایک بات میں ہوتی ہیں حکمتیں
جس نے ہر ایک بات ہے مانی حضور کی

حج کا سفر نصیب میں شہزادؔ گر ہوا
کعبہ سے ہم سنیں گے کہانی حضور کی

☆☆☆

نعت شریف

جلوہ فرما ہوں خیرالبشر خواب میں
عمر ہو جائے ساری بسر خواب میں

سامنے آنکھ کے ہو رخ مصطفی
دیکھ لوں میں دعا کا اثر خواب میں

شہر طیبہ میں ہو جائے یوں حاضری
دیں دکھائی وہ دیوار و در خواب میں

سبز گنبد کی چھاؤں میں بیٹھا رہوں
ان کی چوکھٹ پہ ہو میرا سر خواب میں

روضۂ پاک کی جالیاں چوم لوں
ہو میسر مجھے یہ اگر خواب میں

چومتی تھی جو نعلین سرکار کو
دیکھ لیں ہم بھی وہ رہگزر خواب میں

آنے والے ہیں شاید زیارت کے دن
خود کو دیکھا ہے باچشم تر خواب میں

مجھ کو نسبت ریاض مدینہ سے ہے
دیکھتا ہوں میں برگ و شجر خواب میں

شاہِ طیبہ کی شہزاؔد قربت ملے
آہ و زاری کا پاؤں ثمر خواب میں

☆☆☆

نعت شریف

دل سے آلودگی کو صاف کریں
آؤ طیبہ میں اعتکاف کریں

رات بھر ہو مراقبہ میں بسر
دن میں کعبے کا ہم طواف کریں

ان کی سیرت سے فیض لے لے کر
نت نئے روز انکشاف کریں

لاتعلق ہیں حسن فطرت سے
جو شہ دیں سے اختلاف کریں

پیروی میں رسول اکرم کی
دشمن جاں کو ہم معاف کریں

روح سے دور ہر کثافت ہو
نعت کو روح کا غلاف کریں

عشق شہزاؔد خام ہے ان کا
کام سنت کے جو خلاف کریں

☆☆☆

نعت شریف

در سے نبی کے دولت گفتار مل گئی
مجھ ناتواں کو قدرت اظہار مل گئی

بخشش گلے لگائے گی اس خوش نصیب کو
محشر میں جس کو قربت سرکار مل گئی

کرتے ہیں بادشاہ بھی اس کی گداگری
جس بے نوا کو دولت دیدار مل گئی

اس پاک باز روح کی عظمت نہ پوچھئے
جس روح کو حضوریٔ دربار مل گئی

میں بھی لکھوں گا مدحت محبوب کبریا
شہزاؔد جب لطافت افکار مل گئی

☆☆☆

نعت شریف

بیٹھے بیٹھے جو ان کی یاد آئی
ظلمت جاں نے روشنی پائی

عارض شام سرخ ہے ان سے
ان سے چشم سحر میں بینائی

سبز گنبد میں ہے عجیب کشش
جس کو دیکھا ہے اس کا شیدائی

نقرئی جالیاں وہ روضے کی
دے رہی ہیں نظر کو رعنائی

زیر سایہ ہیں سبز گنبد کے
کتنے خوش بخت ہیں یہ صحرائی

مسئلہ کوئی مسئلہ نہ رہا
آپ نے جب نگاہ فرمائی

نعت اتری جو خلوت جاں میں
ساتھ پیغام جانفزا لائی

موت کو زندگی بنا ڈالا
اللہ اللہ یہ مسیحائی

مجھ گنہگار کے لیے شہزادؔ
نعت کتنی بشارتیں لائی

☆☆☆

نعت شریف

لے کے رحمت شہ ابرار چلے آتے ہیں
دیکھئے دیکھئے سرکار چلے آتے ہیں

ظلمت جاں کے لیے نور کا ساماں بن کر
وہ مرے پیکر انوار چلے آتے ہیں

بیٹھ جاتا ہوں لیے سوچ کا خالی کاسہ
غیب سے نعت کے اشعار چلے آتے ہیں

شدت غم سے نہ گھبراؤ اے غم کے مارو
اک ذرا صبر کہ غم خوار چلے آتے ہیں

دیکھنے شان شفاعت کا حسیں نظارہ
جوق در جوق گنہگار چلے آتے ہیں

جن و انسان و ملک جن کے مطیع و تابع
ساری مخلوق کے سردار چلے آتے ہیں

زور جب بڑھنے لگے وقت کے فرعونوں کا
مصطفی بن کے مددگار چلے آتے ہیں

روضۂ پاک پہ بے سمجھے نہیں آ جاتے
فیض ملتا ہے تو بیمار چلے آتے ہیں

بھول ہو جاتی ہے شہزادؔ ہمیشہ مجھ سے
دستگیری کو وہ ہر بار چلے آتے ہیں

☆☆☆

نعت شریف

طور کے طالبوں کو طور ملے
ہم کو بس قربت حضور ملے

مجھ سے کم فہم کو بھی میرے حضور
آپ کی ذات کا شعور ملے

فرش تا عرش جس سے دیکھ سکوں
یا نبی! آنکھ کو وہ نور ملے

روح میری رہے بس آپ کے پاس
قبر مجھ کو اگرچہ دور ملے

اس کے ایمان کا میں شاھد ہوں
نعت سن کر جسے سرور ملے

ذکر شہزادؔ جب چھڑے ان کا
قلب بیتاب کو سرور ملے

☆☆☆

نعت شریف

ترے در کی گدائی مل گئی ہے
ہر اک غم سے رہائی مل گئی ہے

تری خوشبو رچی باطن میں جب سے
دل و جاں کو صفائی مل گئی ہے

ترے لطف و کرم سے عاصیوں کو
ردائے پارسائی مل گئی ہے

حضوری ہو اگر ان کی میسر
تو یوں سمجھو خدائی مل گئی ہے

ملے ہیں جب سے سرکارِ دو عالم
مجھے ساری خدائی مل گئی ہے

☆☆☆

نعت شریف

جوق در جوق آئے نظر قافلے
سوئے طیبہ ہیں محو سفر قافلے

آؤ آؤ سلامی کو ان کی چلیں
جا رہے ہیں نبی کے نگر قافلے

کھو گئے جلوۂ نور میں سربسر
دیکھ کر نور والے کا گھر قافلے

بڑھتا جاتا ہے اتنا ہی ذوق سفر
جتنا کرتے ہیں طے رہگزر قافلے

لوٹ آئے تو ہیں شہر سرکار سے
دل وہیں چھوڑ آئے مگر قافلے

جب نظر سے وہ شہزادؔ اوجھل ہوئے
کر گئے میری آنکھوں کو تر قافلے

☆☆☆

نعت شریف

مہر و مہ میں تری نظر سے نور
تارے لیتے ہیں تیرے گھر سے نور

گلستانِ نبی کا کیا کہنا!
پھوٹتا ہے ہر اک شجر سے نور

مصطفیٰ کے قدم لگے ہیں اسے
کیسے نکلے نہ رہگزر سے نور

مختصر قصۂ شب معراج
نور سے تا بشر ، بشر سے نور

پہلے پھٹتی ہے پو مدینہ میں
پھر نکلتا ہے ہر سحر سے نور

ہو عطا مجھ کو نور سیرت کا
تیرگی ہو مرے اثر سے نور

شمع دل میں جلائی ہے شہزادؔ
لے کے بطحا کے تاجور سے نور

☆☆☆

نعت شریف

بہاروں کی جاں ہے بہار مدینہ
ہے جنت سے بڑھ کر دیارِ مدینہ

عجب حق نے رکھی ہے تاثیر اس میں
شفا ہی شفا ہے غبار مدینہ

فرانس اور لندن سے کیا کام مجھ کو
میں ہوں رہرو رہگزار مدینہ

دھنک ، روشنی ، رنگ انوار ، خوشبو
گل و گلستاں سب نثار مدینہ

ملے مجھ کو زندانِ غم سے رہائی
ہو چشم کرم تاجدار مدینہ

تصور میں شہزاؔد ہے سبز گنبد
نگاہوں میں نقش و نگارِ مدینہ

☆☆☆

نعت شریف

مدینے کے شام و سحر اللہ اللہ
وہ پرنور دیوار و در اللہ اللہ

مری رات مکے کی گلیوں میں گزرے
مدینہ میں دن ہو بسر اللہ اللہ

نبی کے نشان قدم کی بدولت
ہے روشن مری رہگزر اللہ اللہ

سکھایا نبی کا ادب خود خدا نے
یہ تعظیم خیرالبشر ، اللہ اللہ

سفر ہیں حسیں سے حسیں تر جہاں میں
مدینے کا لیکن سفر ، اللہ اللہ

خدا کے خزانے کے قاسم ہیں لیکن
نہیں پاس کچھ مال و زر اللہ اللہ

مہینوں نہ جلتا تھا چولہا جہاں پر
وہ شاہِ دو عالم کا گھر اللہ اللہ

وہ شہزادؔ شاہد ہیں از روئے قرآں
نہیں کس پہ ان کی نظر اللہ اللہ

☆☆☆

نعت شریف

ان کے بارے سوچنا اچھا ہے بس
ان کی جانب دیکھنا اچھا ہے بس

کارواں کی کوئی کل سیدھی نہیں
کارواں کا رہنما اچھا ہے بس

اور سارے راستے باطل ہوئے
اک نبی کا راستہ اچھا ہے بس

آپ ہی سے ہے مری وابستگی
آپ ہی سے رابطہ اچھا ہے بس

مانگنے سے کر دیا ہے بے نیاز
اب اسی در پر گدا اچھا ہے بس

نعت کہتا ہے شہ کونین کی
یہ عمل شہزاؔد کا اچھا ہے بس

☆☆☆

نعت شریف

کیا لکھے کوئی بشر شان رسول
ہے خدا ہی مرتبہ دان رسول

وہ پریشاں حال ہو ممکن نہیں
ہاتھ میں جس کے ہے دامانِ رسول

یاالٰہی! آج کیوں مظلوم ہیں
ساری دنیا میں غلامان رسول

حیدر و صدیق و فاروق و بلال
ایسے ہیروں سے ہے پُر کانِ رسول

مست رہتے ہیں فرشتے بھی یہاں
مصدر فرحت ہے ایوان رسول

قرۃ العین نبی ہیں فاطمہ
عائشہ ہیں راحت جان رسول

والدین و جان و مال اولاد سب
کیجئے شہزادؔ قربان رسول

☆☆☆

نعت شریف

جس میں ان کی رضا نہیں ہوتی
وہ عبادت روا نہیں ہوتی

نیکیاں اور رہ بھی جاتی ہیں
نعت لیکن قضا نہیں ہوتی

دل میں یوں بس گئی ہے یادِ نبی
اب تو پل بھر جدا نہیں ہوتی

ہائے افسوس ایسی محفل پر
جس میں ان کی ثنا نہیں ہوتی

حسرت اس دن پہ آتی ہے جس دن
نعت خیرالوریٰ نہیں ہوتی

لذت نفس جس کا باعث ہو
ہم سے ایسی وفا نہیں ہوتی

جس میں شامل نہ ہو درود و سلام
وہ دعا تو دعا نہیں ہوتی

ہو نہ شہزادؔ گر خدا کا کرم
مدحت مصطفی نہیں ہوتی

☆☆☆

نعت شریف

کرم ان کا جو ہوتا جا رہا ہے
دلوں سے زنگ اترا جا رہا ہے

نگاہیں سبز گنبد پر جمی ہیں
یہیں مرنے کا سوچا جا رہا ہے

میں جو ہوں میرے آقا جانتے ہیں
نہیں ہوں وہ جو سمجھا جا رہا ہے

کوئی ثانی نہیں شاہِ زمن کا
ہر اک لمحہ یہ کہتا جا رہا ہے

چلو بک جائیں ہم جا کر مدینے
سنا ہے بھاؤ اچھا جا رہا ہے

عنایات در خیرالوریٰ سے
رخ ہستی نکھرتا جا رہا ہے

قدم کا کام لو شہزاؔد سر سے
مدینے کو یہ رستہ جا رہا ہے

☆☆☆

درود پاک

کیوں کر نہ ہم ہوں وقف برائے درود پاک
پڑھتا ہے خود درود خدائے درود پاک

چہرہ ہے نور سنت آقا سے مستنیر
جلوہ نما ہے دل میں ضیائے درود پاک

اللہ رے یہ ذکر محمد کی رفعتیں
مسجد سے آ رہی ہے صدائے درود پاک

صل علیٰ کا ذکر ہی ہونٹوں پہ ہو مدام
کر دیں تمام ورد فدائے درود پاک

بخشش ، خدا کی رحمتیں دید رخ رسول
کتنی عظیم تر ہے جزائے درود پاک

لگتی نہیں ہیں تلخ زمانے کی سختیاں
بے شک ہے یہ بھی ایک عطائے درود پاک

خوف و خطر ہو کیا اسے دوزخ کی آگ کا
اوڑھی ہوئی ہو جس نے ردائے درود پاک

آتا ہے اس کے ساتھ عبادت پہ اک نکھار
پھیکی دعا میں چاشنی لائے درود پاک

اس گھر کے بام و در پہ برستی ہیں رحمتیں
جس گھر سے اٹھ رہی ہو صدائے درود پاک

ہوتے ہیں خوش ملائکہ شہزادؔ عرش پر
جب بھی کوئی کسی کو سنائے درود پاک

☆☆☆

نعت شریف

شان شمس الضحیٰ لکھی جائے
نعت خیرالوریٰ لکھی جائے

سیرت و صورت رسول کی بات
جا بجا جا بجا لکھی جائے

ایک چٹھی بنام شاہ عرب
برجبین صبا لکھی جائے

ان کی عظمت کا ہو بیاں کیوں کر
کیسے ان کی ثنا لکھی جائے

تھا یہ پروردگار کو منظور
ان کی ہر اک ادا لکھی جائے

حرمتِ حرف کا تقاضا ہے
نعت احمد سدا لکھی جائے

نعت ہے بحرِ بیکراں شہزادؔ
ز کجا تا کجا لکھی جائے

☆☆☆

نعت شریف

جنگ و جدل میں امن کا پرچم ہے تیری ذات
زخم جگر کے واسطے مرہم ہے تیری ذات

تیری تجلیات سے عالم ہے مستنیر
مہر منیر ، نور مجسم ہے تیری ذات

تیرا کرم ہے اپنے پرائے کے واسطے
خیرالوریٰ و رحمت عالم ہے تیری ذات

کیوں کر نہ ہو وہ شخص زمانے کا رہنما
جس کی نظر کے سامنے ہر دم ہے تیری ذات

مہکا ہے تیرے فیض سے گلشن کا پھول پھول
سامان خوشگوارئ موسم ہے تیری ذات

آباد تیرے واسطے مکہ کیا گیا
وجہ ظہور چشمۂ زم زم ہے تیری ذات

رہتا ہے اس خیال سے شہزادؔ مطمئن
اک مغفرت کے واسطے کیا کم ہے تیری ذات

☆☆☆

نعت شریف

سوئے طیبہ چل پڑا اچھا ہوا
دل جہاں سے اٹھ گیا اچھا ہوا

ان کی چشم لطف سے ہر اک عمل
ابتدا تا انتہا اچھا ہوا

فرق اچھے اور برے اعمال میں
ان کے آنے سے ہوا اچھا ہوا

بے مزہ تھی زندگی ان کے بغیر
آ گئے خیرالوریٰ اچھا ہوا

بندگی معیار سے واقف ہوئی
از طفیل مصطفی اچھا ہوا

خوب ان کے لطف سے سب خوبیاں
ان سے ہر اک سلسلہ اچھا ہوا

چھوڑ کر شہزادؔ شاہی کا خیال
بن گیا ان کا گدا اچھا ہوا

☆☆☆

خیرالانام

اے حبیب حق تعالیٰ الصلوۃ والسلام
صاحب اخلاق اعلیٰ الصلوۃ والسلام

ماہ طیبہ مہر بطحا الصلوۃ والسلام
اے ضیائے روئے کعبہ الصلوۃ والسلام

اے مراد قلب موسیٰ الصلوۃ والسلام
اے سکون روح عیسیٰ الصلوۃ والسلام

گونج ہے صل علیٰ کی خلد کے باغات میں
قدسیوں کا ہے ترانہ الصلوۃ والسلام

تیری برکت سے مزّین ہو گیا صحن حرم
تجھ سے روشن ہے مدینہ الصلوٰۃ والسلام

ہم گنہگاروں کو اپنے لطف کی خیرات دو
دردِ دل کا ہو مداوا الصلوٰۃ والسلام

ہم فقیروں کو خدا کے بعد ہے تم سے امید
بے کسوں کو دو سہارا الصلوٰۃ والسلام

جگمگاتی ہیں دلوں کی بستیاں اس ذکر سے
ہے محبت کا تقاضا الصلوٰۃ والسلام

قبر میں میری جب آئیں گے رسولوں کے رسول
میں کھڑا ہو کر کہوں گا الصلوٰۃ والسلام

خالقِ کون و مکاں کو ہے یہی نغمہ عزیز
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

فرش والوں کو ہے تیری اک جھلک کی آرزو
عرش والوں کی تمنا الصلوٰۃ والسلام

زندگی میں قبر میں محشر کے رنج و یاس میں
کامیابی کا طریقہ الصلوۃ والسلام

کیجئے شہزادؔ کی جانب سے یہ ہدیہ قبول
میرے مولا میرے آقا الصلوۃ والسلام

☆☆☆
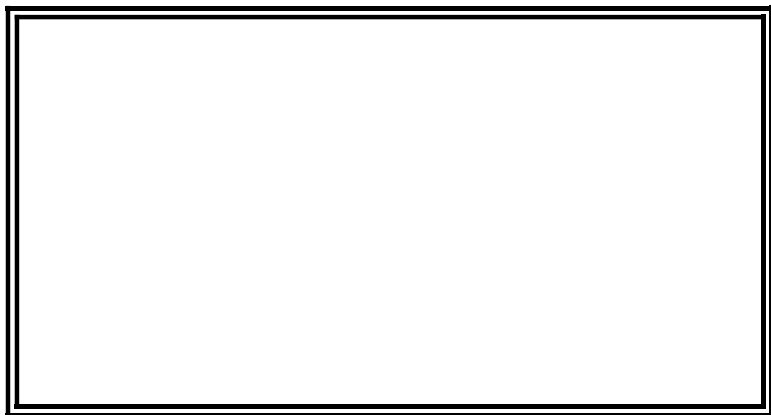
حفیظ تائب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدئہ و نصلی علی رسولہ الکریم

پیشوائی

قاضی عیاض مالکی نے الشفا میں سورہ الم نشرح کی شرح کرتے ایک حدیث درج کی ہے جو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ میرا اور آپ کا رب پوچھتا ہے کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ ہم نے آپ کے ذکر کو کس طرح بلند کیا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً کہا: ''اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں'' پھر جبریل امین نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اہتمام کیا ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے تو میرے ساتھ آپ کا ذکر بھی کیا جائے اور مزید فرمایا کہ آپ کو اپنے ذکر میں سے ایک ذکر بنایا ہے سو جس نے آپ کا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔

اس حدیث شریف نے حضرت شہزاد مجددی کی طبیعت پر بڑے گہرے نقوش مرتسم کیے ہیں، چنانچہ کتاب ''ثنا کا موسم'' میں جو تین نظمیں شامل ہیں ان میں سے دو کے آب و گل اسی حدیث سے اٹھائے گئے ہیں اور ایک نظم کا عنوان ''وَرَفَعنا لَکَ ذِکرَک'' تو دوسری کا ''ذکرک ذکری'' ہے۔ پہلی نظم کی ابتداء یوں ہوتی ہے:

خدا کی حمد و ثنا و تسبیح کا جہاں تک بھی سلسلہ ہے
وہاں پہ اسم رسول اکرم ﷺ کا نور بھی جگمگا رہا ہے

دوسری نظم کی کلیدی سطریوں ہے:

''غرض کہ توحید کو رسالت کی راہ سے منکشف کیا ہے۔''

یہاں نور محمدی کی تخلیق والی حدیث مبارک کی چھوٹ پڑتی نظر آتی ہے اور یہ نظم یوں آگے بڑھتی ہے۔

اذان ہو یا نماز دیکھو ، دعا کا سوز و گداز دیکھو
سفر میں دیکھو ، حضر میں دیکھو ، جہاد دیکھو ، محاذ دیکھو
ذرا کلام مجید دیکھو یہ شان رب حمید دیکھو
کہ اس نے ہر اک مقام پر ساتھ اپنے رکھا ہے
اپنے پیارے رسول ، پیارے حبیب کا پاک نام نامی

یہ سطور پڑھتے ہوئے میرا ذہن عبدالسمیع بیدل کی ایک نعتیہ غزل کی طرف گیا، جس کا ایک شعر یوں ہے:

تکبیر میں ، کلمہ میں نمازوں میں اذاں میں
ہے نام الٰہی سے ملا ، نام محمد (ﷺ)

تیسری نظم ''تو کجا من کجا'' ہے اور اس کی نتیجہ خیز سطریں یوں ہیں:

یہ ان کی شفقت کہ نعت ذکر خفی کی صورت مرے رگ و پے میں رچ چکی ہے۔

کتاب کے آخر میں کچھ فردیات اور دو قطعات بھی شامل ہیں جبکہ باقی تمام تر حمد یہ نعتیہ منظومات غزلیہ پیرائے میں ہیں اور غزل کی حسن کاری اور حمد و نعت کی یکجائی قابل توجہ ہے۔

دل سے حمد خدا نکلتی ہے
ساتھ اس کی ثنا نکلتی ہے

علامہ اقبال نے فرمایا تھا:

یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

تو شہزاد مجددی کا کہنا ہے:

''ہر اک مہینہ ہے ماہِ مدحت ہر ایک موسم ثنا کا موسم''

وہ اہلِ باطن میں سے ہیں اور انہیں نہ جانے کس کس حوالے سے ہر موسم ثنا کا موسم نظر آتا ہے مگر اس دور کو تو اہلِ ظاہر بھی دورِ نعت کہہ رہے ہیں کہ پوری دنیا میں نعت پھول پھل رہی ہے اور بہارِ نعت پاکستان سے دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچی ہے۔

حضرت شہزاد اس سارے عمل کو رفعتِ ذکر کے تسلسل سے تعبیر کرتے ہیں ؎

اک تسلسل ہے یہ رفعتِ ذکر کا
ہو رہی ہے جو ان کی ثنا کو بہ کو
رفعت کسی کے ذکر کو ایسی کہاں نصیب
جیسے میرے حضور ﷺ کا چرچا کیا گیا

پاکستان میں نعت گوئی کے لیے ایسی سازگار فضا پیدا ہوئی ہے کہ کوئی شاعر نعت کہنے کی سعادت سے محروم نہیں رہا لیکن نعت میں امتیاز انہی شعراء کو حاصل ہوا ہے جو قرآن وحدیث اور سیرت وسنت پر نگاہ رکھتے ہیں۔ شہزاد مجددی ایسے ممتاز نعت نگاروں میں شامل ہیں جو قرآن و حدیث کے سرچشموں سے استفادہ کرتے ہوئے فنِ نعت میں وسعت پیدا کر رہے ہیں۔ ان کا سب سے پہلے یہ داعیہ ہے۔

پھوٹیں گی ہر اک شعر سے تاثیر کی کرنیں
ہم نعت کو جب تابعِ قرآن کریں گے

چنانچہ کہیں وہ الفاظِ قرآنی سے نعت شریف کو آراستہ کرتے ہیں تو کہیں احکامِ خداوندی کی طرف توجہ مبذول کراتے ہیں۔ سورہ آلِ عمران ۳۱ ویں آیہ شریف میں اتباعِ رسولِ کریم ﷺ کا جو حکم اس طرح دیا گیا ہے۔

''قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ''

(اے محبوب ! تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔) محبت الٰہی کے اس بنیادی تقاضے کو جناب شہزاد نے نعت میں کئی پیرائیوں میں پیش کیا ہے:

یہ نقش پائے مصطفی کی پیروی کا فیض ہے
رہ بقا ملی ہمیں جہان بے ثبات میں

خیرالوریٰ نے اپنے نقوش قدم کے ساتھ
نقشہ بنا دیا ہے ہماری حدود کا

آپ کی پیروی کا نام ہے دین
آپ کی ذات سے وفا ایمان

بارگاہ سرور کونین سے نسبت کے ساتھ
اتباع سرور کونین بھی درکار ہے

کامل ہے ان کے عشق میں شہزاؔد اس قدر
جتنا تو اتباع شریعت میں چست ہو

قرآنی الفاظ سے آراستہ کچھ نعتیہ شعر

والشمّس ، والقمر کہیں والیل ، والضحیٰ
نعتیں لکھی ہوئی ہیں خدا کی کتاب میں

نبی ، صاحب ، عبد ، حریص ، حاشر ، ذکر
فیوض و نور کا چشمہ ترا ہر نام ہے آقا

کریم و طٰہٰ و یٰسین ، ابطحی و عظیم
مرے رسول کا اک اک خطاب کیا کہنا

سورہ سبا کی ۲۸ ویں آیہ شریف میں حضور اکرم ﷺ کی ذات اطہر کو تمام نوع انسانی

کی رہبری کے لیے کافی قرار دیا گیا ہے اور سیرت انور کے ہر ایک پہلو کی حفاظت کا جس جس طرح اہتمام ہوا اس کی کوئی دوسری مثال موجود نہیں کہ آپ کی سیرت اقدس آخری نمونۂ ہدایت ہے اور اس خزانۂ عامرہ کا اگر کوئی بھی حصہ گم ہو جاتا ہے تو انسانیت کو بڑی کمی پیش آ جاتی چنانچہ سیرت کے بنیادی خدوخال قرآن پاک میں محفوظ کیے گئے اور اس کتاب آخر کی حفاظت کا ذمہ خود خالق کائنات نے لیا۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین نے اس عظیم سرمایے کو اس انداز میں محفوظ کیا کہ اس سے تا قیامت رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔

حضرت شہزاد مجددی کو نقوش سیرت سے نعت پاک کو مزین کرنے کا خاص شغف ہے چنانچہ وہ اسی کو منزل نما سمجھتے ہیں۔

بنا کے سیرت اطہر کو رہنما ہم نے نشانِ منزل مقصود پا لیا ہم نے

وہ تعلیمات وسنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معاشرے میں جاری وساری دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ تعلیم نبوی کے کئی چھوٹے بڑے پہلوؤں کی طرف لوگوں کو متوجہ کرتے ہیں۔

سنت سرور کونین سے یہ درس ملا
پہلا پھل آئے تو بچوں کو کھلایا جائے

یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھنے کی ہے کہ سراپائے مصطفیٰ بھی سیرت اطہر کا ایک بہت اہم حصہ ہے اسی لیے شہزاد کہتے ہیں:

سیرت و صورت مصطفیٰ روشنی
میرے آقا کی ہے ہر ادا روشنی

....

جانے کب آ جائے طیبہ کا مہاجر لوٹ کر
رات دن یونہی نہیں رہتا خدا کا گھر کھلا

اپنے روحانی وطن مدینہ منورہ کا ذکر اور حرم نبوی میں حاضری وحضوری کی کیفیت ان کی نعت کا بڑا تابناک پہلو ہے جسے انھوں نے کئی رنگوں میں بیان کیا ہے:

جناب سرور کونین کی چوکھٹ پہ وہ دیکھو
گزارش لے کے پلکوں پر کھڑا کوئی سخنور ہے

....

اثر ہے سارے عالم میں ہوائے شہر طیبہ کا
چمن کو رنگ بخشے ہیں اسی باد بہاری نے

....

نبی ﷺ کی غلامی مرے کام آئی
مدینے سے چٹھی مرے نام آئی

....

فتویٰ یہ ملا حضرت مالک کے عمل سے
قرباں تیری دہلیز پہ عرفات کی لذت

....

سمندر رحمتوں کے جوش میں آ جایا کرتے ہیں
صدا دے جب کوئی مسکین زیر گنبد خضریٰ

....

آہستہ سانس لے یہ مقام بقیع ہے
آرام عاشقاں میں نہ آئے خلل ذرا

....

ادب ادب کی صدا دے رہی ہے ہر دھڑکن
پلک پلک پہ دھرا ہے سوال کیا کہنا

حضرت شہزادؔ مجددی ایک صاحب اجازت صوفی صافی اور عالم روشن ضمیر ہونے کے ساتھ ساتھ عاشقانہ و قلندرانہ ترنگ رکھتے ہیں چنانچہ ان کے ہاں حمد و نعت کے تمام تر

مضامین پوری جمالیات کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے فکری پس منظر کو یوں بیان کیا ہے:

خدا کے فضل سے تحریک ہے میرے لطائف میں
نگاہ مرشد کامل سے میرا دل منور ہے

ان کی نعت میں آج کی نعت کا ہر مضمون موجود ہے۔ عصری آشوب کے حوالوں سے ان کی طلب رحمت بطور خاص دامن دل کھینچتی ہے۔ طوالت کے خوف کے پیش نظر صرف ایک شعر پیش کر رہا ہوں۔

سہارا دے دیا بروقت ان کی غمگساری نے
مجھے تو مار ڈالا تھا میری عصیاں شعاری نے

''حریص علینا'' کے بعد ''ثنا کا موسم'' کے خالق سے ہمیں بہت سی توقعات ہیں۔ اگرچہ وہ خود اپنے لیے یہی اعزاز کافی سمجھتے ہیں۔

ہوتا ہے اہل نعت میں شہزاد کا شمار
کافی ہے مجھ کو عشق کا اتنا ثمر حضور ﷺ

اہل نعت کی ترکیب سے میرا دھیان ریاض مجید کے ایک شعر کی طرف چلا گیا جسے میں آخر میں بطور پیغام پڑھ رہا ہوں۔

ہم اہل نعت فروعات میں الجھتے نہیں
ہمیں تو ان کی محبت کو عام کرنا ہے

حفیظ تائب

۲۰ جنوری ۲۰۰۳ء

اورئینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور

☆☆☆

پروفیسر فیضان دانش

نوائے دروں

قطب سخن نے کیا خوب کہا تھا ؎

شہادت تھی مری قسمت میں جو دی تھی یہ خو مجھ کو
جہاں تلوار کو دیکھا ، جھکا دیتا تھا گردن کو

اس ازلی ارمقسوم شہادت کے دوصد دروازے ہیں جن میں سے ایک مجاز کی طرف اور دوسرا حقیقت کی طرف کھلتا ہے جو مجاز کی طرف کھلتا ہے ، وہاں آپ کو قیس، فرہاد، رانجھا، پنوں اوران کے ہم مشربوں کی گیلریاں سجی ہوئی دکھائی دیں گی اور جو حقیقت کی طرف کھلتا ہے وہاں آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ، حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ اوران کے ہم مسلکوں کی نورانی مجالس کو جگمگاتا ہوا دیکھیں گے۔

شہادت کارزار حقیقت میں ہو یا صحرائے مجاز میں، سینہ تاریخ میں فانی کو لافانی بنا دیتی ہے۔خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے فنا سے بقا تک کا راستہ طے کیا اور بال آخر امر ہو گئے۔

شہادت کے مرغزار میں کتنے راستے اور کتنی پگڈنڈیاں کھلتی ہیں۔ یہ اس کی تفصیل کا موقع نہیں، ہاں انہیں روشوں میں سے ایک معروف اور مقبول بارگاہ روش ثنا گوئی کی ہے۔ دربار رسالت میں حضرت حسان بن ثابت کی پذیرائی کوئی تشریح طلب بات نہیں۔ اس طرح حضرت جامی و بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اور اسی قبیل کے دوسرے بجھے

ہوئے نعت گویوں پر الطاف محمدی بھی اظہر من الشمس ہے، جس کی تفصیل اکابرین کے تذکروں میں بخوبی دیکھی جا سکتی ہے۔

یہاں میں ہرگز تفصیل بیان نہیں کروں گا کہ نعت گوئی کے پردے میں لوگوں کے کیا کیا عزائم کارفرما ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو خلوص اور جذب و عشق سے سرشار ہو کر نعت کہتے ہیں اور یہ نعت کہتے وقت ان کے فکر و خیال میں دنیا قطعی طور پر معدوم ہوتی ہے اور وہ صرف اور صرف اللہ کے محبوب اعظم حضرت محمد ﷺ کی تعریف و توصیف، اپنے دل کے قلم کو خونِ جگر میں ڈبو ڈبو کر لکھ رہے ہوتے ہیں۔ بس میری نظر میں یہی نعت ہے۔

بحمد اللہ! علامہ محمد شہزاد مجددی انہیں نعت گویوں میں سے ہیں جو ثنائے خواجہ کو اپنا توشۂ آخرت سمجھتے ہیں۔ ان کے یہاں اکثر و بیشتر خلوص، شعریت اور الفاظ اتنے حسین انداز میں بلے ہوئے ہوتے ہیں کہ ادب شناس ہو یا عشق شناس دونوں متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

وہ نوعمر نعت گو ہیں اور ان کا پینڈا ابھی بہت باقی ہے۔ جس رفتار سے ان کا سفرِ نعت جاری ہے۔ اس کی روشنی میں بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ وہ مستقبل بعید میں نہیں بلکہ مستقبل قریب میں ایک ایسے نعت گو ہوں گے جن کا سکہ برصغیر کے کسی بھی بازارِ عشق میں چلایا جا سکے گا۔

یہاں علامہ محمد شہزاد مجددی کے چند نعتیہ اشعار پیش کر رہا ہوں پھر آپ سے ہرگز نہیں پوچھوں گا کہ جناب! اب بتایئے، وہ کیسے نعت گو ہیں؟

میں اپنے دل میں تیرے ذکر کی محفل سجاتا ہوں
مرے مولا میں تیری یاد میں تسکین پاتا ہوں

....

تو ہے ارحم ترا رسول رحیم
ہو گا کس پر عتاب یا تواب؟

....

فیضیاب درِ شاہِ لولاک ہیں
چاند ، سورج ، ستارے ، صبا ، روشنی

....

یہ اعجاز ہے ذکرِ صلِ علیٰ کا
مصیبت بھی اکثر مرے کام آئی

....

لٹکیں گی یونہی سر پہ ہمارے یہ صلیبیں
جب تک نہ قبول آپ کا فرمان کریں گے

....

پھوٹیں گی ہر اک شعر سے تاثیر کی کرنیں
ہم نعت کو جب تابع قرآن کریں گے

....

علاجِ امراضِ روح و جاں کا ہے ذکرِ صلِ علیٰ میں پنہاں
جو چاہتے ہو سکوں کی دولت اسی میں دل کو لگائے رکھنا

....

روح اس آس پہ قالب میں لیے پھرتا ہوں
کاش مجھ کو بھی مدینے میں بلایا جائے

....

نقوشِ پائے رسالت مآب پر چلنا
یہی فلاح کا پایا ہے راستہ ہم نے

....

آتے تھے جس کی دید کو شہزادؔ جبرائیل

گردش اسی کے واسطے شام و سحر کی ہے
میرے بدن سے پھوٹنے لگتی ہے روشنی
کرتا ہوں جب میں آپ کی جانب سفر حضور

....

پھیل جائے گی مہک ذکر نبی کی چار سو
روزِ محشر جب مرے اعمال کا دفتر کھلا

....

حضور آپ ہی ڈھارس بندھایئے میری
سفر کی رات ہے، صحرا ہے اور میں تنہا

....

فلاح کل کی ضمانت ہے پیروی جس کی
وہ نقشِ پائے شہ خوش خصال کیا کہنا

....

بہار ہی پر نہیں ہے موقوف نعت خیرالوریٰ کا موسم
ہر اک مہینہ ہے ماہ مدحت ہر ایک موسم ثنا کا موسم

وہ ہمہ وقتی دینی، روحانی، تالیفی، تصنیفی اور نشر و اشاعتی مصروفیات کے باوجود نعت گوئی کے لیے کہاں سے وقت نکال لیتے ہیں۔ میرے ہنوز یہ ایک معمہ ہے۔ میں اسے جتنا سلجھانے کی کوشش کرتا ہوں یہ اتنا ہی الجھتا چلا جاتا ہے۔ پھر یہ سوچ کر قدر اطمینان ہوتا ہے کہ اغلباً شہزاد اکثر و بیشتر نعت کہتا نہیں بلکہ اس سے نعت کہلوائی جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹ اکتوبر ۲۰۰۲ء

احقر العباد

پروفیسر ڈاکٹر فیضان دانش

احمد جاوید

زاویہ نظر

انسان اپنی آخری تعریف میں ایک جوہرِ تعلق ہے اس جوہر کو منہا کر دیا جائے تو انسان موجود ہونے کا ہر جواز گم کر بیٹھے گا۔ ہم اپنی کسی ایسی قوت اور صلاحیت سے واقف نہیں ہیں جو تعلق کی اصل سے منقطع ہو کر ہماری ہستی کا بوجھ اٹھا سکے اور اس میں وہ معنویت پیدا کر سکے جس کے بغیر ہم اپنا موجود ہونا فرض بھی نہیں کر سکتے۔ علم و عقل ہو یا ارادہ اختیار، ہمارا ہر وصف محض اس غایت کے حصول کے لیے ہے جو جذب تعلق کی متعین کردہ ہے۔ عارفوں کے امام اور عاشقوں کے مقتدا مولانا روم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے:

آدمی دید است و باقی پوست است
دید آں باشد کہ دید دوست است

یعنی آدمی دماغ وغیرہ نہیں ہے یہ تو بس آنکھ ہے، دوست پر جمی ہوئی آنکھ...... اگر کسی شخص کو دلچسپی ہو کہ اس کا ایمان حال بن جائے اور اس کی حقیقت تجربے میں آ جائے تو اسے چاہیے کہ خود کو اس شعر کی نامختتم گہرائیوں کے سپرد کر دے۔ ان شاء اللہ پہلے ہی مرحلہ پر دیکھ لے گا کہ ذوق دید کی انتہا تسکین دوست کے شہود میں نہیں بلکہ اس کے غیاب میں ہے اور یہی وہ نکتہ ہے جو اس منہ زور قلندری کو لگام دے سکتا ہے جس نے عشق کو ادب کا نقیض بنا رکھا ہے۔ ہماری شامت اعمال کہ یہ نام نہاد عاشقانہ اور عارفانہ روایت یہاں تک عام ہو چکی ہے کہ حمد و نعت کا کوئی مجموعہ کھولتے ہوئے یہ اندیشہ پہلے سر اٹھا لیتا ہے کہ کہیں کسی گستاخی و بے ادبی کا شاہد نہ بننا پڑے۔

خدا کا شکر ہے کہ برادرم محمد شہزاد مجددی کا حمدیہ اور نعتیہ کلام اس معیاری اور مستند روایت کے تسلسل پر دلالت کرتا ہے جہاں عشق ، وفورِ تعظیم اور غلبہ ادب سے عبارت ہے۔ ان کی حمد خشیت اور شکستگی سے مملو ہے تو نعت محبت اور وارفتگی سے۔ ایک آدھ رسمی مضمون کو چھوڑ کر ان کی نعتیہ شاعری وہی مزاج رکھتی ہے جو متقدمین کے ہاں نظر آتا ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے محبت و اطاعت کو یکجا اور یکجان رکھنے کا وہ ملکہ حاصل ہے جو اللہ کا بندہ اور رسول اللہ ﷺ کا امتی بننے کے لیے لازماً درکار رہے۔

رسول اللہ ﷺ سے تعلق اور وابستگی کی مطلوبہ سطح تک پہنچنا اور اس پر مائل بہ عروج حالت میں قائم رہنا، ایمان کا بنیادی تقاضا اور انسانیت کا مستقل لازمہ ہے جس فطرت پر ہمیں خلق کیا گیا ہے۔ تعلق مع اللہ اور تعلق مع الرسول ﷺ ، اس کے دو لازمی اور دائمی عناصر ہیں۔ آپ ﷺ کی ذات مبارکہ محض اس شعور کا موضوع نہیں ہے جس کی مدد سے ہم چیزوں کو جانتے ، مانتے اور محفوظ رکھتے ہیں بلکہ اس کی نسبت ہماری فطرت کے اس عمیق ترین جوہر کے ساتھ ہے جہاں تعلق بالحق کے سوا کوئی شے حضور نہیں رکھتی۔ آپ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بنائی ہوئی کائنات اور موجودات میں واحد ہستی ہیں جو فطرت کے اس درجے میں حقیقت انسانی کی اساس بن کر موجود ہیں۔ اگر کوئی شخص عالم ظاہر میں آپ ﷺ کی ذات اقدس سے بے خبر رہ جائے تو بھی فطرت انسانی اپنے اقتضاء کے بموجب اس پر شاہد ہے اور اس کے حضور سے محروم نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی نسبت اصل وجود، اساس فطرت اور مدار تخلیق ہے۔ اسی لیے تمام مکلف مخلوقات قیامت تک کے لیے آپ ﷺ پر ایمان لانے کی پابند ہیں، کوئی عذر اس پابندی سے نکلنے کا سبب نہیں بن سکتا۔

رسول کریم ﷺ کا تعلق کیوں کہ ہماری پوری استعداد تعلق کو محیط ہے اس لیے اس کا ایک غالب رنگ جمالیاتی ہے۔ انسان کی جمالیاتی حس اپنے مقاصد کو محبوبیت اور خوبصورتی کے ساتھ محفوظ رکھتی ہے اور اسی اسلوب میں ان کا اظہار بھی کرتی ہے، ویسے بھی

کمال، خواہ وجودی ہو یا اخلاقی، اپنے اظہار میں جمالیاتی ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت تکمیل ایمان کی شرط اس لیے بھی ہے کہ آپ ﷺ حق، خیر اور جمال کی اس عینیت کا حقیقی مظہر ہیں جس کا ادراک صحیح عقیدے، صالح عمل اور روحانی جذبے یعنی معرفت، اطاعت اور محبت کی یکجائی کے بغیر محال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی مدح میں جتنی اور جیسی شاعری ہوئی ہے۔ اللہ کے سوا کسی اور ہستی کی شان میں نہیں ہوئی۔ اللہ کا احسان ہے کہ ختمی مرتبت ﷺ کی امت نے اپنے آقا و مولیٰ کے تعلق کے جمالیاتی دروبست اور عاشقانہ امنگ کو محفوظ اور متواتر رکھنے کی ایمانی روایت کو شروع سے جاری رکھا جو قیامت تک بلکہ قیامت کے بعد بھی یونہی جاری رہے گی۔

نعت گوئی اس روایت کا غالباً سب سے بڑا مظہر ہے گو کہ اردو زبان اس معاملے میں کئی اسلامی زبانوں سے نسبتاً پیچھے ہے تاہم اس کی نعتیہ روایت بھی بعض اختصاصات کی حامل ہے مثلاً مولانا احمد رضا خاں، مولانا محسن کاکوروی، مولانا الطاف حسین حالی اور علامہ محمد اقبالؒ اردو کی دنیائے نعت کی چار سمتیں ہیں۔ ان چاروں نے ہمارے وجود کے عاشقانہ، عارفانہ اور اخلاقی پہلوؤں کو ثنائے رسول ﷺ میں صرف کرنے کی مثال قائم کر دی اور نعت گوئی کی روایت کے بنیادی خدوخال شاید ہمیشہ کے لیے متعین کر دیے۔

عزیزم محمد شہزاد مجددیؔ اس روایت کے بہترین عناصر سے بہرہ یاب ہیں اور جدید نعت گوئی کی فضا سے بھی ایک طرف ہم آہنگ ہیں اور دوسری جانب ممتاز، ہم آہنگی اسلوب میں ہے اور امتیاز و انفرادیت مضامین میں۔ ان کا مستقل انداز یہ ہے کہ حضوری کے انتہائی ماحول میں بھی خود کو حاضر رکھتے ہیں اور مدح کے تمام مدارج میں اپنا حوالہ غائب نہیں ہونے دیتے۔ اس طرح نعت میں تجربے اور واردات کا رنگ بھی پیدا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی مضامین محض نظری نہیں رہتے۔ حالی بن جاتے ہیں۔ یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ انھوں نے ہماری بہترین روایت کے تینوں ضروری عناصر یعنی عشق، عرفان اور

اخلاق کو حتی الوسع ملحوظ رکھا ہے اور ان کے اظہار کے لیے جو شعریت درکار ہے، اسے بھی پیدا کر کے دکھایا ہے۔

نعت گو کی حیثیت سے شہزاد صاحب اس اعتبار سے بھی خوش نصیب ہیں کہ انہیں حفیظ تائب صاحب کا زمانہ ملا ہے۔ تائب صاحب ماشاء اللہ اپنی ذات میں ایک دبستان ہیں۔ یہ ایک مستقل روایت کے بانی ہیں جس سے وابستہ ہوئے بغیر آج اور ان شاء اللہ آئندہ بھی نعت گوئی کے میدان میں کوئی بامعنی پیش رفت نہیں ہوسکتی۔ شہزاد صاحب کی نعتوں کا بہترین حصہ اس سانچے میں ڈھل کر نکلا ہے جو اس عظیم نعت گو کا بنایا ہوا ہے۔ امید ہے کہ شہزاد صاحب نعت گوئی کے دیگر آداب کی طرح اس کا فنی معیار بھی اسی استاد یگانہ سے اخذ کریں گے۔ بلاشبہ ہم لوگ اس بات پر فخر کر سکتے ہیں کہ ہم نے تائب صاحب کو پڑھا ہے، انہیں دیکھا ہے، نعت گوئی کیسی ہوتی ہے؟ یہ دیکھنا ہو تو تائب صاحب کا کوئی مجموعہ کھول لیں اور نعت گو کو کیسا ہونا چاہیے؟ یہ جاننا ہو تو انہیں دیکھ لیں۔

''ثنا کا موسم'' دیکھ کر ایک اطمینان یہ بھی ہوتا ہے کہ مجددی صاحب اظہارِ محبت کے اس چلن سے مجتنب ہیں جو حبِّ رسول ﷺ کی آڑ لے کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان عظمت وجلال کو مجروح کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے درمیان نعوذ باللہ ایک مقابلے اور موازنے کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ اس چلن پر چلنے والے گویا نبی اکرم ﷺ کے مقام بندگی پر راضی نہیں ہیں۔ ان کی نظر میں معاذ اللہ کمال عبودیت کوئی نقص ہے۔ ظاہر ہے اس طرح کا بے مہار عشق دراصل رسول اللہ ﷺ کی جناب میں ایک بدترین اہانت ہے جس کو شیطان ادب اور تعظیم بنا کر پیش کرتا ہے۔ اللہ کے فضل سے شہزاد صاحب کی نعتوں میں اس باطل رویے کی تردید کا خاصا سامان موجود ہے جو اپنی اصل میں رسالت کی روح کو جھٹلا دیتا ہے۔

اس مجموعے میں بلاشبہ بیسیوں اشعار ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہمارے تعلق کی

کوئی مخفی جہت کھولتے ہیں، انہیں نقل کرنا موجب طوالت ہوگا اس لیے بس یہ کہنے پر اکتفا کرتے ہوئے اپنے معروضات تمام کرتا ہوں کہ رب کریم انہیں اس ذات والا صفات کی مداحی کا بہترین اجر عطا فرمائے جو اسے محبوب بلکہ محبوب ترین ہے۔

وصلی اللہ علی النبی الامی

احمد جاوید

(ڈپٹی ڈائریکٹر)

اقبال اکیڈمی، لاہور۔

حمد باری تعالیٰ

جرم ہیں بے حساب یا توّاب
کھول بخشش کا باب یا توّاب

پیاس بجھ جائے کشت باطن کی
بھیج ایسا سحاب یا توّاب

بخش تسکین قلب کو میرے
دور ہو اضطراب یا توّاب

سن صدا ''ربنا ظلمنا'' کی
بخش بے احتساب یا توّاب

آنکھ نم ہے جبیں عرق آلود
قلب ہے آب آب یا توّاب

تیرے لطف و کرم کے دریا سے
میں رہوں فیضیاب یا توّاب

میرے عیبوں پہ ڈال دے پردہ
ٹال سارے عذاب یا توّاب

تیری رحمت بنا بھی دیتی ہے
معصیت کو صواب یا توّاب

جس کو تو خود سنوارنا چاہے
وہ ہو کیسے خراب یا توّاب

مجھ کو خوگر بنا اطاعت کا
بخش علم الکتاب یا توّاب

تو ہے ارحم ترا رسول رحیم
ہوگا کس پر عتاب یا توّاب

دل سے نکلی ہے سوز و درد کے ساتھ
ہو دعا مستجاب یا توّاب

ظلمتِ جاں کو نور کر اے نور!
ہو حقیقت یہ خواب یا توّاب

قربِ شہزادؔ کو نواز اپنا!
اب اٹھا دے حجاب یا توّاب

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

تیری جانب جو دھیان باقی ہے
اس لیے تو جہان باقی ہے

تیری یادوں کے فیض سے مولا
قلب پہ امتنان باقی ہے

اور ہر چیز کے لیے ہے فنا
ایک تیری ہی شان باقی ہے

جو ترے رنگ سے ہوئے رنگین
ان کا نام و نشان باقی ہے

دم بھروں میں تری اطاعت کا
جب تلک تن میں جان باقی ہے

کروٹیں لیں کئی زمانے نے
پر ترا سائبان باقی ہے

بخش دے گا گناہگار کو تو
یہ یقیں ، یہ گمان باقی ہے

مٹ گئے نام بادشاہوں کے
ذکر تیرا ہر آن باقی ہے

جانے شہزادؔ کس ادا کے طفیل
یہ زمین آسمان باقی ہے

☆☆☆

حمدِ باری تعالیٰ

تیرے جلوے ہیں ہر جگہ ہر سو
آنکھ ہو تو فقط ہے تو ہی تو

کس کلی میں نہیں ہے رنگ ترا
کس چمن میں نہیں تری خوشبو

آئنہ خلد کا بنے یہ جہاں
تیرے بندوں میں گر ہو تیری خو

تیری رحمت سے فیضیاب ہے وہ
جس کا دل کہہ رہا ہو اللہ ھُو

جذب ایسا مجھے عطا فرما!
بھول جائیں مجھے یہ کاخ و کو

نَحۡنُ مِنۡ مُسۡلِمِیۡنَ اَسۡلَمۡنَا
اِنَّکَ قُلۡتَنَا فَلاَ تَہِنُوۡا

من میں شہزادؔ کے ہے تیری لگن
خوگر حمد تن کا ہے ہر مُو

☆☆☆

حمدِ باری تعالیٰ

تو اصلِ حسن و جمال یا رب!
تو خالقِ ہر کمال یا رب!

ہر ایک تشبیہ سے منزّہ
نہیں ہے تیری مثال یا رب!

ترا تصرف ہے خشک و تر پر
ترے ہیں دشت و جبال یا رب!

بڑائی شایانِ شاں ہے جس کے
تو ہے وہی ذوالجلال یارب!

تجھے ہی زیبا ہے بس تکبر
ہے فخر تیرا ہی مال یارب!

مجھے عطا ہو یقیں کی دولت
چلا تواضع کی چال یارب!

کھڑا ہے کاسہ بدست سائل
جواب چاہے ، سوال یا رب!

گدا کو بخشے جو بے نیازی
عجب ہے تیرا خیال یارب!

کہیں قدم لڑکھڑا نہ جائے
سنبھال مجھ کو سنبھال یارب!

اٹھی ہے سینے میں اک چبھن سی
ورائے حزن و ملال یارب!

میں مستحق ہوں مجھے عطا ہو
زکوٰۃ عشق بلال یا رب!

ہوا ہے تیغ ہوس کا حملہ
عطا ہو رحمت کی ڈھال یارب!

کرے جو شہزادؔ کوئی دعویٰ
کہاں یہ اس کی مجال یارب!

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

جرم میرے ہزار یا غفار
رحم تیرا شعار یا غفار

کر نہ پائے گا کوئی پیمانہ
تیرے احساں شمار یا غفار

میں ہوں اک عبد بے نوا تیرا
تو ہے پروردگار یا غفار!

تیری رحمت سے ہے فرشتوں میں
آدمی کا وقار یا غفار!

مطلع جاں سے اب اتار ہی دے
خواہشوں کا غبار یا غفار!

عاجزی عبد کا لبادہ ہے
کبر تیرا ازار یا غفار!

نفس کو بادۂ تغافل کا
چڑھ نہ جائے خمار یا غفار!

میں ہوں بیم و رجا کی کشتی میں
پار مجھ کو اتار یا غفار!

تیرے جود و سخا پہ پلتے ہیں
مفلس و تاجدار یا غفار!

کاش ہو طور اک تجلّی سے
قلب تیرہ و تار یا غفار!

باغ عرفان میں رہے شہزادؔ
مثل باد بہار یا غفار!

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

یاالٰہی مجھے میرے شر سے بچا
مجھ کو ابلیس کے ہر اثر سے بچا

اپنی رحمت کے سائے میں محفوظ رکھ
فتنہ زن سے ، تعظیم زر سے بچا

مجھ کو اپنی اطاعت کی توفیق دے
دین و دنیا میں خوف و خطر سے بچا

جس پہ چل کر خسارہ اٹھانا پڑے
مجھ کو ایسی ہر اک رہگزر سے بچا

دے توازن طبیعت کو ہر حال میں
مجھ کو تاثیر ہر خشک و تر سے بچا

بخش اپنی حضوری کا مولا شرف
مجھ کو غفلت پہ مبنی خبر سے بچا

جس میں پنہاں ہو تاثیر بغض و حسد
میری ہستی کو ایسی نظر سے بچا

جس میں تیرے نبی ﷺ کی محبت نہ ہو
ہر مسلمان کو اس ڈگر سے بچا

ہم کو حفظ مراتب کی توفیق دے
عیب جویانِ خیرالبشر سے بچا

پھر سے نمرودیت ہے مرے سامنے
مجھ کو فرعونِ حاضر کے شر سے بچا

مجھ کو ذوق قناعت کی خیرات دے
اپنے سائل کو غیروں کے در سے بچا

کر دے سجدہ جو تیرے سوا اور کو
میرے تن کو سدا ایسے سر سے بچا

جس میں تحسیں نہ ہو، جس میں تسکیں نہ ہو
اس سفر سے بچا ، اس حضر سے بچا

یا الٰہی مری روح کو پاک رکھ!
میرے باطن کو ہر شوروشر سے بچا

بخش عصمت کا شہزادؔ کو سائباں
ہر گھڑی حب اموال و زر سے بچا

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

میں نے کہا تو کون ہے؟ اس نے کہا ربّ جہاں
میں نے کہا کیا نام ہے؟ اس نے کہا شاہِ جہاں

میں نے کہا رحمت تری؟ اس نے کہا ہے بیکراں
میں نے کہا قدرت تری؟ اس نے کہا ہر دم عیاں

میں نے کہا کیا کام ہے؟ اس نے کہا جود و کرم
میں نے کہا کیا شان ہے؟ اس نے کہا فوق از گماں

میں نے کہا کیا لاؤں میں؟ اس نے کہا بس عاجزی
میں نے کہا میں کیا کروں؟ اس نے کہا میرا بیاں

میں نے کہا تیرا پتہ؟ اس نے کہا قلبِ حزیں
میں نے کہا رختِ سفر؟ اس نے کہا عزمِ جواں

میں نے کہا میں کیا بنوں؟ اس نے کہا بندہ مرا
میں نے کہا خدمت ہے کیا؟ اس نے کہا آہ و فغاں

میں نے کہا سائل ہوں میں؟ اس نے کہا کچھ مانگ لے
میں نے کہا تیری رضا؟ اس نے کہا دیدی ہے ہاں

میں نے کہا ذاتِ نبی؟ اس نے کہا مقصودِ کل
میں نے کہا کعبہ ہے کیا؟ اس نے کہا میرا نشاں

میں نے کہا شہزاؔد کا؟ اس نے کہا سب ٹھیک ہے
میں نے کہا محشر کے دن؟ اس نے کہا دوں گا اماں

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

سب سے افضل سب سے اعلیٰ تیرا نام
سب سے بہتر سب سے بالا تیرا نام

اول ، آخر ، ظاہر ، باطن تیری شان
ہر اونچے کی سوچ سے اونچا تیرا نام

ملتی ہے تسکیں اسی سے روحوں کو
کتنا میٹھا ، کتنا پیارا تیرا نام

شاہد ہے ہر ذرہ تیری قدرت پر
لکھا ہے ہر چیز پہ مولا تیرا نام

میری ہر اک رگ میں کرنیں رقصاں ہیں
جب سے صحن روح میں چمکا تیرا نام

جب بھی شاخ نخلِ تمنّا خشک ہوئی
آس کا بادل بن کر برسا تیرا نام

جس کے دل کی آنکھ خدایا روشن ہے
اس نے ہر سو روشن دیکھا تیرا نام

اس دن سے اک کیف سا اس پر طاری ہے
جس دن سے شہزاؔد نے جانا تیرا نام

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

وہی مصور وہی ہے باری رضیت باللہ رضیت باللہ
اسی کی حمد و ثنا ہے ساری رضیت باللہ رضیت باللہ

وہی ہے خالق وہی ہے مالک وہ سب کا رب ہے وہ سب کا رازق
اسی کا سکہ جہاں میں جاری رضیت باللہ رضیت باللہ

وہی ہے معبود عالمیں کا وہی نگہباں ہے اس زمیں کا
اسی کو لائق ہے تاجداری رضیت باللہ رضیت باللہ

وہی تو مطلوب انبیاء ہے وہی تو مقصود اصفیا ہے
اسی کی خاطر ہے اشکباری رضیت باللہ رضیت باللہ

ہیں اس کے قبضے میں سب خزانے اسی کے دریوزہ گر زمانے
وہی تو کرتا ہے چارہ کاری رضیت باللہ رضیت باللہ

خدائے جن و بشر وہی ہے حقیقتاً مقتدر وہی ہے
اسی کے نوری اسی کے ناری رضیت باللہ رضیت باللہ

رحیم ہے وہ کریم ہے وہ عظیم تر سے عظیم ہے وہ
وہی مٹائے گا بے قراری رضیت باللہ رضیت باللہ

چمن میں بلبل کا چہچہانا ، سحر کو غنچوں کا کھلکھلانا
اسی نے دی گل کو طرح داری رضیت باللہ رضیت باللہ

اسی سے شہزادؔ ہے محبت اسی کی کرتے ہیں ہم عبادت
اسی کا دل پر ہے خوف طاری رضیت باللہ رضیت باللہ

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

یوں تو کرتے ہیں فرشتے بھی عبادت تیری
آئی انسان کے حصے میں نیابت تیری

تیرا آغاز بھی اب تک نہ کوئی جان سکا
کون جانے کہ کہاں تک ہے نہایت تیری

انبیاء ہی نے کرایا ہے تعارف تیرا
انبیاء ہی نے بیاں کی ہے روایت تیری

ہو سکا ارض و سما سے نہ تحمل جس کا
آخر انساں نے سنبھالی ہے امانت تیری

مست رکھتا ہے سمندر کو تصور تیرا
کوہ کو وجد میں لاتی ہے حکایت تیری

چاند، تارے ہیں ترے حسن کا مظہر مولا!
لالہ و گل سے نمایاں ہے نفاست تیری

تیری تسبیح کے خوگر ہیں پرندے سارے
پتے پتے سے عیاں ہوتی ہے عظمت تیری

قلب کی آنکھ کھلی ہو تو پتہ چلتا ہے
تیرا عرفان ہے کیا، کیا ہے حقیقت تیری

اپنی تسخیر کی کوشش میں لگا ہے کب سے
چاہتا ہے ترا شہزادؔ حمایت تیری

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

میں اپنے دل میں تیرے ذکر کی محفل سجاتا ہوں
مرے مالک! میں تیری یاد میں تسکین پاتا ہوں

مراقب ہو کے تیرے قرب کی لذت اٹھاتا ہوں
میں رنگ و نور کے چشموں میں اس صورت نہاتا ہوں

کبھی میں اَنفُس و آفاق میں چکر لگاتا ہوں
کبھی عرش معلیٰ سے بھی آگے گھوم آتا ہوں

حواس خمسۂ باطن میں تیرا شوق بڑھتا ہے
تری تسبیح کے نغمات جب میں گنگناتا ہوں

تخیل رابطہ کرتا ہے جب اصل لطائف سے
بڑی مشکل سے اپنے آپ میں اس دم سماتا ہوں

ترے فیضان سے ہیں قلب ، روح و سر ، خفی روشن
ترے لطف و کرم کی روشنی سے جگمگاتا ہوں

بہ فیضِ اسم احمد کوئی دم ایسا بھی ہوتا ہے
میں اپنی روح کو سرکار کے روضے پہ پاتا ہوں

درود پاک جب پڑھتا ہوں میں کامل حضوری سے
کبھی بطحا میں ہوتا ہوں کبھی طیبہ کو جاتا ہوں

خیال آتا ہے اے شہزاؔد جب اعمال نامے کا
ندامت سے خدا کے سامنے سر کو جھکاتا ہوں

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

یاالٰہی بے کسوں کا آسرا تو ہی تو ہے
سربلندی کی حدوں کا منتہا تو ہی تو ہے

تیرے حسن خلق کا مظہر ہیں یہ شمس و قمر
جس کی ہر تخلیق ٹھہری دلربا تو ہی تو ہے

میرے دل کے وسوسے بھی تجھ سے پوشیدہ نہیں
مجھ سے بڑھ کر ہے جسے میرا پتا تو ہی تو ہے

تیری جانب ہے توجہ جسم و جان و روح کی
میرے مولا! مرجع حرف دعا تو ہی تو ہے

تیرے اوصاف و محاسن کا بیاں ممکن نہیں
میری ہر حمد و ثنا سے ماورا تو ہی تو ہے

بن گیا شہزادؔ تیرے لطف سے عبدالنبی
جس کے بندے ہیں نبی وہ ذوالعُلا تو ہی تو ہے

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

ہے عالم کا روزی رساں میرا اللہ
ہے خلّاق و ربِّ جہاں میرا اللہ

ورائے حدِ ہر گماں میرا اللہ
عیاں میرا اللہ نہاں میرا اللہ

کہاں ہے وہ لیکن ، کہاں وہ نہیں ہے
یہاں میرا اللہ وہاں میرا اللہ

تصرّف ہے دارین میں اس کا جاری
ہے مقصود ہر انس و جاں میرا اللہ

کھلا کر دلوں میں معارف کے غنچے
سجاتا ہے گلزار جاں میرا اللہ

میں کیا اس کی شہزادؔ توصیف لکھوں
کہاں میں ضعیف اور کہاں میرا اللہ

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

ابتدا تو ہے انتہا ہے تو
اے کہ خلاّق دوسرا ہے تو

سجدہ کرتے ہیں انبیاء تجھ کو
اے کہ معبود مصطفیٰ ہے تو

مصدر لطف ، بارگاہ تیری
مرجع آہ نارسا ہے تو

راحت قلب و جاں ہے ذکر ترا
منبع رحمت و عطا ہے تو

اے غنی! مغنی ، اجود الاجواد
اپنے ہر وصف میں جدا ہے تو

بخش میرے گناہ اے غفار!
غافر الذنب والخطا ہے تو

تیرا ہر چیز پر تصرف ہے
کیوں کہ ہر چیز کا خدا ہے تو

کیوں نہ شہزادؔ تیری حمد لکھے
خالق حسن والضحیٰ ہے تو

☆☆☆

حمدِ باری تعالیٰ

راحت افزا عجب ہے ذکر ترا
مغفرت کا سبب ہے ذکر ترا

زینتِ نطق ، تیرا اسمِ عظیم
وجہِ تحریکِ لب ہے ذکر ترا

وقت کے ہاتھ میں تری تسبیح
گردشِ روز و شب ہے ذکر ترا

بندگی ، حلم ، آگہی ، ایثار
دیکھا جائے تو سب ہے ذکر ترا

بے بسی کی سیاہ راتوں میں
روشنی کا سبب ہے ذکر ترا

جس کا احصا کرے زبانِ بشر
اتنا محدود کب ہے ذکر ترا

تیرے ارشاد سے ہوا معلوم
ذکر شاہ عرب ہے ذکر ترا

جس کو نسبت ہے تیرے پیاروں سے
اس زمیں کا ادب ہے ذکر ترا

فکرِ شہزادؔ کے لیے لاریب
باعثِ تاب و تب ہے ذکر ترا

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

اے رحیم و کریم اے ستار
تو نے بخشا ہے آدمی کو وقار

فضل درکار ہے گناہوں کو
اے حلیم و وکیل اے غفار

بات بنتی ہے تیری رحمت سے
اے شہید و حمید اے مختار

بھر دے مولا ثناء کے پھولوں سے
میرے فکر و شعور کا گلزار

آسمان و زمیں یہ شمس و قمر
تیری صنعت گری کا ہیں اظہار

سج کے آئے رخِ رسالت پر
تیری توحید کے حسیں انوار

تیری تسبیح مجھ سے ہو نہ سکی
ہے مرے لب پہ عجز کا اقرار

جو ہوا مجھ سے میں نے کر دیکھا
میرے حالات کو اب آپ سنوار

نفس کے شر سے مجھ کو رکھ محفوظ
بھوت خواہش کا میرے سر سے اتار

حمد شہزادؔ سے ہو کیا تیری
تو ہے بے عیب اور میں بے کار

☆☆☆

مناجات

فضائے فکر پر چھایا ہوا غبار اتار
ریاضِ جاں میں مرے رب نئی بہار اتار

اجال کعبۂ دل کے خلافِ کہنہ کو
دیارِ سرورِ عالم میں ایک بار اتار

نجات بخش مجھے غیر کے تعلق سے
بہت ضعیف ہوں سر سے مرے یہ بار اتار

جو تیرے حکم کو نافذ کرے زمانے میں
فلک سے فرش پر اب تو وہ شہسوار اتار

نکال میرے رگ و پے سے خواہشات کا میل
انانیت کا مری آنکھ سے خمار اتار

ستیزہ کار ہے ہر موج میری کشتی سے
حیات و موت کے مالک اسے بھی پار اتار

نئے خیال کی شہزادؔ کو بشارت دے
دلِ حزیں پہ کوئی حرف خوشگوار اتار

☆☆☆

نعت شریف

سرور دیں کی گدائی واہ وا
شہر طیبہ تک رسائی واہ وا

اللہ اللہ خوش نصیبی کا عروج
رات دن مدحت سرائی واہ وا

سرور کونین کے اعزاز میں
دست بستہ ہے خدائی واہ وا

روشنی میں ڈھل گئی ہیں ظلمتیں
اے ظہور مصطفائی! واہ وا

اہل محشر دیکھ کر حیران ہیں
ہم غلاموں کی رہائی واہ وا

لب پہ آنا تھا درود پاک کا
ہو گئی دل کی صفائی واہ وا

پیر کامل کی خدایا خیر ہو
مے ہمیں ایسی پلائی واہ وا

ترجمہ شہزاؔد اشکوں نے کیا
نعت آنکھوں نے سنائی واہ وا

☆☆☆

نعت شریف

نعت سرکار کہاں اور کہاں میں بیکار
شعر گوئی ہے مری ان کے کرم کا اظہار

زیب دیتی ہے جہاں بانی انہیں قوموں کو
آپ جیسا ہو جن اقوام کا میر و سردار

جب سے دیکھا ہے وہ خورشیدِ نبوّت میں نے
تب سے رہتا ہے مرا بخت ہمیشہ بیدار

کاش آ جائے میسر وہ شفا بخش فضا
جس میں پاتے ہیں سکوں سارے جہاں کے بیمار

آپ کے لطف و عطا ، جود و سخا نے توڑی
نفرت و جبر جفا ، جور و ستم کی دیوار

اور جچتا ہی نہیں کوئی قسم سے اس کو
کوئی کر لیتا ہے جب آپ کے رخ کا دیدار

چاند ہے آپ کا خادم تو ہے خورشید غلام
آپ کے حکم پہ چلتے ہیں جبال و اشجار

اب تو موصول حضوری کا ہو پیغام مجھے
اب تو مل جائے مجھے کوئی بشارت سرکار

اپنے شہزادؔ کے حالات پہ بھی ایک نظر
فرش تا عرش کیا آپ کو حق نے مختار

☆☆☆

نعت شریف

یوں تازگی روح کا سامان کریں گے
ہر سانس کو آقا کا ثنا خوان کریں گے

جوڑیں گے مدینے کی ہواؤں سے تعلق
افکار کے جنگل کو گلستان کریں گے

کروا کے اسے گنبدِ خضریٰ کا نظارہ
ہم نفسِ منافق کو مسلمان کریں گے

کیا کیا نہ عطا ہوگا فقیروں کو وہاں سے
دربار میں جب مدحتِ سلطان کریں گے

لٹکیں گی یونہی سر پہ ہمارے یہ صلیبیں
جب تک نہ قبول آپ کا فرمان کریں گے

پھوٹیں گی ہر اک شعر سے تاثیر کی کرنیں
ہم نعت کو جب تابع قرآن کریں گے

محشر میں پڑھے جائیں گے سرکار کی نعتیں
یوں مرحلہ خلد کو آسان کریں گے

ہر ذہن کو ہم دیں گے مدینے کا تصوّر
ہر قلب کو ہم صاحب عرفان کریں گے

جس ذات سے شہزادؔ ہے ہر چیز سلامت
اس ذات پہ ہر چیز کو قربان کریں گے

☆☆☆

نعت شریف

دیارِ باطن کے طاقچوں میں دیے ثناء کے جلائے رکھنا
ادب سے پلکوں پہ آنسوؤں کے حسین موتی سجائے رکھنا

اگر نہ ان کے ادب کا دامن ہمارے دستِ نیاز میں ہو
عبث ہے صوم و صلوٰۃ کے پھر پہاڑ سر پر اٹھائے رکھنا

اگر نہ کشتِ یقیں پہ برسیں سحابِ لطفِ نبی کی بوندیں
تو بے اثر ہے ریاضتوں کی چتا میں خود کو بٹھائے رکھنا

حروفِ نعتِ نبی کی قوت کا ایک ادنیٰ مظاہرہ ہے
ہمارا نوکِ قلم چبھو کر ضمیرِ شب کو جگائے رکھنا

لگاؤ یادِ نبی کے پودے دل و نظر کی کیاریوں میں
جو چاہتے ہو عقیدتوں کا چمن ہمیشہ کھلائے رکھنا

علاج امراض روح و جاں کا ہے ذکر صل علیٰ میں پنہاں
جو چاہتے ہوسکوں کی دولت اسی میں دل کو لگائے رکھنا

یہی ہے ایمان کا تقاضا ، اسی میں ذات خدا ہے راضی
جبیں عجز و نیاز شہزاؔد ان کے در پر جھکائے رکھنا

☆☆☆

نعت شریف

جو تیری یاد میں گزرے وہی لمحہ مؤثر ہے
کہ اس لمحے کی خوشبو سے مشامِ جاں معطر ہے

پرونا فکر کی تسبیح میں موتی درودوں کے
یہی ہے حاصلِ ہستی یہی میرا مقدر ہے

جنابِ سرورِ کونین کی چوکھٹ پہ وہ دیکھو!
گزارش لے کے پلکوں پر کھڑا کوئی سخنور ہے

کوئی سلطان پھر کیسے جچے اس کی نگاہوں میں
درِ سرکار کا سائل تو خود رشکِ سکندر ہے

نظر سرکار کی سیرت کے ہر پہلو پہ ہو جس کی
وہی مرشد وہی رہبر وہی حاکم مؤقر ہے

پہنچتی ہے کمک ہر دم مجھے شہر مدینہ سے
مرے آگے اسی خاطر مری ہستی مسخر ہے

شہ کونین کے لطف و کرم پر ہے مدار اس کا
حقیقت آشنا جس نور سے میرا تصور ہے

خدا کے فضل سے تحریک ہے میرے لطائف میں
نگاہِ مرشد کامل سے میرا دل منور ہے

عجب فیضان ہے شہزادؔ نعت سرورِ دیں کا
پریشانی کے اندر بھی مجھے تسکیں میسر ہے

☆☆☆

نعت شریف

یہ ہے ایماں کہ ہیں بعد خدا خیرالبشر افضل
خدا جانے مقام مصطفیٰ ہے کس قدر افضل

لگے سرکار کے قدموں سے جو ذرّے جواہر ہیں
انہیں کے فیض نسبت سے ہوئے سنگ و شجر افضل

فضیلت ہے معانی آشنا ان کی اداؤں سے
ہر اک پہلو ہے ان کی زندگی کا سربسر افضل

ہدایت بخش سب انداز ہیں شاہ مدینہ کے
ہے ان کا ہر عمل افضل ، سفر افضل ، حضر افضل

نقوشِ پا انہیں کے خضر کا رستہ دکھاتے ہیں
انہیں کا راستہ سیدھا ، انہیں کی رہگزر افضل

خدا کا ذکر ہو جس میں ، نبی کی نعت ہو جس میں
نہ کیوں وہ شام ہو پیاری ، نہ کیوں ہو وہ سحر افضل

پرکھ لو بات یہ بے شک شریعت کی کسوٹی پر
ہے بیت اللہ سے میرے نبی کا مستقر افضل

مرا آغاز اور انجام ہے شہزادؔ نعت ان کی
ہوا ہے کام اک مجھ سے یہی مقدور بھر افضل

☆☆☆

نعت شریف

دل سے حمد خدا نکلتی ہے
ساتھ ان کی ثناء نکلتی ہے

جا پہنچتی ہے گوش رحمت میں
قلب سے جو صدا نکلتی ہے

اوڑھ کر بردۂ درود و سلام
میرے منہ سے دعا نکلتی ہے

صبح سحری کے وقت طیبہ سے
لے کے خوشبو صبا نکلتی ہے

جنتی ہیں وہ جن کے ہونٹوں سے
مدحت مصطفی نکلتی ہے

غم مٹانے کو سبز گنبد سے
اک تجلی جدا نکلتی ہے

موت شہزادؔ ان کے زائر سے
اپنا دامن بچا نکلتی ہے

☆☆☆

نعت شریف

سہارا دے دیا بروقت ان کی غمگساری نے
مجھے تو مار ڈالا تھا مری عصیاں شعاری نے

ضرورت ہے مجھے سرکار پھر تسکین و راحت کی
بنایا قریہ جاں میں ٹھکانہ بے قراری نے

کبھی ممکن نہیں تھا نخوت و ظلم و تشدد سے
کیا جو کام سلطان حرم کی انکساری نے

مجھے اعزاز دے وہ کاش اپنی میزبانی کا
شرف بخشا ابوایوب کو جس کی سواری نے

صحابہ ہوں رسول اللہ کے یا اولیاء اللہ
نوازے ہیں انہیں یہ مرتبے خدمت گزاری نے

خدا کے نور کی کرنیں اسی کے صحن میں چمکیں
اگرچہ راستہ روکا بہت بوجہل ناری نے

اثر ہے سارے عالم میں ہوائے شہرِ طیبہ کا
چمن کو رنگ بخشے ہیں اسی بادِ بہاری نے

ہجوم رنج ہو شہزادؔ یا مجمع مصائب کا
مجھے تنہا نہیں چھوڑا کبھی محبوب باری نے

☆☆☆

نعت شریف

مدحِ نبی کرے جو فرشتہ سرشت ہو
کہتا ہے نعت جس کا عقیدہ درست ہو

فضلِ خدا و لطفِ نبی سے ہے کیا بعید
بزمِ رسول پاک ہو ، ہم ہوں بہشت ہو

درپیش ہے حضور کی مدحت کا مرحلہ
کیسے سمندِ فکر کی رفتار سست ہو

نسبت ہو جس کو سرور عالم کی فوج سے
اس کو کسی محاذ پہ کیسے شکست ہو

دل میں خدا کی یاد ہو ، لب پہ نبی کا نام
میری ہر اک نشست بس ایسی نشست ہو

کامل ہے ان کے عشق میں شہزادؔ اس قدر
جتنا تو اتباع شریعت میں چست ہو

☆☆☆

نعت شریف

عشق احمد خدا سے ملتا ہے
رب نبی کی رضا سے ملتا ہے

علم و حکمت ، کمال فکر و شعور
سب در مصطفی سے ملتا ہے

باخدا جب کبھی سوال کریں
ان کے دست عطا سے ملتا ہے

مانگنے کا اگر سلیقہ ہو
فیض ان کے گدا سے ملتا ہے

زائرو ! یوں حضور سے ملنا
جیسے بندہ خدا سے ملتا ہے

کتنے خوش بخت ہیں وہ لوگ جنہیں
لطف ان کی ثنا سے ملتا ہے

راہ عرفاں کے ہر مسافر کو
فیض اس رہنما سے ملتا ہے

ہم سے شہزادؔ سب فقیروں کو
شاہِ جود و سخا سے ملتا ہے

☆☆☆

نعت شریف

موج رحمت حضور کا گریہ
نور والا ہے نور کا گریہ

بن گیا رہنمائے اہل کمال
تاجدار شعور کا گریہ

کھول دے گا جناں کے دروازے
شاہِ یوم النشور کا گریہ

شانِ خیرالوریٰ کا مظہر ہے
ارنی گوئے طور کا گریہ

عاشقان نبی کو حاصل ہے
کس نشاط و سرور کا گریہ

بہر دید حضور ہے شہزادؔ
جن و انسان و حور کا گریہ

☆☆☆

نعت شریف

نبی کی غلامی مرے کام آئی
مدینے سے چٹھی مرے نام آئی

درخشاں ہمیشہ سے ہے مہرِ فاراں
نہیں اس کے اوپر کبھی شام آئی

نئی نعت مکتوبِ طیبہ کی صورت
حضوری کا بن کر ہے پیغام آئی

یہ اعجاز ہے ذکر صلِ علیٰ کا
مصیبت بھی اکثر مرے کام آئی

تعالی اللہ! خورشید توحید نکلا
خوشا! صبح ترحیلِ اصنام آئی

ہر اک نعتِ شہزادؔ تسکیں بداماں
دلاسہ بنے وقتِ آلام آئی

☆☆☆

نعت شریف

دیار باطن کی ہر گلی میں رہیں ثناء کے چراغ روشن
شعور نعت نبی کی کرنوں سے ہو مرا بھی دماغ روشن

انہیں کی نسبت سے جنگلوں پر صدا بہاریں ہیں گلستاں کی
انہیں کی برکت سے ہو گئے ہیں دلوں کے ٹوٹے ایاغ روشن

ملی ہیں کتنی حسیں ادائیں خدا سے محبوب دو جہاں کو
کہ جن اداؤں کی یاد سے ہیں دلوں میں الفت کے داغ روشن

وسیلہ عالم میں آیتوں کے فروغ کا کس کی ذات ٹھہری
کیے خدا نے لبوں پہ کس کے حروفِ الاّالبلاغ روشن

نجات کس کے کرم سے پائی دل قلندر نے ماسوا سے
کیے ہیں کس نے شب ہوا میں اطاعتوں کے چراغ روشن

تجھے بھی شہزاد مل ہی جائے گا نور آقا کی بارگہ سے
کہ ہے عقابوں کی ہم نشینی کے فیض سے قلب زاغ روشن

☆☆☆

نعت شریف

وہ بشر جس کے تصور سے قوی ایمان ہو
کون ہے ان کے سوا جو بولتا قرآن ہو

شام ہستی میں جلیں حسن عقیدت کے چراغ
روشنی صبح جاں میں نعت کا فیضان ہو

پھر عطا ہو جائیں قلب و جاں کو وہ سرشاریاں
پھر مرے آقا حضوری کا کوئی سامان ہو

یہ زمیں کیا آسمانوں میں بھی ہوں جس کے وزیر
غیر ممکن ہے کہ اب ایسا کوئی سلطان ہو

زیب تن ان کے نہ ہو کیوں کر امامت کی قبا
جن کا ہر ارشاد پاک اللہ کا فرمان ہو

مظہر ذات و صفات حق تعالیٰ ہیں حضور
کیوں نہ ان کے حسن سے ظاہر خدا کی شان ہو

ذکر اوصاف نبی شہزادؔ اکثر کیجیے
شاید اس طرح سے کچھ شکرانہ احسان ہو

☆☆☆

نعت شریف

ہے اپنی جگہ خوب عبادات کی لذت
لیکن ہے جدا تیری ملاقات کی لذت

ملتا ہے عجب لطف ترے شہر کی حد میں
مسحور کیے دیتی ہے حالات کی لذت

جس رات کہ حاصل تھا ترے رخ کا نظارہ
بھولی نہیں اب تک مجھے اس رات کی لذت

روشن تری تقلید سے اعمال کا چہرہ
تسکین فشاں تیرے خیالات کی لذت

ہے اوج پہ اس شخص کی قسمت کا ستارہ
حاصل ہو جسے خدمتِ سادات کی لذت

ہو جاتا ہے اک کیف مری روح پہ طاری
یاد آتی ہے جب تیرے مقالات کی لذت

ٹوٹا ترے ارشاد سے تفریق کا جادو
بخشی تری سیرت نے مساوات کی لذت

فتویٰ یہ ملا حضرتِ مالک کے عمل سے
قرباں تیری دہلیز پہ عرفات کی لذت

پاتا ہی نہیں نعت سے شہزادؔ فراغت
چکھ لیتا کبھی ورنہ مناجات کی لذت

☆☆☆

نعت شریف

تکتا ہے سوئے گنبد خضریٰ بچشم نم
زائر جو چھوڑتا ہے مدینہ بچشم نم

ہوتی ہیں اس کی ذات پہ رحمت کی بارشیں
دیکھے جو ایک بار وہ روضہ بچشم نم

مقبول بارگاہ کو ہوتا ہے بس نصیب
یادِ شہِ ہدیٰ میں تڑپنا بچشم نم

اہل نظر کو ارض مدینہ ہے کیوں عزیز
جا کر وہاں یہ بات سمجھنا بچشم نم

پوچھو تم اس سے روضۂ سرکار کا مقام
دیکھا ہے جس نے خلد کا نقشہ بچشمِ نم

پہنچے دیارِ قدس میں جتنے تھے خوش نصیب
پیچھے رہا حضور میں تنہا بچشمِ نم

ارضِ حرم میں کاش میں باطن کی آنکھ سے
دیکھوں تجلیات کی دنیا بچشمِ نم

آقا! مجھے دکھایئے راہِ مدافعت
دیتا ہوں اپنی ذات کا پہرہ بچشمِ نم

ٹھہروں گا اس دیار میں شہزادؔ کس طرح
میں نے ہزار بار یہ سوچا بچشمِ نم

☆☆☆

نعت شریف

مطلعِ صبحِ عرب پر ہے سجا مہرِ منیر
دینے آیا ہے اندھیروں کو ضیا مہرِ منیر

ابتدائے آفرینش کا محرک اس کا نور
ہے کمالاتِ بشر کی انتہا مہرِ منیر

ضوفشاں ہے کائناتِ حسن میں اس کا جمال
زینتِ کون و مکاں ، نورِ خدا مہرِ منیر

آج تک جس سے منور ہے ضمیرِ کائنات
روشنی کا وہ مکمل سلسلہ مہرِ منیر

قاسم فیضان باری ، پیکر لطف و کرم
رحمت حق ، منبع صدق و صفا مہر منیر

بحر اسرار و معارف ، صاحب خلق عظیم
کنز عرفاں ، مخزن جود و سخا مہر منیر

روح عیسیٰ ، جان موسیٰ ، قرۃ العین خلیل
فخر آدم ، مقتدائے انبیاء مہر منیر

تیری کرنوں سے مزین جس کا طول وعرض ہو
دے مجھے خیرات میں ایسی قبا مہر منیر

تیری سیرت سے ملا ہے میری ہستی کو جواز
کیسے ہوگا مجھ سے تیرا حق ادا مہر منیر

روز محشر دوں گا میں شہزادؔ یوں ان کو صدا
المدد! اے شافع روز جزا مہر منیر

☆☆☆

نعت شریف

ملے گی قلب کو تسکین زیرِ گنبدِ خضریٰ
بہ فیضِ طٰہٰ و یٰسین زیرِ گنبدِ خضریٰ

جہانِ رنگ و بو محتاج ہے جس کے تصرّف کا
ہے ایسا صاحبِ تکوین زیرِ گنبدِ خضریٰ

ٹھکانہ آؤ پہلے سے بنا لیں ہم وہاں اپنا
سمٹ جائے گا آخر دین زیرِ گنبدِ خضریٰ

کھڑا ہو کر کروں نذرِ نبی تحفہ تحیّت کا
پڑھوں پھر بیٹھ کر یٰسین زیرِ گنبدِ خضریٰ

مرے قلب و نظر میں نور کے فانوس ہوں روشن
ہو میری روح کی تزئین زیرِ گنبدِ خضریٰ

عجب کیا ہے مدینے کی فضا مجھ کو میسر ہو
لکھوں اس نعت کی تضمین زیرگنبدِ خضریٰ

مقام اس سبز گنبد کا کوئی افلاک سے پوچھے
خدا کے لاڈلے ہیں تین زیرِ گنبدِ خضریٰ

اگر توفیق مل جائے مواجہ میں حضوری کی
بجاؤں ہچکیوں کی بین زیرِ گنبدِ خضریٰ

مجھے خیرات دیں سرکار اسرار و معارف کی
کریں ارشاد اور تلقین زیرِ گنبدِ خضریٰ

سمندر رحمتوں کے جوش میں آ جایا کرتے ہیں
صدا دے جب کوئی مسکین زیرِ گنبدِ خضریٰ

درود پاک ہو شہزادؔ ہو روضے کی جالی ہو
دعا ہے سب کہو آمین زیرگنبدِ خضریٰ

☆☆☆

نعت شریف

ہے وادیٔ بطحا کی فضا اور طرح کی
چلتی ہے مدینہ میں ہوا اور طرح کی

ہر بات کہی جاتی ہے اشکوں کی زباں میں
ہوتی ہے مواجہ میں دعا اور طرح کی

اے سائلو! یہ رحمت کونین کا در ہے
ہوتی ہے یہاں بھیک عطا اور طرح کی

اے کاش ہو ایسی مرے افکار میں جدّت
ہر روز کروں مدح و ثناء اور طرح کی

طاری ہے دل و جاں پہ عجب بسط کا عالم
لائی ہے خبر بادِ صبا اور طرح کی

جس شان سے چاہیں جسے سرکار نوازیں
ہر کعب کی خاطر ہے ردا اور طرح کی

دیتا ہے سبق اشھد و اسھد کا تفاوت
ہوتی ہے مقرب کی خطا اور طرح کی

نازک ہے مزاج اس کا بہت نظم و غزل سے
ہے نعت نبی صنف ذرا اور طرح کی

شہزادؔ کو ہو جائے عطا رنگ اویسی
عشّاق میں ہو میری وفا اور طرح کی

☆☆☆

نعت شریف

کون کہتا ہے خدائی چاہیے
بس محمد کی گدائی چاہیے

سازو ساماں پاس ہے لیکن حضور!
قافلے کو رہنمائی چاہیے

اب تو کرتا ہے تقاضا نفس بھی
قید خواہش سے رہائی چاہیے

ان کی عظمت کو سمجھنے کے لیے
عزّ و شان کبریائی چاہیے

آرزو ہے دیدۂ بے تاب کی
پھر وہی جلوہ نمائی چاہیے

قصر والوں سے غرض ہم کو نہیں
شہرِ طیبہ تک رسائی چاہیے

اے سراپا نور! اے ظلمت شکن
قریۂ جاں کو صفائی چاہیے

کام جو شہزادؔ آئے حشر میں
اب کوئی ایسی کمائی چاہیے

☆☆☆

نعت شریف

سیرت و صورت مصطفی روشنی
میرے آقا کی ہے ہر ادا روشنی

ان کے الفاظ سورج سے رخشندہ تر
گفتگو ، حرف ، لہجہ ، صدا روشنی

ظلمت دہر میں ہے ستارہ فشاں
سرور دیں کی مدح و ثنا روشنی

اک سمندر ہے کعبہ بھی انوار کا
سبز گنبد کی ہے پر جدا روشنی

چھٹ گئیں مطلع دہر سے ظلمتیں
لے کے آئے رسول خدا روشنی

دیکھ کر دنگ ہے عرش کی آنکھ بھی
اوڑھ آئی کچھ ایسی قبا روشنی

فیضیاب درشاہ لولاک ہیں
چاند ، سورج ، ستارے ، صبا ، روشنی

بارگاہ رسالت سے شہزادؔ کو
ہو رہی ہے مسلسل عطا روشنی

☆☆☆

نعت شریف

پہنچا مرا درود جو ان کی جناب میں
مجھ کو سلام عرش سے آیا جواب میں

جب تک نہ ہو شریعت خیرالوریٰ کا فیض
ممکن نہیں تمیز گناہ و ثواب میں

اب تو کوئی سبیل حضوری کی ہو حضور
کب تک رہے گی جان مسلسل عذاب میں

اشکوں نے کی بلال کے لہجے میں گفتگو
صد شکر کامیاب رہا میں خطاب میں

ان کے سوا جہان میں ایسا نہیں کوئی
جس نے کیا ہو قید سمندر حباب میں

کیسے ثنائے سرورِ عالم کو چھوڑ دیں
لازم یہ شق ہے عشقِ رسالت کے باب میں

والشّمس ، والقمر کہیں وَالیل و والضحیٰ
نعتیں لکھی ہوئی ہیں خدا کی کتاب میں

اک بار اور کیجیے شہزادؔ پر کرم
اک بار اور آیئے سرکار خواب میں

☆☆☆

نعت شریف

بہار ہی پر نہیں ہے موقوف نعت خیرالوریٰ کا موسم
ہر اک مہینہ ہے ماہ مدحت ، ہر ایک موسم ثنا کا موسم

رؤف ہیں وہ رحیم ہیں وہ حبیب رب کریم ہیں وہ
وہ جب ہوں مائل بہ لطف سمجھو یہی ہے فضل خدا کا موسم

وہ جن کے نقش قدم پہ چل کر ضمیر انسان مطمئن ہے
رواں ہے کون و مکاں میں ان کے عمل سے رشد و ہدیٰ کا موسم

ملے اجازت تو میں بھی دیکھوں وہ سبز گنبد وہ نوری جالی
عطا ہو فصل وصال آقا! ہو ختم آہ و بکا کا موسم

انہیں کی دریوزہ گر ہیں صدیاں انہیں کے ادنیٰ گدا زمانے
ازل سے تا بہ ابد ہے میرے نبی کے جود و سخا کا موسم

ابوالبشر تھے نہ ابن مریم مگر وہ جلوہ نما تھے پیہم
رہا ہے گلزار کن فکاں میں انہیں کے عزّو علا کا موسم

تو پھر ہے شہزاؔد کیسا خطرہ ریاض اعمال کو خزاں کا
فضائے محشر میں جبکہ ہوگا شفاعت مصطفی کا موسم

☆☆☆

نعت شریف

پاؤں جو دل میں خواہش جاہ و حشم کو میں
کرتا ہوں یاد آپ کے سنگ شکم کو میں

رہتا ہے اس کی نوک پر اسم رسول پاک
دیتا ہوں اس خیال سے بوسہ قلم کو میں

پڑھتے ہوئے درود خدا کے حبیب پر
جاؤں گا اطمینان سے ملک عدم کو میں

آتا ہے رشک سائل طیبہ کے بخت پر
تکتا ہوں جب حضور کے جود و کرم کو میں

اب تو مجھے نصیب ہو طرزِ عرب حضور!
بیٹھا ہوں کب سے چھوڑ کر رسمِ عجم کو میں

ڈھل کر نیاز و عجز کے سانچے میں سرتاپا
چوموں گا جا کے ایک دن ارضِ حرم کو میں

کرتا ہوں اپنا قبلہ فکر و نظر درست
مرکز بنا کر آپ کے نقشِ قدم کو میں

☆☆☆

نعت شریف

ثانیِ مصطفیٰ ہوا نہ کوئی
آپ جیسا کہیں سنا نہ کوئی

آپ آتے اگر نہ عالم میں
حق سے ہوتا ہی آشنا نہ کوئی

آپ کے بعد اے سراپا جمال
خلق میں آپ سا ملا نہ کوئی

اس نے کی آپ کے حقوق کی بات
کر سکا جس کا حق ادا نہ کوئی

پڑھ لیا جھوم کر درود و سلام
اور مجھ سے ہوئی دعا نہ کوئی

رہبری ان پہ ختم ہے شہزادؔ
ہو گا اب ان سا رہنما نہ کوئی

☆☆☆

نعت شریف

کر رہا ہوں بیاں حضور کی شان
المدد! روح حضرت حسان

آپ ہیں حسن انتخاب بصیر
آپ جیسا نہیں کوئی انسان

دل سے بے ساختہ نکلتا ہے
میرے آقا میں آپ پر قربان

جو ملے ریگزار طیبہ میں
ہیں وہ ذرات نیلم و مرجان

آپ کی پیروی کا نام ہے دیں
آپ کی ذات سے وفا ایماں

یا نبی e آپ کے سوا نہ جچا
مسند دہر پر کوئی سلطان

آپ کے لطف پر نظر تھی مری
چل پڑا گھر سے بے سروسامان

ان کی تائید جبرئیل کریں
میری تائید حضرت حسان

اس میں شہزاؔد بس گیا ہے درُود
قریہ جاں ہو کس طرح ویران

☆☆☆

نعت شریف

حزن و آلام کو یوں دل سے مٹایا جائے
ذکر سرکار سنا اور سنایا جائے

کر کے فانوس دل و جاں میں ثنا کے روشن
بزم افکار و تخیل کو سجایا جائے

سنت سرور کونین سے یہ درس ملا
پہلا پھل آئے تو بچوں کو کھلایا جائے

شافع حشر کو ہو گا یہ گوارا کیسے
ان کی امت کو جہنم میں جلایا جائے

روح اس آس پہ قالب میں لیے پھرتا ہوں
کاش مجھ کو بھی مدینے میں بلایا جائے

ذکر ہو صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ کا جاری
جس گھڑی میرے جنازے کو اٹھایا جائے

آئیں آقا تو ادب سے میں کھڑا ہو پاؤں
اتنا اونچا مری تربت کو بنایا جائے

عشق سرکار سکھانے کے لیے لازم ہے
نفس کو لذّت بے جا سے بچایا جائے

آئے آواز وہ جاتا ہے ثنا خوان رسول
جب جہاں سے تیرا شہزاؔد خدایا جائے

☆☆☆

نعت شریف

حصار حرص و ہوا سے نکل دلِ ناداں
دیار سرور دوراں کو چل دلِ ناداں

نیاز و عجز سے ملتا ہے اس ہنر میں کمال
یہ راہ مدح نبی ہے سنبھل دلِ ناداں

فغاں کو ڈھال کر اشکوں کے آبگینوں میں
بنا دے کام زباں کا سہل دلِ ناداں

خبر ہو گلشن طیبہ کی عندلیبوں کو
ریاض جاں میں کچھ ایسے مچل دلِ ناداں

درود و نعت ہی لے جا دَرِ حضور پہ ساتھ
خراب و خام ہے فردِ عمل دلِ ناداں

تری نشست بھی ہوگی نبی کے حلقے میں
ذرا تو اپنی روش تو بدل دلِ ناداں

مرا نصیب کہ ہے سامنے ریاض رسول
ہے آج ناظر حسن ازل ، دلِ ناداں

اگر نصیب ہے شہزاؔد کا سا درد تجھے
تو مانگ شہر نبی میں اجل دلِ ناداں

☆☆☆

نعت شریف

چوکھٹ نبی کی چھوڑ کر جاتا کہاں کہاں
ان کا فقیر ٹھوکریں کھاتا کہاں کہاں

جیسے بیاں حضور کی خدمت میں کر دیا
ایسے میں دل کا حال سناتا کہاں کہاں

سلطان ملک فقر کی بیعت کیے بغیر
حرص و ہوا کے ناز اٹھاتا کہاں کہاں

ہوتی اگر نہ آپ کی چوکھٹ اسے نصیب
آنسو گناہگار بہاتا کہاں کہاں

اچھا ہوا دیار سخاوت میں پڑ رہا
پھر کر صدا فقیر لگاتا کہاں کہاں

ہوتا احد کی جنگ میں شہزادؔ گر شریک
خود کو نہ ان کی ڈھال بناتا کہاں کہاں

☆☆☆

نعت شریف

کہتا ہے جس کو آپ خدائے جہاں عظیم
ایسی ہے ذات سرورِ کون و مکاں عظیم

ہوتی اگر نہ عظمت خیرالبشر کی بات
کوئی ذرا بتایئے ہوتا یہاں عظیم؟

ذات نبی ہے صورت و سیرت میں بے مثال
ان کی زباں کمال ہے ان کا بیاں عظیم

اپنی مثال آپ ہے طیبہ کا سبزہ زار
اپنی جگہ ہے جلوۂ باغ جناں عظیم

شہزادؔ سوز قلب کا مظہر ہے چشم نم
یونہی نہیں ہے نعمت اشک رواں عظیم

☆☆☆

نعت شریف

کتنا کرم ہے مجھ پہ یہ ربِّ ودُود کا
چشمہ رواں ہے وادیٔ جاں میں درود کا

خیرالوریٰ نے اپنے نقوشِ قدم کے ساتھ
نقشہ بنا دیا ہے ہماری حدُود کا

میرے نبی کے چہرۂ روشن کو دیکھ کر
قائل ہوا جہان خدا کے وجود کا

جب تک نہیں تھا آپ کی مدحت کا اہتمام
طاری تھا قلب و روح پہ عالم جمود کا

بیٹھا ہوا ہوں رحمتِ عالم کی اوٹ میں
پیشِ نظر ہے واقعہ عاد و ثمود کا

سیرت کی پیروی ہے سب امراض کا علاج
بغض و حسد کا ہو وہ مرض یا نمود کا

امت کے نام صاحبِ امت کا ہے پیام
ہرگز نہ اعتبار تم کرنا یہود کا

ان سے ہوا فروغِ اطاعت جہان میں
سیکھا ہے ان سے سب نے سلیقہ سجود کا

شہزادؔ نقشِ پائے نبی پر چلے چلو!
چاہو جو انکشاف وجود و شہود کا

☆☆☆

نعت شریف

کھلا ہے باب آگہی انہیں کے التفات سے
چھلک رہی ہیں حکمتیں انہیں کی بات بات سے

عصائے عشق جب دیا انہوں نے دستِ عقل میں
صدائے ''الاحد'' اٹھی ضمیر کائنات سے

یہ نقشِ پائے مصطفی کی پیروی کا فیض ہے
رہِ بقا ملی ہمیں جہانِ بے ثبات سے

فضائے دہر گردِ کذب سے کثیف جب ہوئی
فروغِ صدق کو ملا انہیں کی پاک ذات سے

سکون بخش کیوں نہ ہوں فضائیں اس دیار کی
سلام جس جگہ پہنچ رہے ہوں شش جہات سے

جو دل جمال مصطفیٰ کے عشق سے تہی رہا
وہ بہرہ ور نہ ہو سکے گا لذت حیات سے

وہی حبیب حق بھی ہے وہی قریب حق بھی ہے
جسے ہو کوئی وصف عطا حضور کی صفات سے

ثنا کی مشعلیں جلا کے اپنے قلب و روح میں
کشید کر رہا ہوں نور میں شب حیات سے

☆☆☆

نعت شریف

آپ ہیں تاجدار ملک درود ، آپ کے واسطے سے صلوٰۃ و ثنا
آپ ہی کے لیے وجود و شہود آپ کے واسطے صلوٰۃ و ثنا

عرش والے بھی بھیجتے ہیں مدام آپ کی ذات پر درود و سلام
آپ ممدوح عابد و معبود آپ کے واسطے صلوٰۃ و ثنا

رحمتوں کا ظہور آپ سے ہے، قلب و جاں کا سرور آپ سے ہے
رونق افزائے مسند محمود آپ کے واسطے صلوٰۃ و ثنا

مظہر والضحیٰ رخ انور ، ہر سخن حکمتوں کا ہے مصدر
آپ سے ہے جمال حق کی نمود آپ کے واسطے صلوٰۃ و ثنا

اہل احوال کا عروج و نزول ، اہل اقوال کا وصول و قبول
آپ ہی کے طفیل ہے موجود ، آپ کے واسطے صلوٰۃ و ثنا

دعویٰ لا اِلٰہ کی آپ دلیل ، آپ ہیں مقتدائے نوح و خلیل
آپ ہیں شارح حدود و قیود ، آپ کے واسطے صلوٰۃ و ثنا

آپ کی ذات بندگی کا جواز ، آپ کی پیروی کا نام نماز
آپ ہیں باعث قیام و قعود ، آپ کے واسطے صلوٰۃ و ثنا

آپ نے الفتوں کو عام کیا آپ نے جابروں کو رام کیا
آپ سے ظلم کی حدیں مسدود ، آپ کے واسطے صلوٰۃ و ثنا

کر چکا ہے یہ تجربہ شہزادؔ ، دافع رنج و غم ہے آپ کی یاد
آپ کے ذکر سے ہے غم مفقود ، آپ کے واسطے صلوٰۃ و ثنا

☆☆☆

نعت شریف

شہرِ نبی کا ہر اک گوشہ حسن سراپا خلد بداماں
ارضِ حرم کا قریہ قریہ حسن سراپا خلد بداماں

جالب و جاذب اک اک منظر نور میں ڈوبے کنکر پتھر
از بطحا تا کوئے مدینہ حسن سراپا خلد بداماں

چہرۂ صحرا روشن روشن موجہ خوشبو گلشن گلشن
روضہ انور وادیٔ طیبہ حسن سراپا خلد بداماں

ان کے قدم کی برکت سے ہے ان کی نگاہ رحمت سے ہے
ملکِ عرب کا ہر اک رستہ حسن سراپا خلد بداماں

فیض نبوّت جود رسالت ، مخزن عرفاں کان مرّوت
لطف و کرم کا بہتا دریا حسن سراپا خلد بداماں

ہر ساعت ہے لطف سخی سے ہر دم فیض نعت نبی سے
کشت تخیل ارض تمنا حسن سراپا خلد بداماں

ممکن ہے یہ ان کے کرم سے نور ہو جاری نوک قلم سے
ہو جائے شہزادؔ کی دنیا حسن سراپا خلد بداماں

☆☆☆

نعت شریف

نبی کا ذکر دلوں کو نکھار دیتا ہے
یہ ورد بگڑے ہوؤں کو سنوار دیتا ہے

خیال سرورِ کونین اتر کے روحوں میں
تغیرات کو درس قرار دیتا ہے

درود بیٹھ کر پڑھتا ہوں جب میں خلوت میں
کوئی مجھے مرے اندر اتار دیتا ہے

میں جانتا ہوں یہ سرکار کا تصرّف ہے
جو مشکلات سے مجھ کو گزار دیتا ہے

مرے حضور کا شہزادؔ ہے یہ لطف و کرم
جو دشت جاں کو پیام بہار دیتا ہے

خدائے پاک غلامانِ سرور دیں کو
زمیں سے تا بہ فلک اقتدار دیتا ہے

جو دل سے کرتے ہیں فرمان مصطفی e تسلیم
خدا انہی کو جہاں میں وقار دیتا ہے

ہے جس کے سر پہ شفاعت کا تاج روز جزا
صدا اس کو ہر عصیاں شعار دیتا ہے

☆☆☆

نعت شریف

ہجوم دیکھ کے افلاک پر ستاروں کا
خیال آتا ہے طیبہ کی رہگزاروں کا

رہے گا یونہی تصرف ازل سے تا بہ ابد
نظامِ شمس و قمر میں ترے اشاروں کا

شکوہِ قیصر و کسریٰ نے ہاتھ باندھ لیے
کمال دیکھ کے طیبہ کے ریگزاروں کا

منیٰ و کعبہ و میقات بھی حسیں ہیں مگر
بدل نہیں ہے ترے شہر کے نظاروں کا

شرف عطا ہو زیارت کا پھر حضور مجھے
خرام میرے چمن میں بھی ہو بہاروں کا

یہی دیار پیمبر کی پاک گلیاں ہیں
گداگری جہاں شیوہ ہے تاجداروں کا

ازل سے ایک ہیں صدیق، عمر، علی، عثمان
کچھ اختلاف قسم سے نہیں ہے چاروں کا

گروہ خلق میں شہزاؔد مرسلین کے بعد
کوئی مثیل نہیں ہے نبی کے یاروں کا

☆☆☆

نعت شریف

سید انس و جاں کا دروازہ
ہے ریاض جناں کا دروازہ

قاسم گنج ہائے قدرت ہے
رحمت دو جہاں کا دروازہ

پاس جب تک نہ تھی کلید ثنا
تھا مقفّل گماں کا دروازہ

ذات واحد کی سمت کھلتا ہے
مصطفی کے مکاں کا دروازہ

ہر گھڑی مرجع خلائق ہے
پادشاہ شہاں کا دروازہ

بے کسوں کے لیے ہے جائے اماں
محسن امتاں کا دروازہ

رہ دکھاتا ہے پیشواؤں کو
رہبر مرسلاں کا دروازہ

کھل رہا ہے در حضور کی سمت
سرور قدسیاں کا دروازہ

ہے بہت ہی قریب طیبہ سے
ساتویں آسماں کا دروازہ

جونہی حرف ثنا نے دستک دی
کھل گیا شہر جاں کا دروازہ

باب رحمت ہے باخدا شہزادؔ
اس شہ ہر زماں کا دروازہ

☆☆☆

نعت شریف

رات دن مدحتِ مصطفیٰ اور میں
روشنی کا ہے اک سلسلہ اور میں

عبد و معبود کا فرق اپنی جگہ
ان کے واصف ہیں دونوں خدا اور میں

ان کی باتوں میں رہتے ہیں باہم مگن
صبحِ صادق کی ٹھنڈی ہوا اور میں

کاش اک ساتھ پہنچیں درِ پاک پر
میرے آنسو ، حروفِ دعا اور میں

پانی پانی ہوا ہوں میں یہ سوچ کر
تاجدار جہاں کا گدا اور میں

شہر طیبہ میں پہنچیں گے امید ہے
ہاتھ میں ہاتھ ڈالے صبا اور میں

کعب و حسّاں پڑھیں نعت جب خلد میں
ساتھ ہوں ان کے احمد رضا اور میں

ایک جانب ہو شہزاؔد خلد نظر
ایک جانب صلوٰۃ و ثنا اور میں

☆☆☆

نعت شریف

حق ثنا کا اگر کچھ ادا ہو گیا
تم خدا کے تمہارا خدا ہو گیا

جو گدائے درِ مصطفیٰ ہو گیا
وہ غم دو جہاں سے رہا ہو گیا

یاد آئے نبی کی جسے دیکھ کر
وہ سمجھ لو سراپا ثنا ہو گیا

نعت دراصل اُس روز ہو گی کوئی
قلب جس روز جامی نما ہو گیا

جس کے ہاتھوں میں دامن ہے سرکار کا
اہل عالم کا وہ مقتدا ہو گیا

نعت گوئی کی صورت میں دیکھو ذرا
مجھ کو کیسا خزینہ عطا ہو گیا

جب سے ذرّے مدینہ کے ہیں آنکھ میں
چاند تاروں سے میں ماورا ہو گیا

رہنمائی کر اے خضر کے راہبر
کارواں سے مسافر جدا ہو گیا

اس کی عظمت پہ شہزادؔ قربان میں
جان و دل سے جو ان پر فدا ہو گیا

☆☆☆

نعت شریف

میں رہا منہمک عمر بھر نعت میں
تب دکھائی دیا کچھ اثر نعت میں

کیفِ مدحت جو پایا تو خواہش ہوئی
کاش ہو عمر ساری بسر نعت میں

روضۂ مصطفی سے جو ہے متصل
ایک ایسی بھی ہے رہگزر نعت میں

جانے کیا کیا مناظر دکھائی دیئے
محو جس دم ہوئی چشمِ تر نعت میں

نعت کرتی ہے دل کو سکوں آشنا
ہے درخشندہ نورِ نظر نعت میں

پھوٹتی ہے کرن ایک اک حرف سے
ضوفشاں یوں ہیں شمس و قمر نعت میں

گلشن جاں میں پھوٹے شگوفے کئی
یوں چھڑا ذکر خیرالبشر نعت میں

جب اترتے ہیں شہزادؔ مضموں نئے
محو رہتا ہوں شام و سحر نعت میں

☆☆☆

نعت شریف

در پہ سائل نے دی ہے صدا یا نبی
ہو اسے حرفِ مدحت عطا یا نبی

دست بستہ کھڑا ہے گدا یا نبی
چاہتا ہے شعورِ ثنا یا نبی

جب زباں ترجمانی سے قاصر رہی
میں نے پلکوں پہ رکھ لی دُعا یا نبی

چاہتے ہیں دو عالم خدا کو مگر
آپ کو چاہتا ہے خدا یا نبی

غیرممکن ہے اس پر ہو راضی خدا
آپ ہوں جس بشر سے خفا یا نبی

آپ کی ہے ہر اک بات وحیِ خدا
آپ فرمائیں جو ہے بجا یا نبی

بھیک وہ چاہتا ہے یہ دریوزہ گر
جو ہو شایانِ شان سخا یا نبی

جس میں ہو ذکر صلِّ علیٰ کی چمک
حرف وہ ہے فرشتہ نما یا نبی

قلب شہزادؔ کا زخم در زخم ہے
چاہیے اس کو خاکِ شفا یا نبی

☆☆☆

نعت شریف

جادۂ مدحت سرکار پہ چلنا چاہے
ایک جذبہ ہے جو الفاظ میں ڈھلنا چاہے

روح حسّان میں تجھ سے ہوں مدد کا طالب
میرا انداز ثنا روپ بدلنا چاہیے

ہادئ دہر کے دامن سے رہے وابستہ
عین طوفان میں جو شخص سنبھلنا چاہے

قاسم خیر سے ہر آن تعلق رکھے
نرغہ شر سے اگر کوئی نکلنا چاہے

یاد آتی ہیں اسے جب وہ معطرّ گلیاں
راہ طیبہ میں مرا قلب مچلنا چاہے

بھیج دیتے ہیں کمک شاہِ مدینہ فوراً
جب مجھے یورش آلام کچلنا چاہے

باغباں سے کوئی نسبت نہیں شہزآد اسے
توڑ کر شاخ سے جو پھول مسلنا چاہے

☆☆☆

نعت شریف

اپنے جذبات کو لفظوں میں بدلنا سیکھو
جادۂ نعت پہ حسان سے چلنا سیکھو

ہو اگر اذن طلب ذوقِ بلالی مانگو
آتش عشق میں اس طرز سے جلنا سیکھو

روضہ شہ پہ کرو ریش سے جاروب کشی
پیکر عجز میں سلمان سے ڈھلنا سیکھو

طرز رفتار میں گر کوئی تغیّر آ جائے
رومیؔ و جامیؔ و سعدیؔ سے سنبھلنا سیکھو

ظلمت شب کو اجالوں میں بدلنے کے لیے
شمع بزم ہدایت سے پگھلنا سیکھو

سُنّت سرورِ دوراں سے تمسّک کر کے
فتنۂ دہر کے نرغے سے نکلنا سیکھو

جاؤ شہزادؔ مدینہ میں سوالی بن کر
شہر الفت کی ہواؤں سے مچلنا سیکھو

☆☆☆

نعت شریف

کام دیتے ہیں غریبوں کو حوالے تیرے
کون سا منہ ہے نہیں جس میں نوالے تیرے

رُوح اور جسم کے مابین تھے اس دم آدم
بزم لولاک میں جس دم تھے اجالے تیرے

تو جہاں چاہے اشارے سے بلائے ان کو
چاند ، سورج کو کیا حق نے حوالے تیرے

ساتھ رہتی ہے تری یاد ہمیشہ میرے
کام آتے ہیں مصیبت میں سنبھالے تیرے

زندگی ان کے خمیروں میں رچی ہوتی ہے
موت بھی آئے تو مرتے نہیں پالے تیرے

مجھ گنہگار کی امید ہے بخشش ہو گی
میں نے جب حشر کے دن واسطے ڈالے تیرے

ان کی آنکھوں میں چھلکتی ہے ترے رخ کی ضیا
حسن کو ناز ہے جن پر وہ ہیں کالے تیرے

پیروی کرتا ہے جو تیرے نقوشِ پا کی
یاد آتے ہیں اسے پاؤں کے چھالے تیرے

کعبؓ و حسانؓ کی قسمت پہ ہو شہزادؔ نثار
جن کے شانوں پہ سجے پاک دوشالے تیرے

☆☆☆

نعت شریف

ظلمتِ جاں کو اجالوں کا امیں کر ڈالا
قلب کو ان کی تجلی نے حسیں کر ڈالا

چشمِ سرکار جو صحراؤں کی جانب اُٹھی
ذرّہ ریگ کو تابندہ نگیں کر ڈالا

مجھ تہی دست کو مدحت کا قرینہ دے کر
دشتِ افکار کو پھولوں کی زمیں کر ڈالا

نوچنے والوں کو ایثار کی عادت ڈالی
خوگرِ جبر کو فرخندہ جبیں کر ڈالا

آپ کا سیرت و کردار تھا آقا جس نے
خوگر وہم کو سر تا پا یقیں کر ڈالا

ہادیٔ خلق نے کی راہنمائی ایسے
ماندۂ راہ کو منزل کے قریں کر ڈالا

آپ نے پائے مبارک جو زمیں پر رکھا
فرش کو ہمقدم عرش بریں کر ڈالا

شافع حشر کی شہزادؔ عنایت دیکھو
مجھ گنہگار کو جنت کا مکیں کر ڈالا

☆☆☆

نعت شریف

تجلیات کو دل میں سمو کے آتا ہے
جو شخص شہر مدینہ سے ہو کے آتا ہے

عجب سرور سا ہوتا ہے اس کے چہرے پر
جو بارگاہِ رسالت میں رو کے آتا ہے

اسی پہ راز محبت کے فاش ہوتے ہیں
جو آب اشک سے آنکھوں کو دھو کے آتا
ہے

سکون قلب کی نعمت اسی کو ملتی ہے

جو اس دیار میں پلکیں بھگو کے آتا ہے

ثنا کے واسطے جب میں قلم اٹھاتا ہوں
مرا خیال مدینے سے ہو کے آتا ہے

وہ جس کے زیرِ تصرف ہیں عالمین تمام
اسے قرار چٹائی پہ سو کے آتا ہے

بیاں وہ شعر میں شہزادؔ ہو نہیں سکتا
جو کیف یادِ مدینہ میں کھو کے آتا ہے

☆☆☆

نعت شریف

کون و مکاں پہ آپ کا جود و کرم محیط
جیسے وجود حرف پہ نوک قلم محیط

اس کی تجلیّات سے عالم ہے مستنیر
شمس و قمر پہ آپ کا نقش قدم محیط

اس میں بسی ہے سرورکون و مکاں کی یاد
کیسے ہوں میرے قلب پہ رنج و الم محیط

قطرہ ہے اک حضور کے بحر علوم کا
ہیں جس کمالِ علم پر لوح و قلم محیط

درپیش ہے حضور کی مدحت کا مرحلہ
کیوں کر ہو پھر بیان پہ طرزِ رقم محیط

فرشِ زمیں پہ آپ ہیں عرشِ بریں پہ آپ
دونوں جہاں پہ آپ کا نوری علم محیط

شہزادؔ پیرویٔ رسالت سے یہ کھلا
ہوتے نہیں ہیں فقر پہ جاہ و حشم محیط

☆☆☆

نعت شریف

خامہ ، حرف ، ورق سب روشن
نور ثنا سے ہر شب روشن

ذکر خدا و یاد نبی سے
مسجد روشن ، مکتب روشن

ہم پر اُن کے فیض سخن سے
ہے ہر بات کا مطلب روشن

کھلتے ہیں لب ان کی ثنا میں
ہو جاتا ہے دل جب روشن

ان کو ضو دی مہرِ حرا نے
ورنہ تھے یہ دن کب روشن

اکثر نورِ اسمِ نبی سے
رہتے ہیں میرے لب روشن

ہر سو ہیں اسلام کی کرنیں
کتنا ہے یہ مذہب روشن

بجھتی نہیں شہزادؔ وہ مشعل
جس کو کرتا ہے رب روشن

☆☆☆

دعا، مناجات، نعت

لائق حمد اے محمد ﷺ کے خدا
مجھ کو مدحت کا سلیقہ کر عطا

یا الٰہی جب ثنا میں لب کھلیں
لہجہ حساں ہو میرا رہنما

ہو عطا مجھ کو حضوری کا شرف
خدمتِ شہ میں ہو حاضر یہ گدا

میں وہاں بن جاؤں سر تا پا طلب
جوش میں ہو اُن کا دریائے سخا

نور سے بھر جائے کشکول نظر
اس طرح سرکار ہوں جلوہ نما

الغیاث! اے خالق لوح و قلم
مانگتا ہوں تجھ سے توفیق ثناء

ساتھ میرے تائید جبریل ہو
مرحلہ درپیش ہو جب نعت کا

ظلمت قلب و نظر کے واسطے
نور کا ساماں ہے ذکر مصطفی

مسکرائے گلستان نعت میں
گُل کھلائے جو مری فکر رسا

نعت زیبا ہے خدا کو آپ کی
کہہ کے سب کچھ سب نے آخر یہ کہا

اک طرف ہیں ان کے اوصاف جمیل
اک طرف شہزادؔ مجھ سا بے نوا

☆☆☆

نعت شریف

ہجر سرکار مدینہ نے رُلایا کیا کیا
شعلہ آہ نے سینے کو جلایا کیا کیا

فکر دنیا ، غم عقبیٰ ، طلب جاہ و حشم
عشق محبوب دو عالم نے بھلایا کیا کیا

وادیٔ شوق و مروّت اے حریمِ طیبہ!
کیا بتاؤں تیری یادوں نے ستایا کیا کیا

شوق دیدار میں پلکوں پہ چراغاں کر کے
چشم بے تاب نے راہوں کو سجایا کیا کیا

سیل آلام نے جب مجھ کو ڈبونا چاہا
حوصلہ اُن کی محبت نے بڑھایا کیا کیا

علم و عرفان و عمل حکمت و ایمان و نجات
دیکھو آقا نے غلاموں کو دلایا کیا کیا

صدق ، اخلاق ، یقیں ، عزم ، مساوات ، وفا
ہادیٔ خلق نے انساں کو سکھایا کیا کیا

دے کے سرکار نے سائل کو ہنر کی ترغیب
عزت نفس کو لٹنے سے بچایا کیا کیا

گلشن جاں کو درودوں سے مزّین کر کے
لطف اس حال میں شہزادؔ اٹھایا کیا کیا

☆☆☆

نعت شریف

کشور جاں کے تاجدار حضور
ملک ایماں کے شہر یار حضور

ہر گھڑی گلشن مدینہ میں
آپ سے موسم بہار حضور

آپ ہی سے حجاز اقدس ہے
مرجع موسم بہار حضور

ابر رحمت کا ڈال دیں چھینٹا
رات دن دل ہے بے قرار حضور

آپ کے در پہ نذر کرنے کو
جان لایا ہے جاں نثار حضور

ایسے اترا درُود دل میں مرے
ہو گیا میں ثناء شعار حضور

کام ہے آپ کی ثنا سے مجھے
ہے یہی میرا کاروبار حضور

گلستاں ہے اگر مدینہ تو
آپ ہیں موسم بہار حضور

آپ خورشید ، یہ ستارے ہیں
کیا کہوں شان چار یار حضور

سوچتا ہوں کہ ہو نہ سوء ادب
جب میں کہتا ہوں بار بار حضور

پیرہن لطف کا عنایت ہو
دامن جاں ہے تار تار حضور

خود کو پاتا ہوں یوں اس امت میں
جیسے گلشن میں کوئی خار حضور

جن غلاموں سے آپ راضی ہیں
ان میں شہزادؔ ہو شمار حضور

☆☆☆

نعت شریف

نعت کرتا ہوں جب میں رقم باوضو
پھیل جاتی ہیں کرنیں مرے چار سُو

ایسے چمکے حروف ثناء لوح پر
جیسے موتی ہوں فردوس کے ہوبہو

اک تسلسل ہے یہ رفعت ذکر کا
ہو رہی ہے جو ان کی ثناء کو بہ کو

کاش ہوتا حریم مدینہ میں ، میں
گنبدِ سبز رہتا مرے روبرو

آپ کہہ کر مخاطب کریں آپ کو
ان سے نسبت کے لائق نہیں لفظ تو

ہے حیات آفریں جس کی ساری فضا
اس جہان محبت کی ہے آرزو

کام لوں گا کہکشاں سے حرفوں کا میں
رنگ لائے گی اک دن مری جستجو

یہ تمنا ہے اک نعت ایسی بھی ہو
جو پڑھی جائے سرکار کے رُوبرو

گویا ذکر الٰہی میں مشغول ہے
جس کے لب پر ہے سرکار کی گفتگو

وادیٔ جاں میں شہزادؔ کوشش کرو
ہو رواں ان کے اوصاف کی آبجو

☆☆☆

نعت شریف

اصل عرفان ہے آرزو آپ کی
حسن ایمان ہے جستجو آپ کی

ذاکرین الٰہی میں شامل ہے وہ
جس کے ہونٹوں پہ ہو گفتگو آپ کی

ہے شناور وہی بحر اسرار کا
بات کرتا ہے جو باوضو آپ کی

جس نے دیکھا جمال حسین و حسن
اس نے دیکھی جھلک ہو بہو آپ کی

آپ کے ذکر ہے غاسلِ روح و جاں
بات ممکن نہیں بے وضو آپ کی

خوش خصائل ہیں سب فیضیاب آپ سے
مرجعِ حسنِ اخلاق خو آپ کی

آپ مہرِ نبوت ہیں ماہِ حرم
روشنی جلوہ گر کو بہ کو آپ کی

ہر زمانے کو سیراب کرتی رہی
از ازل تا ابد آبجو آپ کی

کیوں نہ شہزادؔ کو انس ہو قبر سے
ہو گی صورت وہاں رُوبرو آپ کی

☆☆☆

نعت شریف

اللہ نے کیا آپ کو قرآن کا حامل
آیا نہ کوئی دہر میں اس شان کا حامل

ہونا تھا اسے آپ کے فیضان کا حامل
یوں ہی تو نہیں جسم دل و جان کا حامل

چاہے جو دل و جان سے محبوب خدا کو
دراصل وہی شخص ہے ایمان کا حامل

ہے قریہ جاں آپ کی یادوں سے منور
ہر وقت ہے دل آپ کے احسان کا حامل

امداد کا طالب ہے قلم آپ کے در سے
آقا یہ مسافر نہیں سامان کا حامل

ہو سکتی ہیں سب مشکلیں حل عصرِ رواں کی
ہو جائے اگر آپ کے فرمان کا حامل

شہزاؔد بھی وابستہ دامان نبی ہے
شہزاؔد بھی ہے رحمتِ رحمن کا حامل

☆☆☆

نعت شریف

تیرگی سے پر فضا کو روشنی درکار ہے
ہر زباں کو لذت ذکر نبی درکار ہے

خودبخود چھٹ جائے گا اوہامِ باطل کا ہجوم
اک مقام مصطفی سے آگہی درکار ہے

آ چکا ہے ساری امت کی صفوں میں انتشار
اس بھٹکتے قافلے کو رہبری درکار ہے

پیرویٔ مصطفی ہے کامیابی کی دلیل
کامیابی کے لیے ہم کو یہی درکار ہے

طے کرا دیتی ہے پل میں شاہِ دیں کی اک نظر
جس مسافت کے لیے پوری صدی درکار ہے

بارگاہِ سرور کونین سے نسبت کے ساتھ
اتباعِ سرورِ کونین بھی درکار ہے

آنسوؤں میں بھیگ جائے چہرۂ حرف ثناء
میری آنکھوں کو مسلسل اک نمی درکار ہے

مدحت سرکار میں اک شعر کہنے کے لیے
طبعِ شاعر کو گلوں کی تازگی درکار ہے

نعت کے میدان میں شہزادؔ فن کے ساتھ ساتھ
مدح گستر کو بہت سی عاجزی درکار ہے

☆☆☆

نعت شریف

شہر طیبہ کے لالہ زار کی بات
راحت افزا ہے اس دیار کی بات

چھوڑ کر ذکر باغ طیبہ کا
کون سنتا پھرے ، بہار کی بات

وقت زحمت سکون دیتی ہے
ملک رحمت کے تاجدار کی بات

آج تک گونجتی ہے خطبوں میں
سادہ سے اونٹنی سوار کی بات

ہم غلامانِ مصطفی کے لیے
گل سے بہتر ہے اُن کے خار کی بات

راحتِ جاں ہے ذکرِ آلِ نبی
فرحتِ دل ہے چار یار کی بات

کس توجہ سے سن رہے ہیں حضور
آج بھی ہر گناہگار کی بات

عرض شہزادؔ کر نبی کے حضور
باادب اپنے حالِ زار کی بات

☆☆☆

نعت شریف

ہر سمت ہو گئے وا ایمان کے دریچے
کھولے جو مصطفیٰ نے قرآن کے دریچے

روشن کبھی نہ ہوتیں علم و عمل کی راہیں
کھلتے اگر نہ ان کے فیضان کے دریچے

شاید کہیں چلی ہے باد ریاض طیبہ
عنبر فشاں ہیں قصر عرفان کے دریچے

رکھا قدم خلا میں جس جس جگہ نبی نے
کھلتے گئے وہیں پر امکان کے دریچے

کاشانہ نبوت کی سمت رخ ہے ان کا
جتنے ہیں بارگاہِ رحمن کے دریچے

صبح و مسا رواں ہے جن میں نسیم جنت
کوئے رسول میں ہیں اس شان کے دریچے

دنیا میں منفرد ہے شہزآد شہر طیبہ
ہر سو کھلے ہیں جس میں احسان کے دریچے

☆☆☆

نعت شریف

فیض خیرالوریٰ ہے ازل تا ابد
ان کا جود و سخا ہے ازل تا ابد

نور شمس الضحیٰ ہے ازل تا ابد
حسن بدرالدّجی ہے ازل تا ابد

ہے ترانہ یہی ملک کونین کا
ذکر صل علیٰ ہے ازل تا ابد

یاد احمد بھی ہے اس طرح دائمی
جیسے ذکر خدا ہے ازل تا ابد

رک سکی ہے نہ ہر گز رُکے گی کبھی
مدحتِ مصطفیٰ ہے ازل تا ابد

انبیاء اولیاء اصفیاء کے لیے
ایک ہی مقتدا ہے ازل تا ابد

ہر زمانے کو بھیک ان کے در سے ملی
بابِ رحمت کھلا ہے ازل تا ابد

ایک شہزاؔد ہے حمدِ رب مستقل
ایک ان کی ثناء ہے ازل تا ابد

☆☆☆

نعت شریف

میرے آقا سراپا کمالات ہیں
فرش تا عرش اُن کے فیوضات ہیں

معجزے جو ہوئے انبیاء کے لیے
ان کے خدّام کی وہ کرامات ہیں

مصدر ہر سیادت بھی ہیں آپ ہی
آپ ہی سیّدِ بزمِ سادات ہیں

قاسمِ ارض جنت ہیں میرے نبی
سلطنت ان کی ارض و سمٰوات ہیں

ذات باری ہے قید مکاں سے بری
لامکاں تک انہیں کے مکانات ہیں

خلد کے ہیں مناظر قبا تا احد
کیا حسیں یہ زمیں پر مقامات ہیں

کام دیتے ہیں ہر دور میں خضر کا
ان کے قدموں کے جتنے نشانات ہیں

ان کی مدحت پہ شہزادؔ ہیں مشتمل
مصحف حق میں جتنے مقالات ہیں

☆☆☆

نعت شریف

حسن اعمال کے بدلے میں جزا ملتی ہے
خوش ہوں سرکار تو مولا کی رضا ملتی ہے

بخشش و رحمت و انعام و کمالات کے ساتھ
ان کے دربار سے سائل کو صدا ملتی ہے

دارالاخلاص ہے وہ شہر مدینہ جس میں
خوگر جبر کو تعلیم وفا ملتی ہے

کس طرح ہم سے ادا ہو حق مدحت ان کا
جن کے در سے ہمیں توفیق ثناء ملتی ہے

جب حد شہر مدینہ میں کوئی داخل ہو
سب سے پہلے اسے جنت کی ہوا ملتی ہے

سیرت سرور دوراں سے یہ معلوم ہوا
جادۂ حق میں فنا ہو کے بقا ملتی ہے

منزل نعت پہ شہزادؔ پہنچتا ہے وہی
جس کو منجانب حق فکرِ رسا ملتی ہے

☆☆☆

نعت شریف

منصب مدح نبی مجھ کو بہم ہو جائے
آشنا لوح عقیدت سے قلم ہو جائے

اسم سرکار اگر دل پہ رقم ہو جائے
عارف ذات الٰہی یہ صنم ہو جائے

قابل رحم ہے بوسنیا و کشمیر کا حال
اک نظر شاہ عرب! سوئے عجم ہو جائے

باب رحمت سے عطا ہو مجھے خیرات حضور!
میری حالت بھی شناسائے کرم ہو جائے

باغ امت میں کھلیں پھول طرب کے آقا!
ختم اسلام کا اب دور الم ہو جائے

یہ تمنا ہے مدینہ کے گلی کوچوں میں
سر زمیں بوس ہو ایسا کہ قدم ہو جائے

روح شہزادؔ رہے محو ثناء میں ہر دم
بت کدہ میرے خیالوں کا حرم ہو جائے

☆☆☆

نعت شریف

دل و نظر سے غبار اترا تو میں نے دیکھا
فلک سے اک ذی وقار اترا تو میں نے دیکھا

خیالِ طیبہ میں، میں جو ڈوبا تو پہنچا چودہ سو سال پیچھے
قبا میں اک طرح دار اترا تو میں نے دیکھا

حریمِ وحدت میں جل رہا ہے چراغ نورِ محمدی کا
مئے انا کا خمار اترا تو میں نے دیکھا

فضائے یثرب سے نقشِ طیبہ ابھر رہا ہے
زمیں پہ قصویٰ سوار اترا تو میں نے دیکھا

ثباتِ شہزادؔ ہے تو ہے شہرِ مصطفی میں
میں بحرِ خواہش کے پار اترا تو میں نے دیکھا

☆☆☆

نعت شریف

یاد طیبہ کی ہوا سے باب چشم تر کھلا
وقت مدحت صحنِ جاں میں رحمتوں کا در کھلا

پھیل جائے گی مہک ذکر نبی کی چار سُو
روز محشر جب مرے اعمال کا دفتر کھلا

جب کیا میں نے ارادہ مدحت سرکار کا
سائبانی کے لیے جبریل کا شہپر کھلا

ہم کہ آب زر سمجھتے تھے سراب ریگ کو
جب حضور آئے تو ہم پر فرق خیر و شر کھلا

جانے کب آ جائے طیبہ کا مہاجر لوٹ کر
رات دن یونہی نہیں رہتا خدا کا گھر کھلا

نقش طیبہ ہو گیا قرطاس جاں پر مرتسم
یوں مرے وجدان پر فردوس کا منظر کھلا

عقل جب شہزادؔ عشق مصطفی میں ڈھل گئی
آدمی پر عقدۂ اسرار بحر و بر کھلا

☆☆☆

نعت شریف

رسم و رواج دہر کی حد سے نکل کے آ
یہ روضہ حضور ہے زائر سنبھل کے آ

آہستہ سانس لے کہ دیار ادب ہے یہ
خوش ہوں حضور ایسے توازن سے چل کے آ

ہونا ہے پیش تجھ کو پیمبر کے روبرو
اے سوز احتیاط سے اشکوں میں ڈھل کے آ

اے دل اگر ہے قربت خیرالوریٰ کا شوق
حرص ہو ہوا و کبر کی عادت بدل کے آ

چاہے اگر ہو شعر میں شہزادؔ کچھ اثر
عشق نبی کی آگ میں تو بھی پگھل کے آ

☆☆☆

نعت شریف

کیجیے میرے حق میں دعا یا نبی
نعت پر ہو مرا خاتمہ یا نبی

رک نہ جائے درآمد مضامین کی
ہو نہ جائے قلم بے وفا یا نبی

ہاتھ میں لے کے کشکول کم مائیگی
خیر کا منتظر ہے گدا یا نبی

ایسا لگتا ہے کوہِ صفا آج تک
دے رہا ہے کسی کو صدا یا نبی

آپ کے لطف سے گلشن قلب میں
چل رہی ہے سکوں کی ہوا یا نبی

دیکھا جائے نگاہ حقیقت سے گر
منتشر ہے حرم کی فضا یا نبی

ایک شہر مدینہ کے سلطان کیا
آپ تو ہیں شہ دوسرا یا نبی

جس کا ایک ایک مضمون ہو منفرد
چاہتا ہوں وہ طرز ثناء یا نبی

آپ کے در سے اشعار توصیف کی
بھیک لیتی ہے فکر رسا یا نبی

داد دے روحِ حسان جس پر مجھے
شعر ایسا ہو کوئی عطا یا نبی

کیا لکھے نعت شہزادؔ سا بے ہنر
میں کہاں مرتبہ یہ کجا یا نبی

☆☆☆

نعت شریف

سرکار یہ گدا کا نہ گمان ہے نہ دعویٰ
مجھے آپ کی ثناء کا نہ گمان ہے نہ دعویٰ

میں غلام آپ کا ہوں مجھے ہے یہ فخر کافی
خود بینی و ریاکا نہ گمان ہے نہ دعویٰ

مجھے آپ ہی کے در سے ہے اُمید بہتری کی
کسی اور سے جزا کا نہ گمان ہے نہ دعویٰ

نہ میں کعبؓ ہوں نہ جامیؒ، نہ بوصیریؒ وشہیدیؒ
مجھے صدق یا صفا کا نہ گمان ہے نہ دعویٰ

میں تلاش میں ابھی ہوں کسی نغمہ رسا کی
مجھے خوبیِ نوا کا نہ گمان ہے نہ دعویٰ

میرے درد کا مداوا ہے بس آپ ہی کے در پہ
کہیں اور سے شفا کا نہ گمان ہے نہ دعویٰ

مرے مقتدا و رہبر ہیں حضور آپ ، لیکن
مجھے حسن اقتدا کا نہ گمان ہے نہ دعویٰ

☆☆☆

نعت شریف

طائرِ فکر اڑے اور جناں تک پہنچے
عین ممکن ہے کبھی ان کے مکاں تک پہنچے

جس جگہ آپ گئے اور جہاں تک پہنچے
غیر ممکن ہے کوئی اور وہاں تک پہنچے

چھوڑ کر پیرویٔ نقشِ کفِ پائے حضور
قافلے اہلِ تیقن کے گماں تک پہنچے

ہو خیالوں کو مرے پیکرِ الفاظ نصیب
سیلِ جذبات حدِ اشکِ رواں تک پہنچے

کھینچ لو نسبت سرکار مدینہ کا حصار
اس سے پہلے کہ شرر گلشن جاں تک پہنچے

تو نظر آیا نہیں شہر مدینہ ہم کو
ہم تجسّس میں ترے باغ جناں تک پہنچے

ڈھونڈتے ڈھونڈتے اے اصل حقائق تجھ کو
دارِ ارواح سے ہم دیکھ کہاں تک پہنچے

میں نے شہزادؔ کیا جونہی تصور ان کا
حرف باطرزِ گدا باب بیاں تک پہنچے

☆☆☆

دعا، مناجات، نعت

بارگاہِ سرورِ دیں کے ثناء خوانوں کی خیر
شمعِ وصفِ شہ طیبہ کے پروانوں کی خیر

آپ کے نقشِ قدم پر ہیں فدا مژگانِ تر
آپ جن سے ہو کے گزرے ان بیابانوں کی خیر

دوپہر کو بیٹھتے تھے آپ جن کی چھاؤں میں
ان ثمرآور درختوں ان گلستانوں کی خیر

حضرت صدیق، عمر، عثمان، علی، زید و بلال
میرے آقا آپ کے ان مرتبہ دانوں کی خیر

آپ کے زیرِقیادت ہے نبوت کا جلوس
حاملِ بارِ نبوت آپ کے شانوں کی خیر

جن کی صورت سے عیاں ہو آپ کی سیرت کا نور
آپ کے دامن گرفتہ ایسے دیوانوں کی خیر

عشق ہے شہزادؔ جن کو سرورِ کونین سے
ان غلاموں ان فقیروں ، ان جہانبانوں کی خیر

☆☆☆

نعت شریف

ان کا پیرو بہک نہیں سکتا
یہ مسافر تو تھک نہیں سکتا

باغ طیبہ سے رابطے کے بغیر
کوئی غنچہ چٹک نہیں سکتا

ان کی سانسیں جو مشکبار نہ ہوں
پھول ہر گز مہک نہیں سکتا

سورج ان سے جو فیضیاب نہ ہو
یوں مسلسل چمک نہیں سکتا

ملتفت وہ نہ ہوں تو آنکھوں سے
ایک آنسو ٹپک نہیں سکتا

جب تک اذن رسول پاک نہ ہو
وقت پلکیں جھپک نہیں سکتا

روبرو میں کھڑا ہوں روضے کے
آنکھ اٹھاتا ہوں تک نہیں سکتا

جس کے رہبر حضور ہوں شہزاؔد
وہ مسافر بھٹک نہیں سکتا

☆☆☆

''وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ''

خدا کی حمد و ثنا و تسبیح
کا جہاں تک بھی سلسلہ ہے
وہاں پہ اسمِ رسولِ اکرم
کا نور بھی جگمگا رہا ہے
فضائے کون و مکاں میں ہر سُو
حدودِ ارض و سما سے باہر
جہاں بھی ہے کوئی سبحہ گرداں
وہاں درود و سلام بھی ہے
وہاں محمد ﷺ کا نام بھی ہے

☆☆☆

''ذکرک ذکری''

خدا نے بخشی ہے آپ رفعت
مقام و اسمِ محمدی کو، رؤف کہہ کر رحیم کہہ کر
عظیم کہہ کر، کریم کہہ کر
کہیں الف لام میم کہہ کر
زمیں پہ ان کو کیا محمد (ﷺ)
فلک پہ احمد انہیں بنایا

غرض کہ توحید کو رسالت کی راہ سے منکشف کیا ہے
اذان ہو یا نماز دیکھو، دعا کا سوز و گداز دیکھو
سفر میں دیکھو، حضر میں دیکھو
جہاد دیکھو، محاذ دیکھو
ذرا کلام مجید دیکھو یہ شان رب حمید دیکھو
کہ اس نے ہر اک مقام پر ساتھ اپنے رکھا ہے
اپنے پیارے رسول پیارے (حبیب) کا
پاک نام نامی

☆☆☆

نعت شریف

کئی سورج نبی کے در سے پھوٹے
ستارے بھی انہیں کے گھر سے پھوٹے

مزہ دیتی ہے تب مدح سرائی
جو چشمہ نعت کا اندر سے پھوٹے

عطا کی روشنی ہے شہر جاں میں
ثناء کا نور ہر منظر سے پھوٹے

اُٹھاتا ہوں میں اک لطف حضوری
گہر جب میری چشم تر سے پھوٹے

ادھر ہلنا تھا ان کی انگلیوں کا
ادھر ، چشمے کئی کوثر سے پھوٹے

جہاں میں بانٹتی پھرتی ہے سورج
کرن جو گنبدِ اَخضر سے پھوٹے

کھلے شہزاؔد جب اعمال نامہ
مہک مدحت کی ہر دفتر سے پھوٹے

☆☆☆

نعت شریف

رونق بزم جہاں شمع شبستان عرب
ثانی باغ جناں حسن گلستان عرب

راحت قلب و نظر غنچہ بستان عرب
چارۂ درد جگر خار بیابان عرب

تابع حکم شہ دیں ہیں عجم کے دفتر
دست محبوب خدا میں ہے قلمدان عرب

ذرّہ ذرّہ میں چمکتے ہیں یہاں ماہ و نجوم
جادۂ عرش معلیٰ ہے خیابان عرب

جب کھلا بابِ عنایات نبوّت اس میں
آسماں گیر ہوئی وسعتِ دامانِ عرب

سنّت سرورِ دیں ، صاحب ایماں کا وقار
یعنی دستار کہ ہے زینتِ مردانِ عرب

مجھ کو شہزاؔد کمک روحِ رضاؔ سے پہنچی
ورنہ ہوتی نہ رقم مدحتِ سلطانِ عرب

☆☆☆

نعت شریف

ہاتھ میں لے کے قلم اپنا مقدر لکھنا
اتنا آساں بھی نہیں نعت پیمبر لکھنا

دفتر حشر کا سرکار کو افسر لکھنا
کشور ارض و سما کا انہیں سرور لکھنا

دیکھنا ان کی عنایات کریمانہ کو
اور انہیں سب کے لیے لطف کا پیکر لکھنا

پیاس میں شربت کوثر کی سی لذت دے گا
شاہ کوثر کا قصیدہ لب کوثر لکھنا

قبر پر ناعت احمد کی لگانا تختی
واصف شاہ عرب میرے کفن پر لکھنا

بات ہو ان کے مدینے کی تو جنت کہنا
ذکر ہو اس کی فضا کا تو معطر لکھنا

دیکھ کر نقش کف پائے نبی کی جھلمل
ہم سے ممکن نہ ہوا مہ کو منوّر لکھنا

کثرت لطف الٰہی کا ہے شہزاؔد ثبوت
مدحت مصطفوی لکھنا اور اکثر لکھنا

☆☆☆

نعت شریف

نظم توصیف نبی کی ابتدا ہو جائے گی
زندگی جس روز نذرِ مصطفیٰ ہو جائے گی

اوڑھ لوں گا جسم پر ذکرِ پیمبر کی ردا
موت ٹکرائے گی مجھ سے اور فنا ہو جائے گی

ہے مجھے کامل یقیں ان کی نگاہِ لطف پر
میری قسمت میں مدینے کی فضا ہو جائے گی

ایک دن حاصل حضوری کا شرف ہو گا مجھے
ایک دن مقبول میری ہر دعا ہو جائے گی

دہر کا ہر ایک رشتہ ان کی نسبت پر نثار
ہر تمنا ان کی سنت پر فدا ہو جائے گی

بخشا جائے گا اسی کو پیشوائی کا مقام
جس کو حاصل شاہِ دیں کی اقتدا ہو جائے گی

میرے تو شہزادؔ یہ وہم و گماں تک میں نہ تھا
نعمتِ نعتِ نبی مجھ کو عطا ہو جائے گی

☆☆☆

نعت شریف

اخلاص کا پیکر ہیں تو احسان سراپا
اے سرورِ دیں ! آپ ہیں قرآن سراپا

ہے آپ کا دل مخزن اسرارِ الٰہی
ہر ایک ادا آپ کی عرفان سراپا

کی آپ کے ہر فعل نے توحید کی تفسیر
ہیں آپ ہی دیں ، آپ ہی ایمان سراپا

اے ختم رسل! ناسخ ادیان و صحائف
اے نورِ مبیں ، جلوۂ رحمن سراپا

شہزادؔ خیال آتا ہے جب شہر نبی کا
ہو جاتا ہے دل شوق سے ارمان سراپا

☆☆☆

نعت شریف

سرور دیں رحمت کونین کی کیا بات ہے
فخر عالم ہادئ دارین کی کیا بات ہے

یاد آتے ہی نہیں جس کی فضا میں رنج و غم
شہر طیبہ قریہ سکھ چین کی کیا بات ہے

کوئی ثانی ہی نہیں ہے ان کا خلق و خلق میں
آمنہ بی بی کے نور عین کی کیا بات ہے

جن کا ایک اک نقش ہے رشد و ہدایت کا چراغ
اس مجسم نور کے نعلین کی کیا بات ہے

جن کی ہے ہر اک ادا نور نبی سے مستفیض
حضرت عثمان ذوالنورین کی کیا بات ہے

ہیں شہ کونین کے شہزادؔ یہ دونوں وزیر
یعنی صدیق و عمر شیخین کی کیا بات ہے

☆☆☆

نعت شریف

حسن فطرت کا اوج کمال آپ ہیں
پیکر نور ، شیریں مقال آپ ہیں

حسنِ کونین ہے مستفیض آپ سے
تاجدار حریم جمال آپ ہیں

آپ سے گلشن جاں میں رعنائیاں
رونق بزم فکر و خیال آپ ہیں

آپ کا ذکر ہے راحت قلب و جاں
دافع رنج و حزن و ملال آپ ہیں

آپ کا نقش پا ہے چراغ ھدٰی
دہر کے رہبر خوش خصال آپ ہیں

مستفید آپ سے ہر زمانہ ہوا
محسن اہل ماضی و حال آپ ہیں

فیض پاتا ہے جذب اویس آپ سے
ذوق افزائے عشق بلال آپ ہیں

کس سے تشبیہ شہزادؔ دے آپ کو
یا نبی! بے مثیل و مثال آپ ہیں

☆☆☆

نعت شریف

قلب کو انوار مدحت نے مجلّا کر دیا
نفس کو فیضان سیرت نے مزکی کر دیا

بخش کر کچی زمیں کو استراحت کا شرف
مصطفی نے فرش کو عرش معلیٰ کر دیا

مہرباں ہے کس قدر مجھ پر مرا رب کریم
جس نے مجھ کو آپ کی امت میں پیدا کر دیا

میں کہ محروم تعارف تھا ہجوم خلق میں
آپ کی نسبت نے مجھ کو با حوالہ کر دیا

حاملین فیض رسالت کے ہیں اصحاب نبی
ان ستاروں نے جہاں بھر میں اجالا کر دیا

شہسوار بدر و خندق ، صاحب تسبیح و تیغ
آپ کی تعلیم نے بندے کو مولا کر دیا

ان گنت شہزاؔد اس ذات گرامی پر درود
جس کی چشم لطف نے اسفل کو اعلیٰ کر دیا

☆☆☆

نعت شریف

نسبت کا اثبات عطا ہو
خاص کوئی سوغات عطا ہو

سوکھی ہے آنکھوں کی کھیتی
اشکوں کی برسات عطا ہو

خالی ہے اظہار کا کاسہ
لفظوں کی خیرات عطا ہو

جس کو سن کر قدسی جھومیں
مجھ کو ایسی نعت عطا ہو

جس میں ہو معراجِ بصارت
ایسی بھی اک رات عطا ہو

کرتا ہے شہزادؔ گزارش
اب عرفانِ ذات عطا ہو

☆☆☆

نعت شریف

ان کی سیرت ہے راہبر میری
شاخ ایماں ہے باثمر میری

آفتاب ثنا کی کرنوں سے
جگمگاتی ہے ہر سحر میری

ڈھال کر سوز جاں کو اشکوں میں
پیش کرتی ہے چشم تر میری

قافلہ دیکھ کر مدینے کا
اشک افشاں ہے چشم تر میری

روضہ مصطفی پہ جا پہنچوں
آہ جائے نہ بے اثر میری

اس میں سرکار کا حوالہ ہے
بات ہو کیوں نہ معتبر میری

بیت جائے ثنائے خواجہ میں
زندگی ہے جو مختصر میری

میں ہوں بیمار بارگاہِ رسول
چھوڑ دے فکر چارہ گر میری

پھر تو شہزادؔ بات بن جائے
بات آقا سنیں اگر میری

☆☆☆

اے مدینہ!

اے مدینہ! اے سرزمینِ ادب
تجھ سے قائم ہے حسنِ ملکِ عرب

نام تیرے ہیں سب حسین و جمیل
تیرے آثار شاندار و عجب

تجھ میں جلوہ نما ہیں سرورِ دیں
تیری عظمت کا ہے یہی تو سبب

ارضِ طیبہ اے فرشِ عرش نما
خلد سے مل رہا ہے تیرا حسب

اے حریم نبی! اے عکس عدن
سارے شہروں میں تو مجھے ہے احب

راحت قلب و جاں ہے تیرا خیال
یاد تیری ہے مجھ کو وجہ طرب

اے مطیب! نظیف اے طابہ!
مصدر صبح جاں تری ہر شب

کھول دے مجھ پہ اپنے دروازے
میں ہوں بیمار اور تو ہے مطب

اے دیارِ کرم مجھے بھی نواز
غم لگاتا ہے بامِ جاں میں نقب

تجھ سے شہزادؔ کو عقیدت ہے
اس کے دامن میں ہے عمل نہ کسب

☆☆☆

نعت شریف

پل بھر میں بار یاب حضور خدا میں تھی
صلِّ علیٰ کی چاشنی شامل دُعا میں تھی

اک سمت فیض وحی تھا ، اک سمت مصطفی
دونوں جہاں کی روشنی غارِ حرا میں تھی

باب حرم کے سامنے ساکت کھڑا رہا
کب تاب مدعا طلبی مجھ گدا میں تھی

دستِ سوال دستِ عطا میں بدل گیا
تاثیر یہ حضور کی شانِ سخا میں تھی

محشر میں ہوں گے ان کی شفاعت سے فیضیاب
حکمت یہی بس ایک ہماری خطا میں تھی

پاتا ہوں اب بھی موجِ نفس میں وہی مہک
خوشبو عجیب شہرِ نبی کی فضا میں تھی

شہزادؔ جب جہان کو دیکھا بچشمِ دل
ہر چیز محو مدحت خیرالوریٰ میں تھی

☆☆☆

نعت شریف

چھیڑتے اہلِ حقائق بھی فسانے اپنے
کاش ہوتے درِ آقا پہ ٹھکانے اپنے

چھوڑ کر پیرویٔ نقشِ کفِ پائے حضور
اپنے تیروں سے لیے ہم نے نشانے اپنے

کارواں ان کی محبت کا ہمیں لے بھی گیا
ڈھونڈتے ہی رہے اسباب بہانے اپنے

ایک اک پل ہو قیامت جو نہ ہو ان کی نظر
ان کی رحمت کا تسلسل ہیں زمانے اپنے

سایہ گنبد خضریٰ ہو میسّر ہم کو
پائیں تعبیر کبھی خواب سہانے اپنے

ذکر اوصاف پیمبر کا ہے شہزادؔ سبب
داد جبریل سے پاتے ہیں ترانے اپنے

☆☆☆

نعت شریف

جذبِ درُوں خلوص کے سانچے میں ڈھل ذرا
اے دل حدِ حریمِ نبی ہے سنبھل ذرا

مصداق یہ دیار بھی ''لااُقسِمُ'' کا ہے
اس راہ محترم پہ دبے پاؤں چل ذرا

آہستہ سانس لے یہ مقامِ بقیع ہے
آرامِ عاشقاں میں نہ آئے خلل ذرا

خیراتِ خلق مانگ خلیقِ عظیم سے
اے ترش رُو مزاج کو اپنے بدل ذرا

شاید لکھی ہو میرے مقدّر میں یہ زمیں
رک جاؤ! اہلِ کارواں دو چار پل ذرا

شہزاؔد ان کے حسنِ کرم نے بچا لیا
آیا نہ کام حشر میں کوئی عمل ذرا

☆☆☆

نعت شریف

گیا جب نورِ اسمِ احمدی ہونٹوں سے آنکھوں تک
ہوئی جلوہ نما اک روشنی ہونٹوں سے آنکھوں تک

تقاضائے ادب نے ارتقا بخشا تجسس کو
تمنا دل میں تھی جو آ گئی ہونٹوں سے آنکھوں تک

سکوں دیتی ہے یادِ مونسِ بے چارہ گاں دل کو
بسیرا جب کرے آزردگی ہونٹوں سے آنکھوں تک

فراقِ خلدِ طیبہ میں ہوا کچھ اشکبار ایسے
یدِ قدرت کی دیکھی زرگری ہونٹوں سے آنکھوں تک

نظر آیا ہر اک زائر لیے کشکول چشم و لب
سمٹ آئی ہو جیسے زندگی ہونٹوں سے آنکھوں تک

یہ ثمرہ ہے حضوری کے تصور کا کہ اب ہر دم
مجھے محسوس ہوتی ہے نمی ہونٹوں سے آنکھوں تک

تڑپتا ہے بہت شہزادؔ دل ہجر مدینہ میں
مگر ہے رہگزر جذبات کی ہونٹوں سے آنکھوں تک

☆☆☆

نعت شریف

آپ کے التفات کی صورت
ہم نے دیکھی نجات صورت

ثبت اس پر ہے نقشِ پائے نبی
کیوں نہ نکھرے حیات کی صورت

ابتسامِ مہِ عرب کے طفیل
روشن اب تک ہے رات کی صورت

ہر تغیّر دیارِ طیبہ میں
دیکھتا ہے ثبات کی صورت

مہرِ فاران کی شعاع سے ہے
ضوفشاں کائنات کی صورت

آنکھ شہزادؔ چاہیے دل کی
دیکھنی ہو جو نعت کی صورت

☆☆☆

نعت شریف

طوفانِ حوادث میں ہوں تنہا مرے آقا
جز آپ کے کوئی نہیں اپنا مرے آقا

اس پر جو عنایات کا بادل کبھی برسے
ہو جائے خنک روح کا صحرا مرے آقا

ہیں آپ ہی اللہ کی ہر صفت کا مظہر
لاثانی و بے ہمسر و یکتا مرے آقا

اسرارِ حیات اس پہ کبھی کھل نہیں سکتے
جو آپ کی عظمت نہیں سمجھا مرے آقا

ہوتا جو میسر مجھے وہ دور مقدّس
سر آپ کے نعلین پہ رکھتا مرے آقا

ہوتا ہوں خجل کر کے حضوری کا تصور
کس طرح کروں عرضِ تمنّا مرے آقا

ہو جاؤں رہا قید زماں اور مکاں سے
بن جائے مرا دل ہی مدینہ مرے آقا

چلتے رہیں کونین میں خیرات کے دھارے
جاری رہے الطاف کا دریا مرے آقا

رکھتا ہے در پاک سے شہزادؔ بھی نسبت
سائل کو عطا ہو کوئی ٹکڑا مرے آقا

☆☆☆

نعت شریف

یہی نہیں کہ فقط اس زمیں پہ لہرائے
علم حضور کا عرش بریں پہ لہرائے

انہی سے آس ہے بے کس کو چشم رحمت کی
وہ جن کی ظلّ کرم عالمیں پہ لہرائے

نزول وحی کے لمحات کہکشاں بن کر
مرے نبی کی مقدّس جبیں پہ لہرائے

عبیر و مشک سے میں بے نیاز ہو جاؤں
اگر وہ دامنِ اقدس کہیں پہ لہرائے

جلی ہے نعت کی مشعل جو میرے آنگن میں
چراغ لطف کی لو بھی یہیں پہ لہرائے

ہو جس مقام پر شہزادؔ تیرگی کا وُرود
مہ منیر کا پر تو وہیں پہ لہرائے

☆☆☆

نعت شریف

دیارِ مصطفوی کا جمال کیا کہنا
بہر لحاظ ہے جو لازوال کیا کہنا

فلاحِ کل کی ضمانت ہے پیروی جس کی
وہ نقشِ پائے شہِ خوش خصال کیا کہنا

درِ نبی کے تصوّر میں سجدہ ریز رہی
جبینِ عجز کا اوجِ کمال کیا کہنا

وہ ، معجزات ہیں جس کی ہر اک ادا پہ نثار
نہیں ہے دہر میں جس کی مثال کیا کہنا

وفا کا لفظ ہوا اور معتبر جس سے
مرے حضور کا عاشق بلال کیا کہنا

ادب ادب کی صدا دے رہی ہے ہر دھڑکن
پلک پلک پہ دھرا ہے سوال کیا کہنا

ملی ہوئی ہے مرے دل سے سرحد طیبہ
مرے شعور کا حسن خیال کیا کہنا

اتار دیتا ہے شہزاؔد دل سے بوجھ کئی
فراق مصطفوی کا ملال کیا کہنا

☆☆☆

نعت شریف

بعد ہجرت کی سکونت اختیار آ کر یہاں
آپ نے طیبہ کو بخشا افتخار آ کر یہاں

شہر طیبہ کتنی تسکیں بخش ہے تیری فضا
چین پاتے ہیں جہاں کے بے قرار آ کر یہاں

کیا کشش ہے بارگاہِ سرورِ کونین میں
سر جھکاتے ہیں فقیر و تاجدار آ کر یہاں

معجزہ یہ بھی ہے اس ذات ادب آموز کا
سیکھتے ہیں تاجور بھی انکسار آ کر یہاں

چوم کر گلزار طیبہ کی تر و تازہ ہوا
اور بھی دلکش ہوئی فصلِ بہار آ کر یہاں

جنت الفردوس جیسا ہے سماں ماحول میں
ختم ہو جاتا ہے سارا انتظار آ کر یہاں

مرتبہ شہزادؔ ہو جاتا ہے زائر کا بلند
کم نہیں ہوتی ہے عزت بار بار آ کر یہاں

☆☆☆

نعت شریف

بنا کے سیرتِ اطہر کو رہنما ہم نے
نشانِ منزل مقصود پا لیا ہم نے

کبھی نصیب ہو آقا اسے بھی باب مراد
ہر ایک آہ کو پایا ہے نارسا ہم نے

ہوئی جو برسر پیکار گردشِ دوراں
کیا حضور کی رحمت سے رابطہ ہم نے

نگاہِ لطف کو مائل بہ لطف ہی پایا
درِ کریم پردی جب کبھی صدا ہم نے

نقوشِ پائے رسالت مآب پر چلنا
یہی فلاح کا پایا ہے راستہ ہم نے

ہر ایک جرم پر نادم ہیں یارسول اللہ!
ادب سے تھام کر دامن کو کہہ دیا ہم نے

بہ مقتضائے عقیدت بصد خلوص و نیاز
بلیٰ کے ساتھ ہی صلِّ علیٰ کہا ہم نے

کہا حضور نے شہزادؔ لا شریک جسے
صمیم قلب سے مانا اسے خدا ہم نے

☆☆☆

نعت شریف

ظلمت میں جبکہ نور کو پیدا کیا گیا
تاریکیوں کو دہر سے چلتا کیا گیا

اوصاف ہر رسول کو خالق نے کچھ دیے
شاہِ رُسل کو خلق میں یکتا کیا گیا

رفعت کسی کے ذکر کو ایسی کہاں نصیب
جیسے مرے حضور کا چرچا کیا گیا

اے صاحبِ شفاعتِ کبریٰ ترے طفیل
ہم بے زروں سے خلد کا سودا کیا گیا

تا حشر آفتابِ نبوت کے فیض سے
دھرتی کو رشکِ عالمِ بالا کیا گیا

کیا عرض کر سکوں گا پیمبر کے روبرو
گر نعت ہی کا مجھ سے تقاضا کیا گیا

شہزادؔ گلستانِ مدینہ کی شکل میں
کندہ زمیں پہ خلد کا نقشہ کیا گیا

☆☆☆

نعت شریف

سائل نے لگائی ہے صدا اور طرح کی
ہو بھیک سخی آج عطا اور طرح کی

بے مثل ہیں ہر ایک پیمبر کے خصائص
ہے آپ کی ہر ایک ادا اور طرح کی

آ جائے دعاؤں میں اگر تیرا حوالہ
کرتا ہے عنایات خدا اور طرح کی

سرکار بھی فرماتے ہیں لطف اور طرح کا
ہو جاتی ہے جب مجھ سے خطا اور طرح کی

ہے روز فزوں اوجِ کمالاتِ نبوّت
ہر آن ہے قامت پہ قبا اور طرح کی

ہو سایہ فگن مجھ پہ ترے ذکر کی چادر
شہزادؔ کو مل جائے ردا اور طرح کی

☆☆☆

نعت شریف

ہر ایک رنج و الم کی دوا میسر ہو
تری گلی کی ہمیں بھی فضا میسر ہو

بس ایک شعر ہو میری نجات کا باعث
اگر مجھے بھی شعور ثناء میسر ہو

یہ ان کی چشم عنایت سے کچھ بعید نہیں
گناہگار کو قربِ خدا میسر ہو

خفا رہے مرا مالک یہ ہو نہیں سکتا
اگر حضور کی مجھ کو رضا میسر ہو

حضور ایک اشارہ کریں جو ہلکا سا
دل کثیف کو صدق و صفا میسر ہو

اسے ملے گی ہر اک چیز آپ کے در سے
اُمیدوار ہے سائل صدا میسر ہو

کرم حضور کا شہزاؔد ہو تو گھر بیٹھے
درِ حضور کی ٹھنڈی ہوا میسر ہو

☆☆☆

نعت شریف

عیاں قرآں کے حرفوں سے ترا اکرام ہے آقا
تری ہر اک ادا پر مشتمل اسلام ہے آقا

نبیؐ ، صاحبؐ ، عبدؐ ، حریصؐ ، حاشرؐ، ذکرؐ
فیوض و نور کا چشمہ ترا ہر نام ہے آقا

ترے شایان شاں ہے عبدہٗ کے لفظ کی حرمت
فَاَوۡحٰی کا فقط تیرے لیے پیغام ہے آقا

چنا اپنے لیے تو نے رسول عبد کا منصب
تحیر خیز یہ کیسا حسیں اقدام ہے آقا

سلامت ہے جو ذوق بندگی تیری عنایت ہے
سحر خیزی کا جذبہ تیرا فیض عام ہے آقا

ہے مرشد فقر والوں کا ترا سنگِ شکم بستہ
تری خاک گزر اقطاب کا احرام ہے آقا

اے اعزاز دے اپنی غلامی کی سند دے کر
ترا شہزادؔ بھی اک بندۂ بے دام ہے آقا

☆☆☆

☆ پاکستان ٹیلی ویژن کی طرف سے ربیع الاول ۱۴۲۲ھ میں پیش کیے جانے والے خصوصی پروگرام ''القابِ رسول'' کے لئے لکھی اور پیش کی گئی۔

نعت شریف

نجات شر سے ملی خیر کے قریب ہوا
ہزار شکر کہ وہ در مجھے نصیب ہوا

زکوٰۃ دی جو فصاحت کی مصطفٰی نے اسے
جو سنگ پارہ تھا وہ رشکِ صد خطیب ہوا

کوئی خلیل ، مسیح و کلیم ہے کوئی
خدا کا ایک ہی پیارا مگر حبیب ہوا

ہوا طلوع وہ سورج بشارتیں لے کر
دیارِ جبر میں وہ عدل کا نقیب ہوا

تجلیات کے دیار میں عکس ماہ مبیں
نظر نواز یہ منظر بہت عجیب ہوا

بہشت و عرش بھی تکتے ہیں رشک سے اس کو
درِ حضور پہ حاضر جو خوش نصیب ہوا

بدل گیا ہے شفا میں ہر اک مرض شہزادؔ
غم فراق مدینہ مرا طبیب ہوا

☆☆☆

نعت شریف

حرف میں ہے اثر تو اچھا ہے
درد دل میں ہے گر تو اچھا ہے

آبرو ہے اسی میں عاصی کی
تر رہے چشم تر تو اچھا ہے

بارگاہِ شہ دو عالم میں
عرض ہو مختصر تو اچھا ہے

جانے آ جائیں کس گھڑی سرکار
میں رہوں منتظر تو اچھا ہے

دل رہے ان کے در سے وابستہ
ہو نہ یہ در بدر تو اچھا ہے

کیا خبر نعت کب عطا ہو جائے
ساتھ ہو آبِ زر تو اچھا ہے

سبز گنبد ، سنہری جالی کو
چوم ہی لے نظر تو اچھا ہے

آ گیا ہے نظر دیارِ حبیب
ختم ہو اب سفر تو اچھا ہے

ان کے شہزادؔ زیر سایہ ہی
زندگی ہو بسر تو اچھا ہے

☆☆☆

نعت شریف

تاجدارِ حرم ! رحم فرمایئے
اے سراپا کرم! رحم فرمایئے

ہم گنہگار ہیں ، ہم سیہ کار ہیں
اے شفیعِ امم رحم فرمایئے

سید و سرورِ تُرک و تاز و مغل
اے امیرِ عجم رحم فرمایئے

دست اغیار میں ہے کلیدِ حرم
اے امینِ حرم رحم فرمایئے

کعبہ پھر سے صلیبوں میں محصور ہے
اے عَلِیِّ اِلٰھَمْ رحم فرمایئے

بگڑا امت کے چہرے کا ہر نقش ہے
حسن روئے ارم رحم فرمایئے

سبز گنبد کی قربت عطا کیجیے
اے مبارک قدم رحم فرمایئے

در سے شہزادؔ آقا نہ خالی پھرے
اے قسیم نِعَمْ رحم فرمایئے

☆☆☆

نعت شریف

دیارِ نبی کی فضاؤں کی خیر
مدینے کی ٹھنڈی ہواؤں کی خیر

غنیمت ہے دنیا میں ان کا وجود
درِ مصطفیٰ کے گداؤں کی خیر

وسیلہ ہے جن کا تری ذات پاک
لبوں پر سبھی ان دعاؤں کی خیر

حفاظت کا حق نے کیا انتظام
فرشتوں نے مانگی اداؤں کی خیر

یہ دیکھا ہے تیری عدالت کا فیض
خطا کار مانگیں سزاؤں کی خیر

یہ کہتے ہیں کوتاہ دامن فقیر
سخی! ان مسلسل عطاؤں کی خیر

ادب سے جھکی گردنوں کو سلام
نگاہوں سے بہتی خطاؤں کی خیر

مواجھہ میں رہتی ہیں جو پست تر
لرزتی ، سسکتی صداؤں کی خیر

ملا جن کو تیری رضا کا مقام
زمانے کے ان رہنماؤں کی خیر

مدینے کی گلیوں کے ذرّات میں
چمکتی ہوئی کہکشاؤں کی خیر

سناتے ہیں شہزآد ذکرِ رسول
شہِ دیں کے مدح سراؤں کی خیر

☆☆☆

نعت شریف

نوازشات رسالت مآب کیا کہنا
کھلا ہے لطف و عنایت کا باب کیا کہنا

جبین و عارض خیرالوریٰ ، تعال اللہ
کھلی ہوئی ہے خدا کی کتاب کیا کہنا

ملا ہے جس سے مسائل کا حل زمانے کو
دیا حضور نے ایسا نصاب کیا کہنا

کریم و طٰہٰ و یٰسٓ ، ابطحی و عظیم
مرے رسول کا اک اک خطاب کیا کہنا

خدا نے صورت ختم الرسل میں بھیج دیا
ہر اک سوال کا کامل جواب کیا کہنا

لو روبرو ہیں مرے مصطفی کے جبرائیل
یہ ہمنشینی بحر و حباب کیا کہنا

بلال و بوذر و سلمان کی ہر ایک ادا
وہ جاںنثاریٔ زید و خباب کیا کہنا

در حبیب کے ذروں میں غور سے دیکھو
دمک رہے ہیں کئی آفتاب کیا کہنا

مرے خیال میں شہزادؔ ہے دیار حبیب
سجے ہیں آنکھ میں طیبہ کے خواب کیا کہنا

☆☆☆

نعت شریف

خیال جنت طیبہ ہے اور میں تنہا
تجلیّات کی دنیا ہے اور میں تنہا

حضور آپ ہی ڈھارس بندھایئے میری
سفر کی رات ہے صحرا ہے اور میں تنہا

مری حیات کا یاد نبی سے ربط رہے
بڑا طویل یہ رستہ ہے اور میں تنہا

عجیب لطف ہے دوری میں بھی حضوری کا
جمال گنبد خضریٰ ہے اور میں تنہا

اے چشمِ لطف و عنایت مری کفالت کر
تفکّرات کا میلہ ہے اور میں تنہا

مدد کو آیئے میری اے دستگیرِ جہاں
مقابل ایک زمانہ ہے اور میں تنہا

مجھے ثبات کی صورت دکھایئے آقا!
تغیرات کا پہرا ہے اور میں تنہا

کمک کو بھیجئے شہزاؔد کی سکون و سرور
غمِ حیات کا کانٹا ہے اور میں تنہا

☆☆☆

نعت شریف

بیاں کیا ہو حسن و جمال رسول
نہیں انبیاء میں مثال رسول

فروغ صداقت کا باعث ہوا
زمانے میں صدق مقال رسول

فرشتوں میں انسانیت کا وقار
ہے قائم بفیض کمال رسول

مخالف پہ ہیبت ہے میلوں پرے
تعال اللہ! رعب و جلال رسول

فطوبیٰ لنا ، ثم طوبیٰ لنا
کہ داریم نسبت بہ آلِ رسول

بہاروں کے دن ہوں ، کہ فصلِ خزاں
رہے ساتھ ہر دم خیالِ رسول

دیارِ کرم میں بہ گوشِ خیال
سنیں ہم اذانِ بلالِ رسول

یہ منظر ہو شہزادؔ روزِ جزا
''من و دست و دامانِ آلِ رسول ﷺ''

☆☆☆

نعت شریف

یادِ حضور تازگی فکر بشر کی ہے
وصلِ حبیب آرزو قلب ونظر کی ہے

ان کے لیے ہی جلوۂ خالق ہے آشکار
ان کے لیے ہی روشنی شمس و قمر کی ہے

خادم ہے آسماں بھی اسی بارگاہ کا
ساری زمیں کنیز شہ بحر و بر کی ہے

بے شک سکون بخش ہے کعبہ کی دید بھی
کچھ کیفیت عجیب ہی آقا کے در کی ہے

مجھ سا ضعیف اور یہ مدحت کے مرحلے
میری طرف نگاہ کسی دیدہ ور کی ہے

بطحا کے تاج دار کی چوکھٹ پہ خم رہے
عظمت اسی میں بندۂ عاجز کے سر کی ہے

ذرّہ ہے ایک اور ہزاروں تجلیات
نورانیّت عجیب تری رہ گزر کی ہے

جس کو کہ اختلاف ہو تیرے مزاج سے
ایسی بھی کوئی چال قضا و قدر کی ہے؟

آتے تھے جس کی دید کو شہزادؔ جبرئیل
گردش اسی کے واسطے شام و سحر کی ہے

☆☆☆

نعت شریف

آئی ہے ہوا شہرِ پیمبر سے گزر کر
یا حور چلی آتی ہے جنت سے اتر کر

کھل جائے گی ذرّات مدینہ کی حقیقت
اک آنکھ کو کر شمس ، تو اک آنکھ قمر کر

آ پہنچا ہے اک بار تو اب لوٹ کے مت جا
اب عمر اسی شہرِ منوّر میں بسر کر

کیا چیز ہیں یہ پیرس و لندن کی فضائیں
اک بار مری مان مدینے کا سفر کر

شاید تری قسمت میں ہوں لمحاتِ حضوری
اس دیدۂ نمناک کو کچھ اور بھی تر کر

اے یادِ خدا! عشقِ نبی! ذکرِ مدینہ!
سینے میں اتر، روح میں آ، قلب میں گھر کر

رکھ اوڑھ کے ہر وقت ردا صلِّ علیٰ کی
اے میری دعا خود کو شناسائے اثر کر

مابین ہوں شہزادؔ میں اب بیم و رجا کے
رکتا ہوں تو آداب سے چلتا ہوں تو ڈر کر

☆☆☆

نعت شریف

ایسے ہو میری زیست کا ہر پل بسر حضور
آنکھوں کے سامنے رہے طیبہ نگر حضور

کیسے کروں میں آپ کے آگے کوئی سوال
اٹھتی نہیں ہے شرم سے میری نظر حضور

سائے میں اپنے لطف کے عاصی کو دیں پناہ
برہم ہے کچھ مزاج قضا و قدر حضور

پھر ہے شب سیاہ کو تاروں کی احتیاج
پھر سے جہاں میں بانٹیے شمس و قمر حضور

دستِ کرم کے ہاتھ ہے دستِ تہی کی لاج
یونہی نہ بیت جائیں یہ شام و سحر حضور

میرے بدن سے پھوٹنے لگتی ہے روشنی
کرتا ہوں جب میں آپ کی جانب سفر حضور

زائرِ دیارِ قدس کا جاتا ہے جس طرف
رہتے ہیں ساتھ ساتھ یہ دیوار و در حضور

میری جبیں ہی لائق چوکھٹ نہ ہوسکی
کرتے ہیں سجدہ آپ کو سنگ و شجر حضور

دشتِ عرب کو آپ نے رشکِ چمن کیا
ہو جائے میری سمت بھی اب تو گزر حضور

ہوتا ہے اہلِ نعت میں شہزادؔ کا شمار
کافی ہے مجھ کو عشق کا اتنا ثمر حضور

☆☆☆

نعت شریف

ساری دنیا میں ہے شان سیّد سادات خوب
حق نے محبوب دو عالم کی بنائی ذات خوب

خواب میں بھی نعت ہی کہتا رہا ہوں آج میں
یاد سرکار مدینہ میں کٹی ہے رات خوب

حلم ، بندہ پروری ، اخلاص ، سچائی ، وفا
اس مجسم حسن کی ہیں سب کی سب صفات خوب

مہر و مہ تک ہو گئے جس کے اشارے سے گداز
رشک دستِ داؤدی ہے مصطفی کا ہاتھ خوب

اللہ اللہ کیا زمیں ہے از مدینہ تا حطیم
شہر مکہ اور منیٰ ، مزدلفہ و عرفات خوب

اہلِ حج سے پوچھیے اک اک ادا کی کیفیات
صفا و مروہ کی دوڑیں ، زم زم و میقات خوب

ہے عقیدہ عشق والوں کا ازل سے بس یہی
آئیں جو محبوب کی جانب سے وہ آفات خوب

آئینے شمس و قمر کے ، رشکِ افلاک و نجوم
میرے آقا کی گلی کے ہیں سبھی ذرّات خوب

ان کے اوصافِ حمیدہ کا بیاں ممکن نہیں
سرورِ کونین کی شہزادؔ ہے ہر بات خوب

☆☆☆

نعت شریف

کونین کے سلطان ہیں سرکار مدینہ
تسکین دل و جان ہیں سرکار مدینہ

اللہ کا احسان ہیں سرکار مدینہ
ایماں ہے بدن جان ہیں سرکار مدینہ

تکیہ ہے فقط آپ کے الطاف و کرم پر
ہم لوگ تو نادان ہیں سرکار مدینہ

اللہ کے بعد آپ کا ہمسر نہیں کوئی
کہنے کو تو انسان ہیں سرکار مدینہ

ہے آپ کی ہر ایک ادا مظہرِ فطرت
چلتا ہوا قرآن ہیں سرکارِ مدینہ

بے کس ہے جو لاچار ہے جس کا نہیں کوئی
اس کا سر و سامان ہیں سرکارِ مدینہ

شرمندہ یہی سوچ کے رہتا ہوں ہمیشہ
شاہد میرے ہر آن ہیں سرکارِ مدینہ

وابستہ ہوں شہزاؔد میں دربارِ نبی سے
میں دل ہوں تو ارمان ہیں سرکارِ مدینہ

☆☆☆

نعت شریف

بے مثل ہے ہر وصف رسول عربی کا
ہو سکتا نہیں حسن بیاں میرے نبی کا

چرچا ہے اسی نور مجسم کا عجم میں
شیدا ہے عرب ہاشمی و مطلبی کا

لیتا ہوں میں جب نام نبی اپنی زباں سے
ہوتا ہے گماں خود پہ مجھے بے ادبی کا

اے شیریں دہن ، نوری بدن ، رحمت عالم
ہے تذکرہ حوروں میں تری بوالعجبی کا

تڑپا ہوں بہت ہجر میں اے صاحبِ کوثر
ساماں ہو کوئی اب تو مری تشنہ لبی کا

اے چارہ گر چارہ گراں! چارہ گری کر
معلوم نہیں ہوتا سبب بے سببی کا

ہو جائے مری روح پہ انوار کی بارش
تکمیل کو پہنچے یہ سفر حق طلبی کا

شہزادؔ تو ہے ہی ترے دربار کا شاعر
دشمن بھی ہے مداح تری خوش لقبی کا

☆☆☆

نعت شریف

''تو کجا من کجا''

یہ میرے آقا کا لطف ہے کہ

رواں ہے میرا قلم

ثناء کے رستے پہ

عاجزی سے

یہ ان کی رحمت کا ایک ادنیٰ سا

معجزہ ہے

کہ مجھ سا بے بس ضعیف بندہ

زبان مدحت میں کھولتا ہے

یہ ان کی شفقت کہ

نعت ذکرِ خفی کی صورت

مرے رگ و پے میں

رچ چکی ہے

☆☆☆

نعت شریف

یاد سرکار نے کیا لطف روا رکھا ہے
اک مدینہ میرے سینے میں بسا رکھا ہے

اہل عالم پہ کھلیں میرے معائب
میرے عصیاں کو درودوں نے چھپا رکھا ہے

سیل آلام مجھے کب کا بہا لے جاتا
میری بگڑی کو شہِ دیں نے بنا رکھا ہے

قمقمے مدحت سرکار کے روشن کر کے
بزم افکار و تخیل کو سجا رکھا ہے

روضۂ شہ کو خیالوں میں بسا کر ہم نے
بام مژگاں پہ ستاروں کو ٹکا رکھا ہے

ناز کرتے ہیں سرعرش فرشتے اس پر
جس کو سرکار نے قدموں میں بٹھا رکھا ہے

جوش میں آئیں نہ کیوں بحر کرم کی موجیں
شافع حشر نے ہاتھوں کو اٹھا رکھا ہے

میں یہ سوچوں گا مدینہ میں بہ فرط حیرت
شاہ طیبہ نے مجھے پاس بلا رکھا ہے؟

کتنا خوش بخت ہے شہزادؔ یہ لکڑی کا ستون
جس کو سرکار نے سینے سے لگا رکھا ہے

☆☆☆
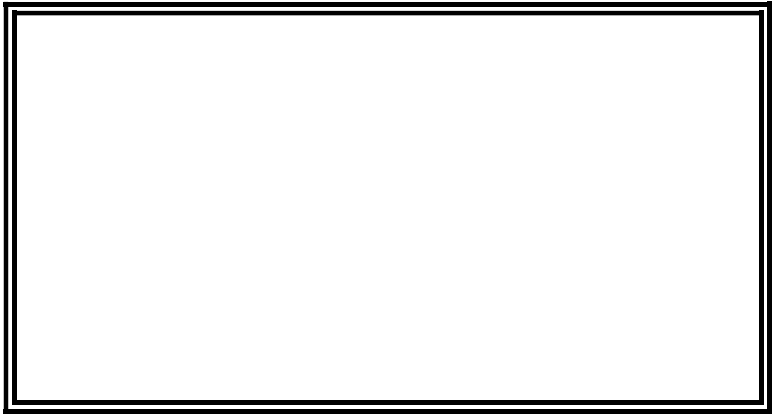
ڈاکٹر محمد طاہر القادری

تجلیات تحیت

نعت گوئی تاجدار کائنات ﷺ کا فیضان سرمدی ہے جو گزشتہ چودہ صدیوں سے ہزار ہا شعراء کرام کے قلوب واذہان کو سرشار کر رہا ہے۔ ہر شاعر کے پاس نئے اور نادر مضامین کی بہتات اور خیالات کا ہجوم بلاشبہ سرکار دو عالم ﷺ ہی کا زندہ جاوید معجزہ ہے۔ وسعت مطالعہ، تخلیقی صلاحیت، فنی شعور اور قوت اظہار ایسے اوصاف اس جوہر موصوف کے فروغ کے لیے فریضۂ خدمت انجام دیتے ہیں جبکہ ذات نبوی ﷺ سے ربط و تعلق، عشق بے پایاں، دل گداختگی اور روحانی وارفتگی ایسی کیفیات ہیں جو رہنمائے سفر بن جاتی ہیں۔ نعت گو شاعر کے لیے ضروری ہے کہ وہ فن میں پختہ بھی ہو اور عشق میں کشتہ بھی، شاعر کا تعلق قبیلۂ عشاق سے ہوتا ہے جو عشق میں کشتہ نہ ہوا وہ نعت میں پختہ نہ ہوا۔

کسے کہ کشتہ نہ شد از قبیلۂ ما نیست

نعت گو شاعر خود صاحب وجد ہوتا ہے۔ اس کا شعور الفاظ بن کر شعری لباس زیب تن کرتا ہے۔ اس کا قلم رقص کناں ہوتا ہے۔ اس کے جذبات وادی تقتیل سے گزرتے ہیں اور کلمات شاہراہ ترسیل سے۔ وہ میخانہ تخیلات کے جام بھر بھر کے پیتا ہے اور چشم تصور میں اپنے مذکور کی ہم نشینی سے لطف آشنا رہتا ہے۔ دیار عشق کی ''یہ پاکیزہ معصیت کیشی'' اسے زہد و تقویٰ کی اعلیٰ منزلوں کا جلیس بنا دیتی ہے۔ اسی لیے اقبال نے کہا:

مقام شوق ترے قدسیوں کے بس کا نہیں

اس لیے نعت گو، جب نعت کہتا ہے تو گویا کنجِ دہن سے صبح طلوع ہوتی ہے۔ نسیم سحر

اٹھکیلیاں لے کر چلتی ہے۔ چمن عشق کے تازہ پھول عطر بیزیاں کرتے ہیں۔ صحاب رحمت وادیٔ باطن پر برستا ہے اور مطلع قلب پر انوار قدسی کی ضوفشانی ہوتی ہے۔ نعت گوئی ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ اس میں لب و لہجہ کی شائستگی، طرز ادا کی شگفتگی، نکتہ سنجی، معنویت شناسی، الفاظ کی تراش خراش اور تشبیہات و استعارات کی بوقلمونی درکار ہے پھر اس کے ساتھ قلب و باطن پر تطہیری ردا، نبوت شناسی اور ولایت فہمی بھی چاہیے۔ اس کے لیے خورشید حرا سے نور طلبی اور سایہ بے سائیگی سے تعلق بھی چاہیے چنانچہ قسام فیض الوہیت ﷺ نے اپنی نگاہ کرم سے ایک سو ساٹھ (۱۶۰) صحابہ شعراء اور بارہ (۱۲) صحابیات شاعرات تخلیق فرمائیں اور وہ قافلہ اس فیض کے تسلسل سے آج تک رواں دواں ہے۔ اس کاروان چنیدہ میں شمولیت، توفیق کے بغیر نصیب نہیں ہوتی۔ یہی توفیق عزیزم علامہ محمد شہزاد مجدّدی کو بھی عطا ہوئی تو وہ نعت گوئی کے جادۂ حسین پر عازم سفر ہوئے۔

علامہ محمد شہزاد مجدّدی کو دیگر علمی و روحانی فضائل کے علاوہ ربِّ لم یزل کی طرف سے نعت گوئی کا وصف بھی ودیعت کیا گیا ہے اور وہ علمی و ادبی حلقوں میں اس حوالے سے اپنی خاص پہچان رکھتے ہیں۔ ان کی حمدیہ و نعتیہ شاعری ادبی و فنی محاسن کا مرقع ہونے کے ساتھ ساتھ تعلق باللہ اور تعلق بالرسول ﷺ کے حوالے سے بھی قاری پر نت نئے در کھولتی ہے اور پڑھنے والا خود کو محبت و عبودیت سے معمور فضاؤں میں محسوس کرنے لگتا ہے۔ علوم دینیہ سے گہری وابستگی، قرآن و حدیث اور سیرت نبوی ﷺ کے عمیق مطالعہ نے ان کی نعت کو نہ صرف نکھار اور ندرت سے نوازا ہے بلکہ اسے شرعی اعتبار و استناد بھی بخشا ہے۔ نعت کے ہفت خواں کو طے کرنے میں جہاں ان کے جذبہ عشق رسول ﷺ نے انہیں خضر راہ کا کام بھی دیا ہے وہاں اس پل صراط سے بخیر و خوبی گزرنے میں ان کے ذوق نقد و نظر نے بھی ہم کاری کی ہے۔ علامہ مجددی نے اکابرامت سے بھی اس سلسلہ میں بھرپور استفادہ کیا ہے۔ مزید یہ کہ وہ سفر نعت میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنا رہبر و مرشد گردانتے ہیں

میں بھی ہوں شہزآد شامل کاروان نعت میں
یوں تعلق کعب و حسان و سنائی سے ہوا

فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے بھی اہل نعت کوتلوار کی اس دھار پر چلتے ہوئے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو رہنما بنانے کا مشورہ دیا ہے۔

رہبر کی رہ نعت میں گر حاجت ہو
نقش قدم حضرت حسان بس ہے

میری دعا ہے باری تعالیٰ انہیں اس کاروان شوق میں شرف قبولیت کے ساتھ شامل رکھے۔ وہ قرآن سے جو کہ منشور نعت ہے۔ اخذ فیض کرتے رہیں اور سنت سے، جو کہ دیوانِ نعت ہے، مستنیر ہوتے رہیں۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

دعا گو
خاکپائے عشاق مصطفی
(ڈاکٹر) محمد طاہر القادری

☆☆☆

اک تسلسل ہے تحیات و ثنا کا ہر پل
محوِ تسلیم دما دم ہے عقیدت اپنی

ڈاکٹر عزیز احسن (کراچی)

تحیّت کی شعری اقدار پر ایک نظر

اللہ رب العزت نے انسان کو اپنے لامحدود علم سے کچھ علم عطا فرما کر اسے فضیلت دی لیکن اس کی طبیعت میں خیر وشر دونوں کو اختیار کرنے کا داعیہ بھی رکھ دیا اور خیر وشر دونوں کے انتخاب کرنے کے لیے انسانی طبائع کو آزاد چھوڑ دیا، البتہ سعید روحوں میں خیر کی طلب اور تڑپ کا مادہ رکھ دیا۔

تکوین کائنات کا حاصل، صرف اور صرف حضور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ اس حقیقت کا شعور جن انسانوں کو دیا گیا وہ غیر معمولی عابد وزاہد، عالم وفاضل، تخلیق کار و ہنر ور تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں میں اسوۂ پیمبری کو قبول کرنے، اس کی پیروی کرنے اور اسے اپنی فکر کا حصہ بنانے کا داعیہ پیدا ہوا اور انھوں نے اپنی تمام تر صلاحیتیں محمد مصطفی ﷺ کے جمال صوری ومعنوی کی عکس بندی کرنے میں صرف کر دیں۔ حسب استطاعت کسی نے حضور اکرم ﷺ کے شمائل محفوظ کیے، کسی نے مغازی کا تذکرہ لکھا، کسی نے احادیث کی جمع و تدوین کو عمر بھر کا وظیفہ بنایا تو کسی نے آثار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقوش محفوظ کیے، کسی نے قرآن کریم کی تفسیر میں حضور ﷺ کے قول، عمل اور تقریر کو پیش نظر رکھا تو کسی نے آقا حضور ﷺ کے ساتھ محبت کے احساسات کو زبان دی۔ مؤخر الذکر گروہ کے لوگ ان شعراء میں شمار ہوئے جنھیں اللہ تعالیٰ نے "ہر وادی میں بھٹکتے پھرنے والے شعراء کے مقابلے میں ایمان لانے، اعمال صالحہ کرنے، کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور بدلہ لینے میں حد سے تجاوز نہ کرنے والوں" میں شمار فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی سعادت

پانے والے شعراء میں اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی توصیف وثنا کرنے کا داعیہ پیدا ہوا اور پھر یہی ان کا وظیفہ حیات بن گیا۔

مجھے یقین ہے کہ حمدیہ ونعتیہ شاعری چونکہ قرآنی فکر کا عکس لیے ہوئے ہوتی ہے اس لیے یہ شاعری، قیامت اور قیامت کے بعد جنت میں بھی اسی طرح سنی اور سنائی جائے گی جس طرح بڑے خلوص سے آج اس کی محافل سجتی ہیں۔ میرا یہ خیال قرآن کی آیت کریمہ ''ممایشتھون'' (تاکہ لے لیں اپنی رغبت کے مطابق) کی اساس پر قائم ہوا ہے۔ جنت میں جنتیوں کی خواہشات ان کی رغبت کے مطابق پوری کی جائیں گی۔ ظاہر ہے جنتی لوگ جن عادتوں اور جن مشاغل کو دنیا میں رواج دے کر گئے ہوں گے، ان کے وہ مشاغل اور وہ عادتیں انہیں ان ہی چیزوں کی یاد دلائیں گی۔ اور یہ بات مسلّم ہے کہ جو چیز جنتیوں کو یاد آئے گی وہ انہیں عطا کر دی جائے گی۔ ایسی صورت میں محسن کاکوروی کی خواہش کیسے رد کر دی جائے گی اور احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ کی تمنا کیوں کر پوری نہ کی جائے گی ؎

کہیں جبریل اشارے سے کہ ہاں بسم اللہ
سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل

(محسن کاکوروی)

(میں نے ابھی ابھی نقوش کے سیرت نمبر کی جلد ۱۰ نکالی اور اس شعر کو صحت کے ساتھ نقل کرنا چاہا تو الحمدللہ! براہ راست وہی صفحہ کھل گیا جس پر یہ شعر درج تھا۔ میرے خیال کی تصدیق کا یہ غیبی اشارہ بھی تو ہوسکتا ہے!)۔ ؎

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں، ہاں رضا
مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ)

عرش ہاشمی کا یہ شعر کیا برمحل یاد آیا ہے ؎

جو پوچھا رب نے عمل بھی ہے کوئی پاس ترے
کہوں گا ، ہاں، ترے محبوب کی ثنا کی تھی!

شہزادؔ مجددی کا کلام دیکھتے ہوئے جن خیالات نے میرے دل ودماغ پر گہرا اثر کیا وہ میں نے حوالۂ قرطاس کر دیے۔ الحمدللہ! علامہ محمد شہزادؔ مجددی، عالم دین بھی ہیں اور عابد بھی، قرآن وحدیث پر گہری نظر بھی رکھتے ہیں اور شعری ذوق کے حامل بھی ہیں۔ شاعری کرتے وقت ''شعری متن'' کی بنت میں اکتسابی علم سے انہیں مدد ملتی ہے اور شعری زبان اختیار کرتے ہوئے، احساس لطیف اور شعر گوئی کی وہبی صلاحیت ان کی بھرپور رہنمائی کرتی ہے۔ علاوہ ازیں عشق سرورِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی کسک ان کے دل کے نہاں خانے سے لفظوں میں منتقل ہو کر ان کی شاعری کو اثر انگیز بنا دیتی ہے۔ ''تحیّت'' میں شامل اشعار میرے اس تاثر کی گواہی بھرپور طریقے سے دیں گے۔

''تحیّت'' میں حمدیہ شاعری بھی ہے۔ کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ حمد، نعت کے مقابلے میں آسان شاعری ہے لیکن عملاً یہ آسان شاعری ہمارے ہاں تا حال آغاز کلام کے چند ابیات سے آگے نہیں بڑھ سکی۔ استثنائی صورتیں بہرحال اپنی طرف توجہ مبذول کروا لیتی ہیں جیسا کہ خود علامہ شہزادؔ مجدّدی کے مجموعے سے عیاں ہے لیکن عمومی فضا میں حمدیہ شاعری بھی حضور ﷺ کی نعت کا حصہ بن جاتی ہے کیوں کہ مخلوق کی تعریف بھی خالق ہی کی تعریف ہوتی ہے۔ علامہ شہزادؔ مجدّدی فرماتے ہیں ؎

تو سرور کونین کا خالق ہے خدایا
ہر نعت نبی صلِّ علیٰ حمد ہے تیری

شہزادؔ مجدّدی صاحب نے حمدیہ اشعار کے وہ تمام فکری زاویے پیش فرمائے ہیں جو ''اللہ'' رب العزت کی حمد وثنا کے لیے عمومی طور پر پیش نظر رکھے جاتے ہیں یعنی خالق کے اوصاف اس کی مخلوق کے جمال وجلال کی روشنی میں اپنے ادراک میں لاتے ہوئے نظم کیے جائیں مثلاً: ؎

کرتی ہے ترا ذکر سمندر کی یہ لہریں
گلشن میں عنادل کی صدا حمد ہے تیری
کرتی ہے ترا ذکر شب و روز کی گردش
مہر و مہ و انجم کی ضیا حمد ہے تیری

یا کائنات کی ہر شے میں خالق کی خلاقیت کا عکس دیکھا اور دکھایا جائے۔ ؎

جلوہ گری اسی کی ہے نرگس کی آنکھ میں
اس کے کرم سے کاکلِ سنبل دراز ہے
وہ کھولتا ہے گنبدِ بے در میں کھڑکیاں
دنیا میں اس کا لطف بلا امتیاز ہے

علاوہ ازیں، عبد و معبود کے رشتے کے حوالے سے اشعار میں احساس کی قندیل روشن کی جائے مثلاً: ؎

زمین و آسماں کا نور ہے تو خالق اکبر!
تری عظمت کہ تو معبود ہے نورِ مجسمّ کا
شرف ہر عبد کا ہے بندگی مولائے کل! تیری
تری حمد و ثنا اعزاز ہے ہر ابنِ آدم کا

اس کے ساتھ ہی خالق کی ان عنایات کا ذکر کیا جائے جن کے طفیل آدم اور ان کی ذریت کو دیگر تمام مخلوقات پر شرف حاصل ہوا۔ ؎

اللہ اللہ پیکرِ خاکی کو یہ بخشا شرف
اس نے آدم کو خلیفہ دہر میں اپنا کیا

اور سب سے بڑھ کر یہ احساس بندگی اور عجز و انکسار کے زاویے سے معبود کا ذکر کیا جائے۔

؎

صبر ، انکسار، شکر ، صداقت کرم، سخا

کرتی ہیں یہ صفات ہی بندے کو حق نما

اوراس بات کا یقین کہ خالق کائنات کی صفات کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ ؎

شہزادؔ اس کی حمد کا یارا بھلا کسے
''لا اُحصی'' جس کی حمد میں کہتے ہیں مصطفی

علامہ شہزادؔ مجدّدی کی حمدیہ شاعری دیکھ کر احساس ہوتا ہے کہ الحمدللہ! خالق کی خلاقیت اور معبود کی عظمت کے بھرپور ادراک کے ساتھ شاعر کے دل و دماغ میں احساس بندگی کی شدت بھی ہے۔ سچی بات ہے کہ اللہ کی عظمت و رفعت کا شعور صرف علماء ہی کو ہوسکتا ہے۔

اپنے خالق و مالک کے حضور نذرانۂ حمد پیش کرنے کے بعد شہزادؔ مجدّدی صاحب نے نعت سرور کائنات ﷺ پیش کی ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ انہیں نعت کے متنوءText کو اشعار میں ڈھالتے ہوئے موضوع کی رفعتوں کا خیال بھی رہتا ہے اور خالق ومخلوق کے فرق مراتب کا ادراک بھی۔ شہزادؔ صاحب لب کشا ہوتے ہیں تو ان کے پیش نظر قرآن و احادیث میں جھلکنے والا عکس رسالت م آب ﷺ بھی ہوتا ہے اور اپنے جذبات واحساسات کے شعری اظہار کا سلیقہ بھی ان کی کہی ہوئی نعتوں کو وقیع بنا دیتا ہے۔ عصری حسیت بھی ان کے کلام سے مترشح ہے اور زوال امت کا غم بھی ساغر شعر سے چھلک رہا ہے۔

قرآن کریم کی آیت ''ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی (بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی ﷺ پر) کی روشنی میں نعت گو شعراء اکثر اس قسم کے شعر کہتے ہوئے نظر آتے ہیں جیسے ان کا اور اللہ کا درود تقریباً یکساں ہے...... وہ یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ یہی ایک کام ایسا ہے جس میں ہم (معاذ اللہ) اللہ کے شریک ہوجاتے ہیں۔ علامہ شہزادؔ مجدّدی کو اللہ رب العزت نے کچھ ایسا شعور بندگی عطا فرمایا ہے کہ برملا فرماتے ہیں ؎

میرا درود اور ہے اس کا درود اور
کیسے بھلا میں خود کو شریک خدا کہوں

میرے خیال میں نعت گو شعراء کو ہمیشہ اس شعر کے متن کو پیش نظر رکھ کر بات کرنی چاہیے۔ یہ شعر نعتیہ ادب میں جہت نما ہے اور ان شاء اللہ تازہ واردان بساط نعت کے لیے سمت نمائی کا روشن منارہ ثابت ہوگا۔ شہزؔاد مجدّدی صاحب پیروی مغربی کے اس عہد میں امت کو خبر دار کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

چلتا نہیں وہ جادۂ اہل فرنگ پر
سلطان انبیاء کی جسے رہگزر ملے

حضور اکرم ﷺ سے مخاطبے میں التماس التفات کا زاویہ ملاحظہ ہو۔ ؎

عہد رواں حضور ہے محتاج التفات
درکار ہے بشر کو ابھی کچھ شعور اور

آیات قرآنی کی تفسیر کے لیے احادیث کی طرف رجوع سے بعض لوگوں نے مختلف بہانوں سے گریز کی راہ نکال کر اپنے من مانے مطالب گھڑنے میں مدد لینا چاہا ہے۔ یہ روش اہل حق کے لیے کسی طور بھی قابل قبول نہیں ہے۔ شہزؔاد صاحب نے دوٹوک لفظوں میں فرما دیا ہے: ؎

آیات الٰہی کے ہیں سرکار مفسّر
اللہ کا فرمان ہے فرمان رسالت

ختم نبوت کا عقیدہ، مسلمانوں کے ایمان کا اساسی عقیدہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد سے لے کر آج تک ہر کاذب مدعی نبوت کا امت نے کھل کر مقابلہ کیا ہے اور اسے برملا جھوٹا قرار دیا ہے۔ شہزؔاد مجدّدی کی اجلی فکر میں ختم نبوت کے عقیدے کی بنیاد پر وجود میں آنے والے اشعار ملاحظہ ہوں۔ ؎

کہا اللہ نے قرآں میں ختم المرسلیں ان کو
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''
شہ کونین نے فرما دیا ہے ''لا نبی بعدی''

''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''
کسی کذاب کو جرأت نہ ہو پھر ایسے دعوے کی
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''
نیا کوئی نبی شہزاؔد ہو اب غیر ممکن ہے
رسول آخریں پر ختم ہے منصب رسالت کا

امت کے حساس گروہ کا زاویۂ نظر اپنے ذاتی احوال کی حکایت کے طور پر پیش کرنے کا نمونہ اس شعر میں دیکھیئے۔

نسبت سرورِ کونین پہ ہے فخر، مگر
اپنے اعمال کو دیکھوں تو حیا آتی ہے

کہاں تک اشعار نقل کروں، تقریباً تمام کلام ہی انتخاب ہے۔ فی الحال کلام حضرت علامہ شہزاؔد مجدّدی پر اس قدر لکھ دینا کافی ہے کیوں کہ ''تحیّت'' کی طباعت کا مرحلہ درپیش ہے۔ ویسے بھی علامہ کے شعرِ عقیدت کی خوشبو کا تعارف کروانے کے لیے کسی عطار کی ضرورت نہیں ہے۔ ''تحیّت'' کی اشاعت پر میں حضرت علامہ شہزاؔد مجدّدی کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت اس کلام کی گونج کائنات کے گوشے گوشے میں پھیلا دے اور قیامت کے بعد امت کے خوش بخت جنتی، اس کلام سے محظوظ ہوتے رہیں۔

(آمین...... یارب العالمین!)

عزیز احسن عفی عنہ
پیر ۲۳ صفر ۱۴۳۱ھ مطابق ۸ فروری ۲۰۱۰ء
A-۱۲ بلاک ۱۳ گلستان جوہر، کراچی

☆☆☆

پروفیسر محمد اکرم رضا

تحیت......ثنائے حامد ومحمود

سرورِ کائنات ﷺ کی توصیف وثنا ایسی بے بہا عنایت ہے جو خدائے کریم اپنے خاص بندوں کو ہی ودیعت کرتا ہے۔ یہ بندگانِ خاص عجز وانکسار کو ذریعہ اظہار بنا کر، نوکِ قلم کو وسیلۂ نمود بنا کر احساسات وافکار کی تمام تر وسعتوں کو لفظوں میں سمیٹ کر انہیں گل ولالہ کا جمال بخشتے ہیں اور کمال عجز سے ممدوح کائنات حضور محمد مصطفی ﷺ کی بارگاہِ عالم پناہ میں پیش کر دیتے ہیں۔ اس فرطِ احساس کی بارگاہ حضور ﷺ میں پذیرائی ذرّوں کو مہرِ عالم تاب اور قطروں کو سمندروں کی وسعت عطا کرتی ہے۔ یہی نگاہِ عنایت و پذیرائی قرطاس وقلم کی زینت بننے والے گل ولالہ کو ابدیت وسرمدیت کا جمال عطا کرتی ہے۔

اسی مقبول ومحبوب سلسلے کے ایک اہم رکن جناب محمد شہزآد مجدّدی بھی ہیں۔ پختہ گو شاعر، نعت کے محاسن و اوصاف کو سمجھنے والے شاعر، علم وحکمت اور دانائی وفکر کی گتھیاں سلجھانے والے جناب شہزآد مجدّدی کا شمار ان فرزندان روزگار میں ہوتا ہے جنہیں چھوٹی عمر ہی میں نعت کہنے کی سعادت نصیب ہوگئی۔ آپ مصنف ہیں، محقق ہیں۔ نظریاتی رسائل و جرائد کی باقاعدگی سے زینت بنتے ہیں۔ ان کی تصانیف سے بھی عشق حضور ﷺ کی مہک آتی ہے۔ اسی ضمن میں آپ کا مجموعہ حمد ونعت ''ثنا کا موسم'' بے اختیار آپ کی فکر اور نظریاتی سرفرازیوں کو حیات نو کی نوید بخشتا محسوس ہوتا ہے۔ نعت کے حوالے سے ان کا یہ شعری اظہار ان کی جملہ نعتیہ شاعری پر محیط ہے ؎

ہوتا ہے اہل نعت میں شہزآد کا شمار
کافی ہے مجھ کو عشق کا اتنا ثمر حضور

اہلِ نعت میں شہزاد کا شمار محض لفظی دعویٰ نہیں بلکہ انہوں نے حقیقت میں نعت کے حسن کو نیا بانکپن عطا کیا، جس کا اظہار شاعرِ نعت حضرت حفیظ تائب، فیضان دانش، احمد جاوید جیسے اصحاب دانش نے کیا ہے۔ محمد شہزاد مجدّدی کا زیرِ نظر مجموعہ اپنے عنوان میں غیر معمولی جامعیت اور وسعت علم بیان لیے ہوئے ہے۔ ''تحیّت'' کا لفظ ادا کرنے سے عظمت خداوندی اور سرکارِ دو عالم ﷺ کو عطا ہونے والے انعامات کا در کھل جاتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ محبوب اور محب روبرو ہیں۔ حضور ﷺ خدائے کریم کو مالی، بدنی، جانی عبادات کا نذرانہ پیش کرتے ہیں تو رحمت خداوندی کا سحابِ نور آپ کو اپنے دامان عطا میں سمو کر آپ پر اور آپ کی وساطت سے آپ ﷺ کی امت کو سلام و انعام سے مستفید کر دیتا ہے۔ پیش نظر مجموعۂ کلام میں ((32 حمدیں اور ((60 نعتیں ہیں جن میں سے تین نعتیہ قطعات ہیں۔

حمد رب جلیل کی عظمت سے کون انکار کرسکتا ہے۔ حمد اور مدحت معانی کے لحاظ سے بہت قریب ہیں پھر اسم محمد ﷺ سے بھی تو ''حمد'' کا جذبہ ابھرتا ہے۔ ''محمد'' ایسی ہستی جس کی سب سے زیادہ تعریف کی گئی ہو اس لیے تو پہلے توصیف مصطفی ﷺ کے لیے حمد ہی کے الفاظ استعمال ہوتے تھے۔ حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لفظوں میں پہلے توصیف مصطفی ﷺ کے لیے حمد ہی کے الفاظ استعمال ہوتے تھے۔ حضرت سیدنا حسان بن ثابتؓ کے لفظوں میں

ما ان مدحت محمدا بمقالتی

ولکن مدحت مقالتی بمحمد

محمد شہزاد مجددی جب حمد کہتے ہیں یا مدحت رسول ﷺ کے پھول نذر کرتے ہیں تو دونوں سے ان کا مقصد اول توحید خداوندی اور رسالت محمدی ﷺ کا اعلان عام ہے۔ مجددی صاحب کے ہاں حمد خداوندی اور رسالت محمدی کا اعلان عام ہے۔ مجددی صاحب کے ہاں حمد خداوندی کی جلوہ گری دیکھیے ؎

مسجودِ خشک و تر ہے وہی ذات لاشریک
ہے بحر و بر میں اس کی عبادت کا اہتمام
جو صحنِ جاں میں ہوائے حریم پاک چلے
رہِ کرم پہ ہمیشہ یہ مشتِ خاک چلے
صبر ، انکسار ، شکر ، صداقت ، کرم، سخا
کرتی ہیں یہ صفات ہی بندے کو حق نما
دربار ذوالجلال میں ہوتی ہے باریاب
مظلوم کے لبوں سے نکلتی ہے جو دعا

....

؎ کہاں کے یہ زبان و لب مرا رنگ ثنا کیا ہے
یہ حسن صوت یہ طرز بیاں ، فکر رسا کیا ہے
زمین و آسماں ، یہ بحر و بر ، مہر و مہ و انجم
بس ان کو دیکھ لو اور جان لو شانِ خدا کیا ہے

اب شہزاد مجدّدی آہستہ آہستہ حمد الٰہی سے مدحت محمود ﷺ کی طرف بڑھتے ہیں، حمد ہو رہی ہے اور بڑی خوبصورتی سے اس میں محمدیت کے نگینے ضوفشانی کر رہے ہیں، ملاحظہ ہو:

تو سرور کونین کا خالق ہے خدایا
ہر نعت نبی صل علیٰ حمد ہے تیری

....

سورۂ والنجم کی آیات سے ہے یہ عیاں
عرش پر دیدار حق آقا نے بے پردہ کیا

....

شب اسریٰ تری قدرت کے سب نے معجزے دیکھے
ستارہ بن کے ہر ذرہ زمیں کا عرش پر چمکا

....

حق نے نور مصطفی سے کر دیا روشن اسے
ہو گئی تھی جب فضا ویران بیت اللہ کی

....

کوئی قرآن کی آیت ہو یا ارشاد قدسی ہو
زبان مصطفی سے ہو کے ہر فرمان رب آیا

....

کہیں ''والنجم'' کی صورت کہیں ''والطّارق'' کہہ کر
قسم فرمائی اس محبوب کی جو وقت شب آیا

....

اور پھر حمد رب جلیل سے گزرتے ہوئے محمد شہزادؔ مجدّدی جب نعت کے کوچۂ نور میں داخل ہوئے تو ان کے فکر و قلم پر نکھار آ گیا۔ ان کے گلستان عقیدت پر رحمت خداوندی کی بہاریوں آئی کہ اس کی بدولت نہ صرف ان کے نظریات و افکار پر نکھار آتا گیا بلکہ ان کی شاعری سے ایمان و یقین کی تجلیات سمیٹنے والوں پر بھی انوار خدا و مصطفی ﷺ کی رم جھم اترتی رہی بلکہ برستی رہی۔ اس کا حقیقی سبب وہ سوز و گداز تھا جو ان کے اشعار کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے تھا۔ وہ عجز و انکسار تھا جو فیضان رسول ﷺ کی عنایات بے کراں سے ہر لحظہ حیات نو حاصل کر رہا تھا۔ یہی سوز و گداز دلوں کو عقیدت آشنا کرتا، نگاہوں کو محبت کا نم بخشتا اور نوکِ خامہ کو جمال جہاں افروز کے شہپارے تراشنے کا سلیقہ بخشتا ہے۔ اسی حوالے سے چند اشعار اہلِ ذوق کی نذر ہیں ؎

مجھ سے پھر عرض مدعا نہ ہوا
نعت کہنے کا حوصلہ نہ ہوا

جیسے ہیں مصطفی کریم مرے
ایسا تو کوئی دوسرا نہ ہوا
نعت شہزآد عرض کی تو مگر
ان کی مدحت کا حق ادا نہ ہوا

....

وہ شخص سب کے دل میں اترتا چلا گیا
جس نے بھی اپنے دل میں اتارا ہے ان کا نام
قلم سجدہ کناں رہتا ہے جو محراب مدحت میں
اسے فیض ثنا جبریل کے شہپر سے ملتا ہے

....

کاسہ بدست آپ کی چوکھٹ پہ ہوں کھڑا
خیرات اب مجھے بھی مرے چارہ گر ملے
شہزآد زندگی میں مجھے خلد ہو نصیب
سرکار کی گلی میں اگر مجھ کو گھر ملے

شعرائے نعت نے ہمیشہ صورت و سیرت حضور ﷺ کو بھرپور خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کی ہے مگر جس کا مدح خواں رب جلیل ہو جس پر درود و سلام بھیجنے والے ملائکہ و انبیاء ہوں اس ذات والا صفات کی توصیف میں کوئی انتہائی فکری بلندیوں کو کیسے چھو سکتا ہے لیکن یہ احسان خداوندی ہے کہ اس نے خوش بخت اصحاب قلم کو توصیف و ثنائے رسول ﷺ کی توفیق عطا کی۔ محمد شہزآد مجدّدی کی نگاہوں میں تجلیات حضور کی کہکشاں سی رہتی ہے۔ اسی لیے ان کی نعتوں میں جمال رسول کی جلوہ باریاں بھی ملتی ہیں اور سیرت رسول ﷺ کی مہک باریاں بھی، جب وہ رسول کریم ﷺ کے جمال جہاں افروز کا تذکرہ کرتے ہیں تو رومؔی، جامؔی اور احمد رضؔا کا قلم مستعار لینے کی

آرزو کرتے ہیں اور جب سیرت مصطفی کی عالمگیریت کی جانب متوجہ ہوتے ہیں تو ظلمات عصر حاضر میں کردار حضور ﷺ کی شمعیں فروزاں کر دیتے ہیں۔ ایک نظر محمد شہزاؔد مجدّدی کے قلم سے جمال رسول ﷺ کی لمعہ افشانیوں کا وفور دیکھئے ۔

تھا جو روشن چراغ رخ مصطفی
رشک مہتاب کنج لحد ہوگئی

....

کہکشاؤں کو ملی حسن کف پا کی زکوٰۃ
نور کو بھی مستنیر اس نور نے ایسا کیا
کس قدر لگتی ہے دلکش حضرت حساں کی بات
آپ سا خوش رو کسی ماں نے نہیں پیدا کیا

....

ذرے ذرے میں چمکتے ہیں یہاں ماہ و نجوم
جادۂ عرش معلیٰ ہے خیابانِ عرب

....

ہر عظمت اس جہاں میں ان کے تلوے چومنے آئی
وہ خوبی بن گئی میرے نبی کو جو ادا بھائی

....

سجدے کو مچلتا ہے بہر گام یہاں دل
ہے کعبۂ عشاق خیابانِ رسالت
خدائے وحدہٗ نے کر دیا ہے لاشریک ان کو
اسی کو علم ہے ان کے کمال اوج کی حد کا

یہی عقیدت آفرینی اس وقت بھی اوج کمال کو چھوتی نظر آتی ہے جب محمد شہزاؔد مجدّدی

حضور ﷺ کی سیرت مقدسہ کا ذکر کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کا کردار مینارۂ نور، ظلماتِ عصر میں ہر آن جھلملاتا ہوا چراغ طور، حیات سے موت تک وجہ کامرانی، بے کسوں، غلاموں کے لیے سرمایۂ شادمانی ہے، غرض آپ کے کردار نے زندگی کو اس کا حقیقی پیرہن عطا کیا۔ جناب محمد شہزاد مجدّدی کی شاعری سیرت حضور پرنور ﷺ کے بے شمار پہلوؤں کو دورِ حاضر کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہے۔ اس ضمن میں مجددی صاحب کے گلستان نعت سے چند کلیوں کی خوشبو سے مشام فکر کو معنبر کیجیے۔

کھلا توحید کا روشن دریچہ شرک خانے میں
یہ اک اعجاز ہی تھا سرورِ عالم کی دعوت کا

....

ضیائے سیرتِ انور سے ضوفشاں ہے حیات
نقوشِ پائے نبی سے ہمیں ملا ادراک

....

پرسش کے لیے جانا دکھ درد کے ماروں کی
لاچار کے کام آنا سرکار کی سنت ہے

....

ہر اک خوبی جہاں میں معتبر ہے ان کی نسبت سے
انہیں سے فرق ہے تا حشر قائم نیک اور بد کا

....

ہر معصیت زدہ کا بھرم ان کی ذاتِ پاک
سب پاشکستگاں کا سہارا ہے ان کا نام

جناب مجددی نعت کہتے ہیں اور خوب کہتے ہیں۔ عشق کی روشنائی میں نوک خامہ کو ڈبو کر قرطاسِ عقیدت پر نعت کے لفظ اجالتے ہیں تو ان پر ستاروں کا گمان ہوتا ہے۔ ان کی

نعت رسمی نہیں بلکہ دائمی حسن کی حامل ہے۔ان کی نعت میں ابدیت ہے۔ یہ پیغام سرمدیت ہے۔ وہ نعت دل کی گہرائیوں سے لکھتے ہیں اسی لیے بلا تاخیر پڑھنے والوں کے دلوں میں اترتی چلی جاتی ہے۔نعت ان کے لیے دربار مصطفی سے وابستگی کا سہارا ہے۔حسن عقیدت کا استعارہ ہے۔خوب تر لفظوں سے ترتیب پانے والا شہپارا ہے۔نعت ان کی جان بلکہ ان کے لیے حاصل ایمان ہے۔ دیکھئے تو............ وہ نعت کی دولت ودیعت ہونے پر کس قدر نازاں ہیں۔

مجھ کو شہزاؔد کمک روح رضا سے پہنچی
ورنہ ہوتی نہ رقم مدحتِ سلطانِ عرب

....

دل کی بستی بسائی تری نعت نے
بات بگڑی بنائی تری نعت نے
پھر کسی مشورے کی نہ حاجت رہی
بات ایسی سنائی تری نعت نے

....

شہزاؔد کے ہونٹوں پہ رہے نعت کا نغمہ
آنکھوں میں رہے جلوہ نمائی ترے در کی

نعت کہتے ہوئے مجدّدی صاحب کا عجز کلام دیکھئے

نعت شہزاؔد عرض کی تو مگر
ان کی مدحت کا حق ادا نہ ہوا

شہزاؔد مجدّدی ایک پختہ فکر نعت گو شاعر ہیں۔ زندگی کے کتنے ہی برسوں کے لمحات ثناء حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں شمار کر چکے ہیں۔نعت چونکہ غزل کے اسلوب کی احسن اور پاکیزہ جلوہ گری ہے اس لیے جناب مجددی کی نعتوں میں حسن تغزل کے گل و لالہ بکھرتے

دکھائی دیتے ہیں۔بحمد اللہ انہوں نے محبوبانِ مجازی کے نام پہ شبستانِ ہوس میں غزل گوئی کا کبھی قصد نہیں کیا اس لیے ان کی نعت ایک روحانی تسلسل کے ساتھ گلزارِ عقیدت میں بہار سامانی کا اہتمام کرتی رہی ہے۔حسنِ زبان و بیان کی مرصّع کاری، تشبیہات و استعارات اور تراکیب صوری و معنوی کا دل آویز استعمال، خیالات و افکار کی مسلسل بلند پروازی، بارگاہ محبوب کائنات میں حسن تغزل کے جواہر بے بہا کی جلوہ سامانی، عشق کا فور اور حسن عقیدت کا نور..........فاضل شاعر حسن تغزل کی سحر کاری کی بلندیوں سے بخوبی آگاہ ہیں اس لیے ان کی شاعری جب سرزمین طیبہ محوِ سفر ہوتی ہے تو تغزل کی لطافت روحانی ان کے سفر کے کٹھن مراحل کو آسان تر کر دیتی ہے۔یہی حسن تغزل جب محمد شہزادؔ مجدّدی کی شاعری کا جمال بن کر کمال کو چھوتا ہے تو ان کے نظریاتی گلزار کی معنوی مہک سے حظ اندوزی کے جذبے کتنے ہی رنگوں کے امین بن جاتے ہیں ؎

آنکھوں میں ہیں مناظر فردوس گام گام
ارض حرم کو ساحل موج بقا کہوں

جب دیکھا جدھر دیکھا دیار شہ دیں میں
ہر سمت وہی نور سراپا نظر آیا

شہزادؔ مدینہ کے مناظر میں مجھے تو
عکس شہ کونین جھلکتا نظر آیا

....

کہاں چلی گئی ہے تو ہوائے شہر مصطفی
مرے دل حزیں کو بھی سکون کا پیام دے

''تحیّت''اول و آخر نعت و مدحت کے حقیقی حسن سے عبارت ہے۔محمد شہزادؔ مجدّدی نے جب قلم تھاما تو پہلی شناسائی حضور ﷺ اور آپ کے شہر خنک (مدینہ منورہ) سے ہوئی اور پھر نہ ان کا قلم رکا، نہ ان کی فکر بہکی، خدا کا شکر بھی ادا کیا تو اس تاثر کے ساتھ کہ اس نے محمد

عطا کیے اور محمد ﷺ کے حضور جبینِ عقیدت خم ہوئی تو اس فکر نمناک کے ساتھ کہ آپ کے جلووں میں خدا کا جلوہ دکھائی دیا۔عمر رواں کا کارواں نعت کی نئی نئی منزلوں کی تلاش میں ہمیشہ ہر منزل کو نشان منزل سمجھ کر آگے بڑھنے کا تمنائی ہے۔یہی ان کی عقیدت باری کا کمال ہے اور اسی سے ان کے خامۂ عقیدت رقم کا جمال ہے۔ان کی شاعری کا مطالعہ کرتے جائیں تو داستان شوق دراز سے دراز تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ہم جناب مجددی کے لیے تمام تر نیک تمناؤں اور دعاؤں کا ارمغان نذر کرتے ہوئے ان کے احساس نعت کی مزید تابانیوں کے لیے بارگاہ ایزدی میں دعا گو ہیں۔ان ہی کے اس شعر کے ساتھ۔

نعت میں نعت ہی کا ہو مضموں
اس کو کہتے ہیں نعت کا ادراک

محمد اکرم رضا
(گوجرانوالہ)

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

ہونٹوں پہ مرے صبح و مسا حمد ہے تیری
ہر درد کی بے مثل دوا حمد ہے تیری

کیا لفظ ہے الحمد لک الحمد الٰہی
ہر نعمت عظمٰی کی جزا حمد ہے تیری

تکبیر ہو تہلیل ہو تسبیح کہ تحمید
لاریب یہ سب ذکر و ثنا حمد ہے تیری

تو سرور کونین کا خالق ہے خدایا
ہر نعت نبی صلِّ علیٰ حمد ہے تیری

کرتی ہیں ترا ذکر سمندر کی یہ لہریں
گلشن میں عنادل کی صدا حمد ہے تیری

کلیوں کی مہک باغ میں غنچے کا چٹکنا
قمری کی سرِ شاخ نوا حمد ہے تیری

مظہر ہیں ترے حسن کا بہتے ہوئے چشمے
وادی کی سکوں بخش فضا حمد ہے تیری

کرتی ہے ترا ذکر شب و روز کی گردش
مہر و مہ و انجم کی ضیا حمد ہے تیری

والفجر ہو والشّمس ہو والنّجم کہ اخلاص
قرآن بھی اے ذات ورا حمد ہے تیری

سینے میں دھڑکتا ہوا دل تیرا ثنا گو
بندے کی بصد عجز دعا حمد ہے تیری

باقی بھی تری ذات ہے قیوّم بھی تو ہے
خوش بخت ہے جس لب پہ سدا حمد ہے تیری

ہر شعر تری حمد کا انعام ہے تیرا
اک حمد کی جاں بخش جزا حمد ہے تیری

شہزاؔد ترے نام کا ذاکر ہے ازل سے
آئینہ الطاف و عطا حمد ہے تیری

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

ذات قدیم صاحب ہر فخر و ناز ہے
ستّار ہے صمد ہے وہی بے نیاز ہے

رہتا ہے مہربان دو عالم پہ ہر گھڑی
میرا خدا کریم ہے ، بندہ نواز ہے

جھکتے ہیں اس کے آگے ملک بھی رسول بھی
سارا اسی کے واسطے عجز و نیاز ہے

نغمہ سرائے حمد ہے بارش کی بوند بوند
دستِ صبا میں اس کی عقیدت کا ساز ہے

جلوہ گری اسی کی ہے نرگس کی آنکھ میں
اس کے کرم سے کاکلِ سنبل دراز ہے

وہ کھولتا ہے گنبدِ بے در میں کھڑکیاں
دنیا میں اس کا لطف بلا امتیاز ہے

کرتا ہے روز ایک نئی شان سے ظہور
یہ اختلافِ صبح و مسا اس کا راز ہے

معبود ہے مجید و معین و مغیث بھی
مشکل کشا وہی ہے وہی کارساز ہے

ایاک نعبد کہیں ایاک نستعین
معراجِ بندگی کا ذریعہ نماز ہے

لرزاں ہیں ارض و کوہ و فلک اس کے سامنے
اللہ کا کلام بڑا جاں گداز ہے

انوارِ اسمِ ذات کی تاثیر کے طفیل
دل میں ہے کیف روح میں اک اہتزاز ہے

جب موت ہے وسیلۂ دیدار ذات حق
پھر آدمی کو موت سے کیوں احتراز ہے

رہتے سدا ہیں اس کے خزانوں کے منہ کھلے
ہر لحظہ اس غنی کا در جود باز ہے

پاتا ہے ذاتِ حق سے وہ توفیق نعت کی
شہزادؔ اس کے فضل سے جو سرفراز ہے

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

گر آنکھ سو بھی جائے تو کرتا ہے اپنا کام
دل کو ہے اسم ذات سے کچھ ایسا التزام

تسبیح خواں ہیں اس کے سمک تا سما سبھی
ہر دل میں اس کی یاد ہے ہر لب پہ اس کا نام

قمری کے زمرے میں ہے تمجید کردگار
کوئل کے لب پہ اس کا ترانہ ہے صبح و شام

مسجودِ خشک و تر ہے وہی ذات لاشریک
ہے بحر و بر میں اس کی عبادت کا اہتمام

دیتا ہوں اس کو آیۂ **لا تقنطوا** سے مات
جب بھی مجھے ستائے ہے میرا خیال خام

در پیش آدمی کو ہے لغزش قدم قدم
آتا ہے تھامنے کو کرم اس کا گام گام

مبدا ہر ابتدا کا وہی ذات لایزال
ہر انتہا کا اس کی مشیّت پہ اختتام

شہزادؔ جس کا حامی و ناصر ہو خود خدا
رہتا نہیں وہ شخص زمانے میں بے مرام

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

خدایا حاکم مطلق ہے تو ہر ایک عالم کا
جھکا ہے سر تری سرکار میں ہر قیصر و جم کا

گدائے بارگاہِ پاک ہوں ، مارا ہوا غم کا
بھرم رہ جائے یا رحمن! میرے دیدۂ نم کا

شبِ اسریٰ تری قدرت کے سب نے معجزے دیکھے
ستارہ بن کے ہر ذرہ زمیں کا عرش پر چمکا

زمین و آسماں کا نور ہے تو خالق اکبر!
تری عظمت کہ تو معبود ہے نورِ مجسم کا

شرف ہر عبد کا ہے بندگی مولائے کل! تیری
تری حمد و ثنا اعزاز ہے ہر ابن آدم کا

قضا و قدر کی بنیاد ہے تیرے ارادوں پر
نظام ہست و بود اظہار ہے اک امر محکم کا

کھڑا خیمۂ افلاک حرف ''کن'' کی قوت سے
یہ فرش خاک آئینہ ہے تدبیر منظم کا

مدارِ زندگی ہے اک ترے ذکر مسلسل پر
یہ دنیا چار دن کی ہے، بھروسا کچھ نہیں دم کا

مجھے شہزادؔ اس کے لطف کی امید رہتی ہے
کہ میں بندۂ ناچیز اس رحمن و ارحم کا

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

نفس امّارہ نے جب طوفاں کوئی برپا کیا
رحمتِ غفاّر نے بڑھ کر اسے سیدھا کیا

مالک کونین ہے وہ خالقِ ہر خشک و تر
ماہ و ماہی کو اسی خلاّق نے پیدا کیا

ہر گھڑی آفاق میں ہے لطف و رحمت کا ورود
اس کے بے پایاں کرم نے خلق کو شیدا کیا

اللہ اللہ پیکر خاکی کو یہ بخشا شرف
اس نے آدم کو خلیفہ دہر میں اپنا کیا

سورۂ والنجم کی آیات سے ہے یہ عیاں
عرش پر دیدارِ حق آقا نے بے پردہ کیا

دی شہادت خود خدا نے کہہ کے مازاغ البصر
آپ بلوا کر نبی کو فائز ''اَوحیٰ'' کیا

رافع ذکرِ نبی ہے خود خدائے ذوالجلال
مصطفیٰ کے ذکر کو مولا نے خود اونچا کیا

ہوگی عالی شان اے شہزادؔ کس درجہ وہ ذات
اپنے اک بندے کو جس نے خلق کا مولا کیا

☆☆☆

حمد و مناجات

(عربی سے ترجمہ)

امام محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

مرا دل اے مرے مولا ہے عاشق تیری رحمت کا
وہ روز و شب ہوں یا عالم ہو خلوت اور جلوت کا

جو کچی اور پکی نیند میں پہلو بدلتا ہوں
تو تیری یاد کو روح و نفس کے بیچ پاتا ہوں

ترا عرفان میرے قلب پر احسان ہے تیرا
کہ اے اللہ تو ہے نعمتوں اور پاکیوں والا

مرے عصیاں اگرچہ سب کے سب تھے علم میں تیرے
نہ رسوا مجھ کو فرمایا، سبب میرے گناہوں کے

مجھے بھی صالحین میں کر شمار اور مجھ پہ کر احساں
نہ مجھ پر ڈال جب ہو امرِ دینی میں کوئی خلجاں

یہاں بھی اور وہاں بھی میرے اوپر مہرباں رہنا
بروزِ حشر ''آیاتِ عبس[۱]'' میں جو ہے وہ کرنا

☆☆☆

۱- وجوہ یومئذ مسفرۃ ○ ضاحکۃ مستبشرۃ ○ (عبس: ۳۸،۳۹)

حمد باری تعالیٰ

صبر ، انکسار، شکر ، صداقت ، کرم ، سخا
کرتی ہیں یہ صفات ہی بندے کو حق نما

کرتا ہے رزق مسلم و منکر کو وہ عطا
کس درجہ ساری خلق پہ ہے مہرباں خدا

رہتے ہیں ذوالجلال کے جلووں میں گم سدا
آئینۂ صفاتِ الٰہی ہیں اولیا

سیراب ہیں لطائف خمسہ کی کھیتیاں
ہے نور بار عالمِ لاہوت کی گھٹا

دربار ذوالجلال میں ہوتی ہے باریاب
مظلوم کے لبوں سے نکلتی ہے جو دعا

کرتا ہے وہ قدیر ہی ذرّے کو آفتاب
صرصر کو لمحہ بھر میں بناتا ہے جو صبا

مدّاح اس کے سرو وسمن شاخ و برگ و بار
تسبیح گو ہیں اس کے سبھی ارض تا سما

مولا کی بارگاہ سے ہوتی نہیں ہے ردّ
بندہ کرے حضوری دل سے جو التجا

شہزادؔ اس کی حمد کا یارا بھلا کسے
''لااُحصی'' جس کی حمد میں کہتے ہیں مصطفی

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

جو صحنِ جاں میں ہوائے حریم پاک چلے
رہِ کرم پہ ہمیشہ یہ مشتِ خاک چلے

فرشتے رحمتیں لے کر تری اترتے رہیں
نوازشات کی یونہی جہاں میں ڈاک چلے

مرے خدا مجھے اپنی پناہ میں رکھنا
ترے جلال کی آندھی جو ہولناک چلے

کریم تیرے کرم کا مجھے سہارا ہے
یہ نفس جب بھی چلے چال خوفناک چلے

ترے جلال کا تھا عکس ان کے لہجے میں
ترے شہید بٹھا کر جہاں پہ دھاک چلے

خدا کی رحمتیں بھی ہم رکاب تھیں شہزادؔ
''جو سوئے عرش معلیٰ رسولِ پاک چلے''

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

وہ صاحب کن ، مالک کل ، خالقِ انوار
وہ قادر مطلق ہے ہر اک چیز کا مختار

رحمن و رحیم اور ہے سبحان و صمد بھی
قہار ہے جبار ہے ستار ہے غفار

پروان چڑھاتا ہے وہ دانے کو زمیں میں
اور اس کو بناتا ہے وہی نخل ثمر بار

تسبیح میں مشغول ہیں اس کی مہ و ماہی
الحمد کا قائل ہے وہی حمد کا حق دار

ہر عکس ہے آئینۂ اوصافِ مصور
یہ ارض و فلک صنعتِ باری کا ہیں شہکار

خلّاقِ دو عالم کی تجلّی کا ہیں پر تو
مچھلی ہو سمندر میں کہ ہو مہرِ ضیا بار

ہے معجزۂ حسن ہر اک منظر فطرت
تفسیر ہیں جنت کی چمن ، چشمہ و کہسار

آباد ہر اک دشت میں حیرت کا جہاں ہے
اسرار و معارف کا دبستاں ہے چمن زار

اک واسطہ ہے بندہ و معبود کے مابین
وہ باعث کن منبع و سرچشمۂ انوار

ہیں نغمہ گر حمد و ثنا بحر کی موجیں
اور وجد کے عالم میں گل وغنچہ و اشجار

معراج ہے شہزادؔ یہی میرے ہنر کی
ہوں واصفِ خلّاق جہاں ، ناعتِ سرکار

☆☆☆

حمدِ باری تعالیٰ

وہی لوگ لائقِ رشک ہیں جو یہ کام خیر سے کر گئے
وہ جو عازمینِ حرم ہوئے وہ جو اپنے مولا کے گھر گئے

جو نگاہِ لطف و کرم ہوئی سبھی گرد روح کی چھٹ گئی
لیا اسمِ ذاتِ عظیم جب تو خمار سارے اتر گئے

دیا لطف خوب صیام نے مجھے یوں نوازا قیام نے
تہہِ جسم جتنے نقوش تھے اسی روشنی سے نکھر گئے

ہے صدا کلامِ قدیم کی کہ چھڑا ہے نغمۂ داؤدی
اسی سیلِ نور سے نفس کے سبھی تار و پود بکھر گئے

وہ قسم خدا کی شہید ہیں وہ قریبِ ربِ مجید ہیں
جو رہِ وفا پہ چلے سدا جو خدا کے نام پہ مر گئے

ہے خدا کا حکم ادب سے آ وہاں سر جھکا کے تو رہ کھڑا
''وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے وہ جہاں جہاں سے گزر گئے''

جو ہیں جان و دل سے محمدی وہی اولیاء ہیں مجدّدی
جو خدا کے سامنے جھک گئے جو خدا کے غیض سے ڈر گئے

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

گئے گزروں کو آخر بندگی کرنے کا ڈھب آیا
''گنہگاروں کے ہونٹوں پر درود پاک جب آیا''

حصارِ نورِ اسم ذات جس دل کو ہوا حاصل
قریب اس دل کے کوئی خطرۂ ابلیس کب آیا

کوئی قرآن کی آیت ہو یا ارشادِ قدسی ہو
زبان مصطفی سے ہو کے ہی فرمانِ رب آیا

قیامت تک ہے دنیا میں یہی اللہ کی رسی
لیے قرآن جگ میں اک نرالی تاب و تب آیا

کہیں ''والنّجم'' کی صورت کہیں ''والطّارق'' کہہ کر
قسم فرمائی اس محبوب کی جو وقت شب آیا

نہ خالی لوٹ کر جائے در الطاف سے تیرے
ترا بندہ ترے در پر الٰہی جاں بلب آیا

سر بزمِ جناں حمد و ثنا کے لے کے نذرانے
کہا احباب نے وہ دیکھئے شہزادؔ اب آیا

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

کہاں کے یہ زبان و لب مرا رنگِ ثنا کیا ہے
یہ حسنِ صوت یہ طرز بیاں ، فکرِ رسا کیا ہے

جمال خالق یکتا کا مظہر ہیں سبھی منظر
''یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بو، موجِ صبا کیا ہے''

زمین و آسماں ، یہ بحر و بر ، مہر و مہ و انجم
بس ان کو دیکھ لو اور جان لو شانِ خدا کیا ہے

عنایت ہے تری فیضان ہے جود و کرم تیرا
مرے دامن میں میرا اے مرے ربِّ عُلا کیا ہے؟

خدا کے نام پر جس نے فدا کی زندگی اپنی
کھلا اس بندۂ حق پر فنا کیا ہے، بقا کیا ہے

تشکّر ، انکساری ، عاجزی ، گریہ ، پشیمانی
نہیں ہے بندگی تو پھر مناجات و دعا کیا ہے

یہ ابھرا مطلعٔ باطن سے کس کے نام کا سورج
یہ کس کے فیضِ وحدت نے بھلایا ماسوا کیا ہے

یہ میرے حجرۂ قلب حزیں میں کون رہتا ہے
دلِ شہزاؔد سے جو اٹھ رہی ہے یہ صدا کیا ہے

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

اک عہد بے مثال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ
تمجید ذوالجلال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ

اِیّاکَ نَسْتَعِیْن ہے مقصودِ اہل دل
منشورِ اہلِ حال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ

دیباچۂ کتاب الٰہی ہے فاتحہ
اور مرکزی خیال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ

وحی اللہ بھی ہے یہ قولِ ثقیل بھی
پیغامِ لازوال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ

اس سے عیاں قرینۂ اظہارِ بندگی
تکمیلِ حال و قال ہے اِیّاکَ نَعبُدُ

منزل بھی راستہ بھی عقیدہ بھی ذکر بھی
ہر طور نیک فال ہے اِیّاکَ نَعبُدُ

تقریب وصلِ عابد و معبود ہے نماز
کیفیتِ وصال ہے اِیّاکَ نَعبُدُ

دنیا و آخرت میں مسلمان کے لیے
تمہیدِ ہر کمال ہے اِیّاکَ نَعبُدُ

پوشیدہ ان حروف میں ہے روح بندگی
قرآن کا جمال ہے اِیّاکَ نَعبُدُ

ہے سرمدی سرود یہ فرمان لَمْ یَزِلْ
برتر زِ ماہ و سال ہے اِیّاکَ نَعبُدُ

جاتا ہے جو صفات سے موصوف کی طرف
وہ جادۂ وصال ہے اِیّاکَ نَعبُدُ

وردِ زبانِ بوذر و سلمان و مرتضیٰ
ذوقِ دلِ بلال ہے اِیّاکَ نَعۡبُدُ

بندہ ہوا ہے فائزِ معراج بندگی
کیا خوب اشتغال ہے اِیّاکَ نَعۡبُدُ

نسخہ یہ ہے حصول فیض و فلاح کا
سرکوب ہر وبال ہے اِیّاکَ نَعۡبُدُ

دل سے نکالتا ہے غمِ روزگار کو
ہاں دافعِ ملال ہے اِیّاکَ نَعۡبُدُ

الحمد کے بیاں سے والاالضالین تک
اک نقطۂ کمال ہے اِیّاکَ نَعۡبُدُ

شہزادؔ کو نصیب ہو مولا وہ بندگی
جس بندگی پہ دال ہے اِیّاکَ نَعۡبُدُ

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

قرآن کی زبان میں ہوں محوِ گفتگو اِیَّاکَ نَعْبُدُ
گویا ہوئے ہیں عابد و معبود روبرو اِیَّاکَ نَعْبُدُ

حاضر ہوں دست بستہ تری بارگاہ میں لے لے پناہ میں
آیا ہوں کر کے آج میں اشکوں سے پھر وضو اِیَّاکَ نَعْبُدُ

سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر ہے تو رحیم اے قادرِ کریم
بھر دے مئے فیوض سے میرا بھی اب سبو اِیَّاکَ نَعْبُدُ

تجھ کو ہے میرے باطنی احوال کی خبر اے خالق بصر
تجھ پر عیاں خلوص مرا میری جستجو اِیَّاکَ نَعْبُدُ

درکار پھر ہے روح کو تطہیر کا عمل اے رب لم یزل
پھر قلب کو عطا ہو وہی ذوق آرزو **اِیّاکَ نَعۡبُدُ**

دشت و چمن میں تیری ہی قدرت کے رنگ ہیں سب لوگ دنگ ہیں
جاری ہے ہر گھڑی تری رحمت کی آ بجو **اِیّاکَ نَعۡبُدُ**

کیسا یہ اسم ذات کے حرفوں میں نور ہے کیف و سرور ہے
مستی میں جھوم جائے ہے ہر موجۂ لہو **اِیّاکَ نَعۡبُدُ**

سجدے کو بے قرار تھی شہزادؔ کی جبیں اے اصل ہر حسیں
جونہی سنا تھا امر ترا اس نے ''اسجدوا'' **اِیّاکَ نَعۡبُدُ**

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

تو خالقِ عظیم ہے اِیّاکَ نَستَعِین
تو قادر و کریم ہے اِیّاکَ نَستَعِین

ہم غرق معصیت ہیں مگر اے غفور تو
ہر حال میں رحیم ہے اِیّاکَ نَستَعِین

تو مبدی و معید ہے قیّوم و ذوالجلال
سبحان ہے علیم ہے اِیّاکَ نَستَعِین

فانی ہر ایک چیز ہے اس کائنات کی
تو باقی و قدیم ہے اِیّاکَ نَستَعِین

فریاد رس ہے آدم و نوح و خلیل کا
تو مرجعِ کلیم ہے اِیَّاکَ نَستَعِین

تیرا جمال غنچہ و گل سے ہے ضوفشاں
تو باری و کلیم ہے اِیَّاکَ نَستَعِین

انعام جن پہ تو نے کیا ان کا راستہ
بس راہِ مستقیم ہے اِیَّاکَ نَستَعِین

شہزادؔ کو حضور کے صدقے میں ہو نصیب
جو جنتِ نعیم ہے اِیَّاکَ نَستَعِین

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

کتاب حکمت و دانش کی ابتدا ادراک
خدائے لوح و قلم کا کرم عطا ادراک

میانِ عابد و معبود رابطے کی سبیل
حصولِ فیضِ الٰہی کا واسطہ ادراک

ہنر دیا ہے اسی نے قلم چلانے کا
اسی کا فضل ہیں علم ، آگہی ، نوا ، ادراک

دل بشر پہ وہ کرتا ہے منکشف اسرار
ہے اس کے لطف و نوازش کا سلسلہ ادراک

شہِ رسل کی حقیقت سے آشنا ہے وہی
اوراس کی ذات کا رکھتے ہیں مصطفی ادراک

زمین روح پہ برسا کے بارشِ الہام
مجھے بھی بخش دے اپنا مرے خدا ادراک

فضائے حمد میں شہزادؔ جب بھی سانس لیا
تجلّیات سے معمور ہو گیا ادراک

☆☆☆

حمدِ باری تعالیٰ

صبح دم جب کسی طائر کی صدا آتی ہے
لب پہ بے ساختہ بس حمد خدا آتی ہے

پھرنے لگتے ہیں مری آنکھ میں میزاب و حطیم
یاد جب صحن مقدس کی فضا آتی ہے

کوئی فن اور ہنر پاس نہیں ہے میرے
تیرے محبوب کی بس حمد و ثنا آتی ہے

مشکلیں جب کبھی آتی ہیں سر راہِ حیات
دستگیری کو وہیں تیری عطا آتی ہے

امت خیر مجسم کو بھی ہو خیر نصیب
ہر گھڑی لب پہ یہی ایک دعا آتی ہے

ساتھ لے آتی ہے محراب حرم کی خوشبو
جب مدینے سے کوئی موج صبا آتی ہے

خواہشِ نفس کا شہزاؔد چھٹے دل سے غبار
تب کہیں جا کے سمجھ شانِ خدا آتی ہے

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

بخش مولا مرے دل کو بھی وہی سوز و گداز
جس خشیت سے مشرف تھے کبھی اہل حجاز

جس کی ہر ضرب میں ہوتا ہے نہاں نغمۂ حق
اسی مضراب کا طالب ہے مری روح کا ساز

ذوق سجدہ بھی عطا ہو مری پیشانی کو
تیری محراب میں خم ہو یہ مرے بندہ نواز

مانگتا ہوں ترے دربار سے مولا میں بھی
جو دمکتا ہے جبینوں میں وہی عجز و نیاز

دامن شافع محشر ہے مرے ہاتھوں میں
مغفرت کو میری کافی ہے یہی ایک جواز

یہ بھی تیری ہی عنایات کا اک پہلو ہے
''دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز''

تیری توفیق سے اٹھتے ہیں خودی کے پردے
تیری تائید سے ہوتے ہیں عیاں ذات کے راز

یہ سمجھنا ہو تو پتوں کی لکیریں دیکھو
کیسے جاتی ہے حقیقت کی طرف راہِ مجاز

مجھ سے عاصی کو بھی محبوب سے نسبت بخشی
بس اسی ایک نوازش پہ ہے شہزادؔ کو ناز

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

دلِ تیرہ کو چمکاؤں مجھے توفیق دے مولا
تجھے میں یاد کر پاؤں مجھے توفیق دے مولا

مری سانسیں ترے اسمِ گرامی سے معطر ہوں
مشامِ جاں کو مہکاؤں مجھے توفیق دے مولا

فساد و شر سے میں فرش زمیں کو صاف کر ڈالوں
ہمیشہ امن پھیلاؤں مجھے توفیق دے مولا

مرے قول و عمل سے کوئی دل زخمی نہ ہو یا رب
سراپا خیر بن جاؤں مجھے توفیق دے مولا

سلیقہ دے مرے مالک مجھے حسن تکلم کا
زباں سے پھول برساؤں مجھے توفیق دے مولا

کہوں حق بات میں دربار میں سلطانِ جابر کے
میں ہر باطل سے ٹکراؤں مجھے توفیق دے مولا

مرا دشمن بھی میری راہ میں کانٹے بچھائے تو
میں اس پر پھول برساؤں مجھے توفیق دے مولا

تعلق مستقل ہو جائے یوں ارضِ مدینہ سے
ترے گھر بار بار آؤں مجھے توفیق دے مولا

تری تائید کا ہر وقت ہو سر پر مرے سایہ
میں مشکل میں نہ گھبراؤں مجھے توفیق دے مولا

یہاں بھی لوگ پہچانیں مجھے تیرے حوالے سے
وہاں بھی تیرا کہلاؤں مجھے توفیق دے مولا

تری حمد و ثنا شہزادؔ کے قلب و زباں پر ہو
میں تیرے گیت بس گاؤں مجھے توفیق دے مولا

☆☆☆

حمدِ باری تعالیٰ

ہر وقت رہے دل میں تری یاد الٰہی
یہ شہر ہمیشہ رہے آباد الٰہی

مغلوب نہ ہو جاؤں کہیں نفس کے ہاتھوں
ہر حال میں درکار ہے امداد الٰہی

دل میں ہے ترے دین کی خدمت کی تمنا
مقصود نہیں مسندِ ارشاد الٰہی

بس لاج سرِ حشر گنہگار کی رکھنا
ہو جائے نہ محنت کہیں برباد الٰہی

میرے کسی دشمن کو بھی تکلیف نہ پہنچے
میرے سبھی احباب رہیں شاد الٰہی

ہر شعر سے مطلوب فقط تیری رضا ہو
مٹ جائے دلوں سے ہوسِ داد الٰہی

آباء کو مرے بخش دے اے بخشنے والے
قائم رہے دیں پر مری اولاد الٰہی

ہے خوار و زبوں سرورِ کونین کی اُمت
فریاد ہے فریاد ہے فریاد الٰہی

تو ارض و سمٰوٰت کا خالق ہے خدایا
یہ دشت و جبل ہیں تری ایجاد الٰہی

تخلیق تو تو نے ہی کئے ہیں یہ عناصر
وہ آب ہو یا خاک ہو یا باد الٰہی

تو نے ہی بنایا اسے فِیۡ اَحۡسَنِ تقویم
انساں تو ہے مجموعۂ اضداد الٰہی

کھاتے ہیں ترا رزق سبھی کافر و مسلم
تو مالک کل اجودِ اجواد الٰہی

حق تیری عبادت کا ادا ہو نہیں سکتا
جتنی بھی عبادت کرے شہزادؔ الٰہی

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

مرا سرمایۂ ہستی تری حمد و ثنا مولا
تری توفیق سے پایا یہ گنج بے بہا مولا

تو لامحدود میں محدود کیا تعریف ہو مجھ سے
نہ تیری ابتدا مولا نہ تیری انتہا مولا

دل بے تاب کی تسکیں ہے تیری یاد میں یا رب
ترے تذکار کی لذت ہے کتنی جاں فزا مولا

میں کیسے مان لوں رسوا کیا جائے گا محشر میں
ترے محبوب کا جو شخص ہو مدحت سرا مولا

جزا کے دن تو اس خوش بخت کو کتنا نوازے گا
تری خاطر خفا سارے جہاں سے جو رہا مولا

ازل سے کر رہے تھے جستجو تیری جہاں والے
بتایا ہے ترے محبوب نے تیرا پتا مولا

تری توحید پر اہل جہاں ایمان لے آئے
تری برہان بن کر آ گئے جب مصطفیٰ مولا

تری صنعت کا ہیں شہکار یہ مہر و مہ و انجم
تری قدرت کے ہیں عکّاس یہ ارض و سما مولا

طوافِ کعبۂ اقدس کی پھر توفیق دے مجھ کو
حریمِ جاں میں بھی اک دلنشیں کعبہ بنا مولا

کرم شہزادؔ پر فرما بھی دے اے قادرِ مطلق
کھڑا ہے ہاتھ پھیلائے ترے در پر گدا مولا

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

گو جدا ہاتھ سے قلم نہ ہوا
تیرا اک وصف بھی رقم نہ ہوا

کون سی شب تھی فضل سے خالی
کون سے دن ترا کرم نہ ہوا

یہ بھی تیری ہی مہربانی ہے
میں جو مشغول کیف و کم نہ ہوا

سر وہ کس کام کا بھلا یا رب
تیری دہلیز پر جو خم نہ ہوا

جب سے بخشی ہے بندگی تو نے
دل کبھی مائلِ حشم نہ ہوا

جب سے ''لَاتَقْنَطُوْ'' کہا تو نے
کوئی دکھ درد رنج غم نہ ہوا

میں مدینے میں مر تو سکتا ہوں
گو وہاں پر مرا جنم نہ ہوا

اس کو بھی اپنا گھر دکھا مولا
جو کبھی مائلِ حرم نہ ہوا

گو کہ ہوں لاالٰہ کا قائل
مجھ سے اک بت بھی منہدم نہ ہوا

اپنی خواہش کا میں پجاری ہوں
مجھ سے تسخیر یہ صنم نہ ہوا

درج شہزادؔ جو ہے قرآں میں
کوئی بھی امر کالعدم نہ ہوا

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

میٹھی نیند سلاتا ہے تو
دن کو ہمیں جگاتا ہے تو

چیر کے سینہ ظلمت شب کا
نیا سویرا لاتا ہے تو

اپنی حمد کے نغمے مولا
خود ہی ہمیں سناتا ہے تو

اپنا ہر دم آپ تعارف
بندوں سے کرواتا ہے تو

پھر بھی تو بے رنگ ہے مولا
گو سب رنگ بناتا ہے تو

اپنی جانب آنے والے
رستے سب سمجھاتا ہے تو

کس حسن تدبیر سے یا رب
کائنات چلاتا ہے تو

گلشن گلشن پھول کھلا کر
روئے ارض سجاتا ہے تو

تو رحمن رحیم خدایا
مشکل میں کام آتا ہے تو

تو دیتا ہے سب کو روزی　　سب منگتے ہیں داتا ہے تو

تیرے نام کا ورد رکھے جو　　اس کی شان بڑھاتا ہے تو

جل تھل ہو جاتی ہے دھرتی　　بارش جب برساتا ہے تو

ہوتی ہے جس وقت ضرورت　　میرا رزق بڑھاتا ہے تو

پیاس لگے جب صحراؤں کو　　پانی انہیں پلاتا ہے تو

تیرا در میں کیسے چھوڑوں　　میرے من کو بھاتا ہے تو

تجھ سے ہے ایماں کی حرارت　　جذبوں کو گرماتا ہے تو

کسی کسی کو پاس بلا کر　　اپنا آپ دکھاتا ہے تو

تو ہے ہفت افلاک کا خالق　　سورج شرق سے لاتا ہے تو

ہو شہزادؔ پہ فضل الٰہی
اَرْحَم خود کہلاتا ہے تو

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

رُوبرو ہے حرم تیری توفیق سے
در پہ حاضر ہیں ہم تیری توفیق سے

لائقِ بارگاہِ کرم ہم نہ تھے
ہو گیا ہے کرم تیری توفیق سے

دُھل گئے سب گناہوں کے دفتر یہاں
ہو گئی آنکھ نم تیری توفیق سے

ملتزم سے لپٹنے کی تھی آرزو
رہ گیا ہے بھرم تیری توفیق سے

پاس آئے نہیں دل کو بھائے نہیں
اہل جاہ و حشم تیری توفیق سے

تیرے دامانِ رحمت سے لپٹے ہیں ہم
تیرے فضل و کرم تیری توفیق سے

عشق ہے سرزمینِ عرب سے ہمیں
گو ہیں اہلِ عجم تیری توفیق سے

مجھ گنہگار کے ناتواں ہاتھ میں
آج ہے مُلتَزِمُ تیری توفیق سے

قید خواہش سے تو نے کیا ہے رہا
ٹوٹے دل کے صنم تیری توفیق سے

سب مسافر سفر کی تھکن بھول کر
ہو گئے تازہ دم تیری توفیق سے

بوسۂ سنگ اسود کی تاثیر نے
سب بھلائے ہیں غم تیری توفیق سے

میں کھڑا ہوں مقام براہیم پر
ہو کے ملت میں ضم تیری توفیق سے

سعی کرتے ہوئے دل سے جاتا رہا
خطرۂ بیش و کم تیری توفیق سے

روح گویا حرم کی فضاؤں میں ہے
ہے یہ نعمت بہم تیری توفیق سے

آب زمزم کا ساغر لیا ہاتھ میں
بھول کر جامِ جم تیری توفیق سے

آئے بیٹھے ہیں اہل نظر دید کو
میں ہوا محترم تیری توفیق سے

جاں سے جاتی ہے گردِ حرم گھوم کر
فکرِ بود و عدم تیری توفیق سے

میں نے قربان خود کو منیٰ میں کیا
مٹ گئے سب الم تیری توفیق سے

تو نے بخشا ہے شہزآد کو یہ ہنر
چل رہا ہے قلم تیری توفیق سے

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

سوزِ حفیظؔ دے مجھے ذوق ندیمؔ دے
فکرِ رسا نواز دے قلبِ سلیم دے

خیرات من لدن کی مجھے اے علیم دے
حینِ حیات یوں مجھے خلدِ نعیم دے

تو ذائقہ چکھا مجھے اپنی صفات کا
اپنے کرم سے کچھ تو مجھے بھی کریم دے

مجھ کو بھی شہرِ علم کی خیرات ہو نصیب
مولا مجھے بھی فہمِ الف لام میم دے

ہو جائے لطف خاص ظلوم و جہول پر
اس بے ہنر کو جوہر نطقِ کلیم دے

ربِ جہاں سنآئی و عطآر کے طفیل
جینے کے واسطے کوئی مقصد عظیم دے

ہر قلب کو نصیب ہو ذوقِ دلِ بلال
بوذر کا جس میں رنگ ہو ایسی گلیم دے

کس درجہ مہربان ہے انسانیت پہ تو
جذبہ یہ آدمی کو بھی ربِّ رحیم دے

ہم سانس لے رہے ہیں فضائے کثیف میں
باغِ حبیب کی ہمیں مولا شمیم دے

یہ آخری دہائی ہے ماہِ صیام کی
پیغامِ رُستگاریِ نارِ جحیم دے

تیرے نبی کی نعت کے ہمراہ اے جلیل
لکھتا رہوں میں حمد یہ عزمِ صمیم دے

شہزآد کے لیے یہ اثاثہ ہے بے بہا
حکمت کے مجھ کو لعل و گہر اے حکیم دے

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

صلِ علیٰ کا ذکر ہے حمد و ثنا کے بعد
''اک مصطفی کا نام ہے نامِ خدا کے بعد''

ہو گا نصیب خُلد میں روزِ جزا کے بعد
ملتا ہے جو سرور خدا کی رضا کے بعد

کرتا ہے التفات وہ لطفِ مزید سے
عرضی جو بھیجتا ہوں نئی ہر دعا کے بعد

سنتا ہے سب کی عرض سمیع و بصیر خود
گو سیلِ التجا ہے ہر اک التجا کے بعد

جائے گا اس کے پاس جو توبہ کیے بغیر
ہوگا بری عذاب سے لیکن سزا کے بعد

تواب ہے وہ ذات غفور و رحیم ہے
بخشش کی ہے امید اسی سے خطا کے بعد

کعبہ کے اردگرد فضائے مطاف میں
رحمت کا سلسلہ تھا کرم کی ہوا کے بعد

وقتِ اجل بھی حمد کی توفیق ہو مجھے
مدحِ نبی ہو لب پہ ثنائے خدا کے بعد

شہزادؔ کر وسیلۂ صدّیق اختیار
پہلے امام تو ہیں وہی مصطفیٰ کے بعد

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

خدا گر نہ توفیق دے بندگی کی
نہیں پھر ضرورت ہمیں زندگی کی

وہ کیا آشنا ہو گا عرفان حق سے
نہیں جس نے لذت چکھی بے خودی کی

کہا حق نے محبوب ہے بس وہ میرا
کرے گا اطاعت جو میرے نبی کی

جہاں بھر میں ہے دربدر قوم مسلم
الٰہی ہیں تصویر ہم بے بسی کی

میسر ہو اب فتحِ باب ہدایت
نہیں کوئی حد اپنی بے رہروی کی

خدایا! یہاں خضر و مہدی کئی ہیں
فزوں تر ہے لیکن روش گمرہی کی

کھلے پھر سے مولا چمن آرزو کا
چلیں پھر ہوائیں یہاں آشتی کی

سحر دم جو تجھ سے کریں التجائیں
ہوں مقبول یا رب دعائیں سبھی کی

خدا جس کا شہزادؔ ہو آپ ہادی
نہیں اس کو حاجت کسی رہبری کی

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

خدایا رحم فرما سیدِّ کونین کا صدقہ
ہماری جھولیاں بھر سیدِّ دارین کا صدقہ

عطا ہو سائلوں کو بارگاہِ پاک سے کچھ تو
رفیقِ غار یعنی ثانیِ اثنین کا صدقہ

جلالت بخش دے فاروق اعظم کے وسیلے سے
سخاوت کر عطا عثمانِ ذوالنورین کا صدقہ

علوم حیدر کرّار سے حصہ ملے ہم کو
علی کے نام سے پہلے ہے جو اُس عین کا صدقہ

کروں خدمت میں تیرے دین کی دن رات یا مولا
یہ ہمت دے رسولُ اللہ کی نعلین کا صدقہ

بفیض سیّدہ زہرا حیا و شرم دے ہم کو
حمیّت ہو عطا اس قوم کو حسنین کا صدقہ

مرا سینہ بھی نور حکمت و عرفان سے بھر دے
الٰہی اہل بیتِ مصطفی سبطین کا صدقہ

بچا راہِ صفا کی مشکلوں سے اور خطروں سے
الٰہی غوثِ اعظم سیّدِ ثقلین کا صدقہ

بفیض نقشبنداں نقشبندیّت پہ رکھ قائم
مرے ہادی و مرشد اور نور عین کا صدقہ

رہے شہزادؔ کی نسبت سدا شیخ مجدّد سے
الٰہی مطمئن دل کے سکون و چین کا صدقہ

☆☆☆

قرآن کی شان

حمدِ رب ہے مصطفیٰ کی شان ہے قرآن میں
دین کی تعلیم ہے ایمان ہے قرآن میں

اِس کو مولا نے کہا ہے آپ فرقان حمید
اُس کی یکتائی کی ہر برہان ہے قرآن میں

نور کا منبع ہے یہ، حکمت کا بحرِ بے کنار
روشنی ہے علم ہے عرفان ہے قرآن میں

تزکیہ و صبر، تسلیم و رضا کا درس ہے
اک نظامِ عدل ہے، احسان ہے قرآن میں

ولولہ انگیز ہیں آیات اس منشور کی
فرد کے ہر درد کا درمان ہے قرآن میں

زندہ کر دیتا ہے یہ اقوامِ مردہ کے ضمیر
قادر و قیوّم کا فیضان ہے قرآن میں

جس میں پوشیدہ ہیں الہام وفراست کے گہر
حکمت و اسرار کی وہ کان ہے قرآن میں

اس سے بڑھ کر اور کیا اعزاز ہو انسان کا
خود مخاطب عبد سے رحمان ہے قرآن میں

ہے یہی شہزاؔد رب کی آخری زندہ کتاب
ریب سے خالی ہے جو فرمان ہے قرآن میں

☆☆☆

شانِ قرآن

حکمتیں ہیں نور ہے اسرار ہیں قرآن میں
ذاتِ ربِّ عرش کے انوار ہیں قرآن میں

رہنما و محسنِ انسانیت ہے یہ کتاب
کامیابی کے سبھی اطوار ہیں قرآن میں

زندگی میں بندگی کے رنگ بھر دیتا ہے یہ
ارفع و اعلیٰ سبھی اقدار ہیں قرآن میں

ناسخ و منسوخ ہیں کچھ محکم و متشابہات
گھاٹیاں کچھ راستے خم دار ہیں قرآن میں

ہے پیامِ زندگی یہ مردہ قوموں کے لیے
روح پرور ، تازہ تر افکار ہیں قرآن میں

دیکھتے ہیں صفحہ در صفحہ انہیں اہلِ نظر
جلوہ فرما ہر جگہ سرکار ہیں قرآن میں

مصدر و مہبط ہیں وہ وحیِ خدا کا اس لیے
صاحبِ قرآن کے تذکار ہیں قرآن میں

زمزمہ تسبیح کا ، نغمہ کہیں تہلیل کا
جانفزا و دلنشیں اذکار ہیں قرآن میں

قل ھواللہ احد ہے اس کی وحدت کا بیاں
کبریائی کے کئی آثار ہیں قرآن میں

سورۂ رحمان کی آیات میں جلوہ نما
اس کی قدرت کے حسیں شہکار ہیں قرآن میں

اکبر و اصغر ہو کوئی یا ہو کوئی خشک و تر
گلشن و صحرا و نور و نار ہیں قرآن میں

ماضی و حال اور مستقبل کی ہے اس میں خبر
جلوہ گر شہزادؔ سب ادوار ہیں قرآن میں

☆☆☆

شانِ بیت اللہ کی

یاد آتی ہے مجھے ہر آن بیت اللہ کی
ہے نرالی ہی جہاں میں شان بیت اللہ کی

روح کو سرشار کر دیتا ہے کعبے کا طواف
بارشِ انوار ہے پہچان بیت اللہ کی

عالم لاہوت تک ہے اس کی ہیبت کا اثر
کرتے ہیں تکریم عالمیان بیت اللہ کی

مصحفِ لاریب میں تاریخ ہے اس کی رقم
کہہ رہا ہے داستاں قرآن بیت اللہ کی

ابرہہ کو عبدِ مطلب نے دیا تھا یہ جواب
ہے حفاظت کے لیے رحمان بیت اللہ کی

اس کے معماروں میں شامل ہیں براہیم و ذبیح
کیوں نہ پھر مضبوط ہو بنیان بیت اللہ کی

روشنی تقویٰ کی اس کے دل کو ہوتی ہے نصیب
کرتا ہے تعظیم جو انسان بیت اللہ کی

حق نے نورِ مصطفیٰ سے کر دیا روشن اسے
ہو گئی تھی جب فضا ویران بیت اللہ کی

دید کو شہزادؔ کا دل ہو رہا ہے بے قرار
ہو زیارت ربِّ انس و جان! بیت اللہ کی

☆☆☆

نعت رسول مقبول ﷺ

نعت شریف

بھلا کیسے ہو ہم سے حق ادا توصیف احمد کا
سبق پڑھتے ہیں اس مکتب میں ہم تا حال ابجد کا

نظر صدّیق کی حسنِ بیاں ہو امِ معبد کا
تو شاید کچھ بیاں ہو پائے ان کے قامت و قد کا

جسے حاصل ہوا اک ذرہ بھی عشق محمد کا
وہ مشتِ خاک ہے مصداق بنیان مشیّد کا

ہر اک خوبی جہاں میں معتبر ہے ان کی نسبت سے
انہیں سے فرق ہے تا حشر قائم نیک اور بد کا

خدائے وحدہٗ نے کر دیا ہے لاشریک ان کو
اسی کو علم ہے ان کے کمال اوج کی حد کا

خدا کی رحمتیں بڑھ کر مرے لب چوم لیتی ہیں
زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد کا

خدا کے فضل سے مختار ہیں وہ حل و حرمت کے
انہیں کو علم ہے قرآن کے منشا و مقصد کا

فضیلت کی بنا تقویٰ پہ رکھی ہے شہ دیں نے
کسی پہلو سے کم رتبہ نہیں احمر سے اسود کا

ریاض خلد ہو عرش معلیٰ ہو کہ بیت اللہ
ہے بالاتر مقام ان سے مرے آقا کے مرقد کا

ہیں جس کے سائے میں جبریل قمری وار نغمہ گر
نہیں ہے گلشن ہستی میں کوئی سرو اس قد کا

سنا کوئی حکایت ہم کو بھی چشم فلک اس کی
مدینہ میں ہوا تھا واقعہ جب ان کی آمد کا

تعارف کے لیے شہزادؔ عمر خضر بھی کم ہے
اگر ہو تذکرہ صرف ان کے اک تملیذِ ارشد کا

☆☆☆

نعت شریف

خدا حضور کا قرآں مرے حضور کا ہے
تمام عالمِ امکاں مرے حضور کا ہے

کرم ہے سرورِ دیں کا ہر ایک امت پر
ہر اک رسول پر احساں مرے حضور کا ہے

نوازشات ہیں عالم پہ ان کی ہر لحظہ
ہر آن فیض فراواں مرے حضور کا ہے

نگاہ رشک سے تکتے ہیں اس کو قدسی بھی
جو خوش نصیب کہ مہماں مرے حضور کا ہے

کیسے ہوئے ہیں گوارا ہمیں جو ارض و سما
یہ سارا فیض میں قرباں مرے حضور کا ہے

یہ خَلق و اَمر کا سب اہتمام ان کے لیے
بہشت و عرش کا ساماں مرے حضور کا ہے

نہیں ہے ان کی شریعت میں جبر کا پہلو
تمام دین ہی آساں مرے حضور کا ہے

سنائی حشر سے پہلے ''انالھا'' کی نوید
یہ کس کمال کا فرماں مرے حضور کا ہے

یہ کس کا نام ہے گونجا خدا کے نام کے ساتھ
مرے حضور کا ہاں ہاں مرے حضور کا ہے

جو درمیان ہے شہزآد بیت و منبر کے
بہشت کا وہ گلستاں مرے حضور کا ہے

☆☆☆

نعت شریف

مجھ سے پھر عرض مدعا نہ ہوا
نعت کہنے کا حوصلہ نہ ہوا

جیسے ہیں مصطفی کریم مرے
ایسا تو کوئی دوسرا نہ ہوا

جس کے نقش قدم پہ خضر چلے
ایسا تو کوئی مقتدا نہ ہوا

کوئی خورشید ہو کہ ماہ جبیں
سامنے آپ کے کھڑا نہ ہوا

جس کو نسبت ہے آپ کے در سے
وہ مَرا تو مگر فنا نہ ہوا

کیا تعلق خدا کے ساتھ اسے
صدق دل سے جو آپ کا نہ ہوا

نعت شہزادؔ عرض کی تو مگر
ان کی مدحت کا حق ادا نہ ہوا

☆☆☆

نعت شریف

ایماں ہے بادباں تو ستارا ہے ان کا نام
دنیا کے اس بھنور میں کنارا ہے ان کا نام

معمور کر دیا اسے انوار حمد سے
خالق نے کیا ہی خوب سنوارا ہے ان کا نام

وہ شخص سب کے دل میں اُترتا چلا گیا
جس نے بھی اپنے دل میں اتارا ہے ان کا نام

از فرش تا بہ عرش ہے صلِّ علیٰ کی گونج
وردِ زباں ہمارا تمہارا ہے ان کا نام

ایوانِ لا اِلٰہ کا اک معتمد ستون
شرعِ مبیں کی آنکھ کا تارا ہے ان کا نام

کھولا یہ راز اسمِ گرامی کی میم نے
تحمیدِ لم یزل کا اشارا ہے ان کا نام

لوح و قلم کو اسمِ گرامی سے ہے شرف
تقدیر کی جبیں کا ستارا ہے ان کا نام

ہے اصلِ حمد و حامد و محمود ایک ہی
کس کس طرح سے حق نے ابھارا ہے ان کا نام

اس نام ہی سے ارض و سما میں ہے روشنی
لاریب روشنی کا منارا ہے ان کا نام

مومن کا دل حریمِ مدینہ سے کم نہیں
مومن کے دل میں انجمن آرا ہے ان کا نام

قرباں کر رہا ہے وہ جاں ان کے نام پر
جس جس کو اپنی جان سے پیارا ہے ان کا نام

شہزادؔ میرے نطق کی معراج ہو گئی
میں نے زباں سے جونہی پکارا ہے ان کا نام

☆☆☆

نعت شریف

مجھ سے عاصی پہ رحمت کی حد ہو گئی
نعت محبوب ذاتِ صمد ہو گئی

مل گیا اتباع نبی کا ثمر
لو مری بندگی مستند ہو گئی

مصطفی کی عنایت سے دل کی کلی
یوں کھلی کہ گلِ سرسَبزُ ہو گئی

روز محشر شفاعت کا دفتر کھلا
فردِ عصیاں مری مسترد ہو گئی

ہم کہاں کے بھلا لائق خلد تھے
''نعتِ محبوب داور سند ہو گئی''

پھر سے ''تقویمِ احسن'' عطا ہو ہمیں
زیست آئینہ ''فِیْ کَبَد'' ہو گئی

جا بجا ان کی شانیں ہیں قرآن میں
کوئی شد ہو گئی کوئی مدّ ہو گئی

نعت گوئی کی نعمت سے ہوں بہرہ ور
اب یہ نعمت بھی وجہ حسد ہو گئی

جب سے مدح پیمبر کا خوگر ہوا
ہر عزازیل کو مجھ سے کد ہو گئی

ایک لشکر حوادث کا تھا سامنے
ان کی رحمت سے حاصل رسد ہوگئی

مستنیر ان سے صبحِ ازل کی جبیں
ضوفشاں ان سے شامِ ابد ہو گئی

اہلِ جنت کہیں گے یہ سرکار سے
آج بے کس نوازی کی حد ہوگئی

ایسی توحید سمجھائی سرکار نے
ہر طرف ''الاحد الاحد'' ہو گئی

تھا جو روشن چراغ رخِ مصطفیٰ
رشکِ مہتاب کنج لحد ہو گئی

یہ بھی فیضان ہے شافع حشر کا
خلد مطلوبِ ہر نیک و بد ہو گئی

ہم جہنم میں شہزادؔ گرنے کو تھے
حائل ان کی شفاعت کی سد ہو گئی

☆☆☆

نعت شریف

بہ ہر نفس شہ دیں پر ہزار بار درود
خدا کے ذات پیمبر پہ بے شمار درود

عجیب شان سے ہوتا ہے لطف بار درود
پڑھا کرے جو کبھی کوئی بے قرار درود

دلوں کو پاک یہ کرتا ہے ہر کدورت سے
محبتوں کی دکھاتا ہے رہگزار درود

بلندیاں بھی یہ دیتا ہے زیر دستوں کو
مٹے ہوؤں کو بناتا ہے نام دار درود

یہ بندگی کو سجھاتا ہے نت نئے آہنگ
رخِ عروسِ عبادت کا ہے نکھار درود

خدا کی رحمتیں اس پر اترتی رہتی ہیں
جو بھیجتا ہے محمد پہ بار بار درود

دھلے ہوئے ہوں جو کوثر میں وہ صلوٰۃ و ثنا
ڈھلے بہشت میں جو ہوں وہ طرح دار درود

کہو ادب سے حضور آپ پر صلوٰۃ و سلام
کبھی جو بھیجنا چاہو بہ اختصار درود

صلاۃ بھیجے گا اس پر مرا خدا دس بار
جو ان کی ذات پہ بھیجے گا ایک بار درود

نماز میں بھی وہ کہتے ہیں ''السلاّمُ علیک''
اذاں کے ساتھ بھی پڑھتے ہیں حق شعار درود

چھلک رہا ہے مرے آنسوؤں سے رنگِ قبول
''مری دُعا کے گلے میں اثر کا ہار درود''

حریم قدس میں پہنچے نہ کیوں مری آواز
''مری دعا کے گلے میں اثر کا ہار درود''

عطا ہوا جو مجھے صاحب درود کا قرب
بروز حشر بنا وجہِ افتخار درود

جو تیری شان کے لائق ہو اے خدائے عظیم
تو ان پہ بھیج ہمیشہ وہ شان دار درود

بچائے رکھتا ہے شہزادؔ ہر مصیبت سے
درود خواں کے لیے ہے حسیں حصار درود

☆☆☆

نعت شریف

آرزوئے دیدۂ موسیٰ کو یوں پورا کیا
عرش پر دیدارِ حق آقا نے بے پردہ کیا

دوسرا ان جیسا کوئی پھر نہیں پیدا کیا
خلق میں خلّاق نے سرکار کو یکتا کیا

عالمِ بالا سے گزرے جب شہ دیں بے حجاب
روئے تابانِ نبی کو عرش بھی دیکھا کیا

کہکشاؤں کو ملی حسن کفِ پا کی زکوٰۃ
نور کو بھی مستنیر اس نور نے ایسا کیا

کیا تھا گر کچھ اور رہتے ساتھ تا قصرِ دنیٰ
طائرِ سدرہ نشیں یہ کیا شب اسریٰ کیا

پیکر آدم میں تھا نور محمد جلوہ گر
سب فرشتوں نے انہی کے نور کو سجدہ کیا

صاحب ایماں نے جانا ''ایکم مثلی'' کو حق
دشمنِ ایماں انہیں خود سا بشر سمجھا کیا

دل کے گلشن میں اتر آئی بہارِ ہشت خلد
کشت جاں پر آپ کا ابرِ کرم برسا کیا

کس قدر لگتی ہے دلکش حضرت حسّاں کی بات
آپ سا خوش رو کسی ماں نے نہیں پیدا کیا

آپ کی خلقت کو رکھا رب نے ہر خامی سے پاک
گویا خالق نے بھی جیسا آپ نے چاہا کیا

آج پھر یاد آئے ہیں اہل جوار ذی سلم
آج خوب آنسو بہائے اور جی ہلکا کیا

یاد طیبہ سے ملا شہزاؔد کچھ دل کو سکوں
نعت کے اشعار نے سینہ مرا ٹھنڈا کیا

☆☆☆

نعت شریف

ملاؤں کیا میں کسی سے نظر مدینے میں
جھکا ہے بار ندامت سے سر مدینے میں

میں صبح و شام زیارت کو جاؤں روضے کی
الٰہی! کاش ہو میرا بھی گھر مدینے میں

سوائے ''لا'' کے سبھی کچھ جہاں سے ملتا ہے
کھلا ہوا ہے کرم کا وہ دَر مدینے میں

میں دیکھتا تھا مناظر حریم طیبہ کے
تھی ساتھ ساتھ مری چشمِ تر مدینے میں

جمالِ نورِ مجسمؐ کو دیکھنے کے لیے
اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں

بہشت آپ ہے مشتاق جن کے جلووں کی
چھپے ہوئے ہیں وہ لعل و گہر مدینے میں

چمک اٹھے سبھی دیوار و در بقول انس
جب آئے خیر سے خیرالبشر مدینے میں

جو جارہی ہے گلستانِ خلد کو سیدھی
ہے اس کمال کی اک رہ گزر مدینے میں

بفیضِ کیفِ مسلسل کبھی یہ لگتا ہے
تمام عمر ہوئی ہے بسر مدینے میں

دعائیں ہم نے جو شہزاؔد رب سے مانگی تھیں
وہ ہو گئی ہیں سبھی بارور مدینے میں

☆☆☆

نعت شریف

جو ہو صدق طلب سلطان بحر و بر سے ملتا ہے
سکونِ دل ، قرار جاں نبی کے در سے ملتا ہے

مدینہ میں ہے جلوہ گر مدینہ علم و حکمت کا
نشانِ جادۂ بخشش اسی رہبر سے ملتا ہے

خدا کی دوستی مشروط ہے ان کی اطاعت سے
پتا اللہ کا بس مصطفی کے گھر سے ملتا ہے

نوازا ہے خدا نے سب رسولوں کو فضائل سے
کسی کا مرتبہ بھی میرے پیغمبر سے ملتا ہے؟

شہادت سورۂ احزاب میں ہے اس عقیدے کی
قرار زندگانی لطفِ پیغمبر سے ملتا ہے

نہیں ہے کام توصیف نبی میں زور بازو کا
یہ توشہ بس عطائے خالق اکبر سے ملتا ہے

قلم سجدہ کناں رہتا ہے جو محراب مدحت میں
اسے فیض ثنا جبریل کے شہپر سے ملتا ہے

خذف ریزے ہوئے تسبیح خواں ان کی توجہ سے
جواب اس ڈھنگ سے سرکار کو کنکر سے ملتا ہے

تصور میں ترے بھی ہم نشیں شاید ہیں وہ گلیاں
تری آنکھوں کا نقشہ میری چشمِ تر سے ملتا ہے

غم ہستی سے میں شہزاؔد جب بے تاب ہوتا ہوں
مجھے اک حوصلہ سا گنبدِ اخضر سے ملتا ہے

☆☆☆

نعت شریف

کیا بتائے بشر آپ کا مرتبہ جانتا ہے خدا ہی مقام آپ کا
آپ کا عشق ایمان کی جان ہے روح دین متیں احترام آپ کا

آپ خلقت میں لاریب ہیں اولیں آپ بعثت میں ہیں آخر آخریں
کون جانے بھلا ابتدا آپ کی کون جانے بھلا اختتام آپ کا

معرکہ ہے صلیب و علم کا بپا اہل اسلام باہم ہوئے بے وفا
کاش پھر کوئی رومی عجم سے اٹھے کاش پھر آئے کوئی غلام آپ کا

یا نبی اس طرف پھر ہو چشم کرم ساری امت کا رہ جائے آقا! بھرم
دستِ اغیار میں ہے کلید حرم نرغۂ کفر میں ہے نظام آپ کا

آپ کو انبیاء کی قیادت ملی آپ کو اصفیاء کی سیادت ملی
''سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا''

آپ سے نور تھا ظلمتِ دہر میں آپ سے نور ہے ظلمت دہر میں
کام آیا تھا پہلے بھی نام آپ کا کام دے گا ہمیں اب بھی نام آپ کا

آپ کا ذکر شہزاؔد کی نظم میں آپ کا ذکر شہزاؔد کی نثر میں
اس عنایت کا ہو شکر کیسے ادا تذکرہ لب پر ہے صبح و شام آپ کا

☆☆☆

نعت شریف

خیرالوریٰ کہوں انہیں شمس الضّحیٰ کہوں
صدر العلیٰ کہوں کبھی بدرالدجیٰ کہوں

کچھ کر کے اقتباس کلام مجید سے
طٰہٰ کہوں ، نذیر کہوں، مصطفی کہوں

زینت فزائے مسند محمود ہیں حضور
ایوان حشر کا انہیں صدر العلیٰ کہوں

جن کی کرن سے صبح ازل کو ملی ضیاء
ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں

اس درجہ نور باریاں ہوتی ہیں روح میں
جس درجہ اہتمام سے صلِّ علیٰ کہوں

جی چاہتا ہے پھر ہو ''بلیٰ'' کا معاملہ
پھر سے بلیٰ کے ساتھ میں صلِ علیٰ کہوں

میرا درود اور ہے اس کا درود اور
کیسے بھلا میں خود کو شریکِ خدا کہوں

وہ جن کا ذکر خیر کیا تھا مسیح نے
اللہ کے خلیل کی ان کو دعا کہوں

آنکھوں میں ہیں مناظرِ فردوس گام گام
ارض حرم کو ساحلِ موج بقا کہوں

شہزادؔ بھیجتا ہے خدا جس پہ خود درود
اس ذات کو بزرگ میں بعد از خدا کہوں

☆☆☆

نعت شریف

صحرا میں گل سبز دمکتا نظر آیا
وہ دیکھئے وہ گنبدِ خضرا نظر آیا

گلزار مدینہ کے ہر اک غنچہ و گل میں
پنہاں مجھے فردوس کا نقشہ نظر آیا

سرکار دو عالم کی عنایت سے عطا سے
بگڑا ہوا ہر کام سنورتا نظر آیا

انوار سے معمور ہے وہ خاک ابھی تک
ہر ذرّہ سے خورشید ابھرتا نظر آیا

مانند شب قدر ہے طیبہ کی ہر اک شب
ہر صبح کا چہرہ تر و تازہ نظر آیا

کہتے ہیں جسے مسندِ محمود کا وارث
محشر میں شفاعت کو وہ تنہا نظر آیا

جب دیکھا جدھر دیکھا دیار شہِ دیں میں
ہر سمت وہی نور سراپا نظر آیا

شہزادؔ مدینہ کے مناظر میں مجھے تو
عکسِ شہِ کونین جھلکتا نظر آیا

☆☆☆

نعت شریف

مائل بہ کرم رہتے ہیں سرکار ہمیشہ
یونہی نہیں آ جاتے گنہگار ہمیشہ

ارمان شفاعت لئے سرکار کے در پر
آتے ہیں شفاعت کے طلب گار ہمیشہ

سرمایۂ آدم ہے تری ذاتِ گرامی
ہیں زیر قدم ثابت و سیّار ہمیشہ

تاحشر ہے اب تیرے لیے مسندِ ارشاد
لو دیتے رہیں گے ترے افکار ہمیشہ

بخشی ہے ترے رب نے ترے ذکر کو رفعت
ہوتے ہی رہیں گے ترے تذکار ہمیشہ

خلاّقِ دو عالم بھی ترے ساتھ ہے ہر دم
جبریل بھی ہیں تیرے طرف دار ہمیشہ

ہر نقش کفِ پا ہے ترا رہبر کامل
ہیں اہلِ نظر اس کے طلبگار ہمیشہ

قرآن کی تفسیر فرامین ہیں تیرے
ہے تازہ شریعت کا چمن زار ہمیشہ

ہر وصف ترا مظہر اخلاق الٰہی
ہر حرف ترا زندہ و ضوبار ہمیشہ

محبوب ہے تو باقی وحیِّ ابدی کا
تابندہ رہیں گے ترے انوار ہمیشہ

ہر دور میں مقبول و مسلمّ رہی آقا
دنیا میں تری خوبیِ کردار ہمیشہ

پھٹکے نہ کبھی پاس مرے گردشِ دوراں
میں نعت کہوں اے شہِ ابرار ہمیشہ

رکھا ہے قدم تو نے جہاں فرشِ زمیں پر
دیکھا ہے وہاں نور کا مینار ہمیشہ

ہے جس میں جڑا ختمِ نبوّت کا نگینہ
سر پر ہے فضیلت کی وہ دستار ہمیشہ

والشّمس ہے اے شمس ترا روئے فروزاں
والفجر ترے حسن کا اظہار ہمیشہ

سرکار نے جو صبح و مسا خود بھی پڑھے ہیں
رکھ وردِ زباں بس وہی اذکار ہمیشہ

دیتا رہے خوشبو جو ترا اسمِ گرامی
مہکا رہے شہزادؔ کا گھر بار ہمیشہ

☆☆☆

نعت شریف

کب تک رہیں گے ایسے سنین و شہور اور
تابِ فراق مجھ کو نہیں ہے حضور اور

فرمایئے حضور! حضوری کی کچھ سبیل
دیتا نہیں ہے ساتھ دلِ ناصبور اور

آیا ہی چاہتا ہے حضوری کا اذن بھی
رہ لے ریاضِ خلد سے کچھ روز دور اور

ہوں گے حضور تختِ شفاعت پہ جلوہ گر
منظر ہمیں دکھائے گا یوم النشور اور

تاباں ضیائے نعت سے رہتا ہے میرا دل
اے ابرِ نور بار مجھے بخش نور اور

حمد خدا نے روح کو دی تازگی نئی
نعتِ نبی سے دل کو ملا اک سرور اور

عہد رواں حضور ہے محتاج التفات
درکار ہے بشر کو ابھی کچھ شعور اور

آتا ہے جب خیال کفِ پائے مصطفی
شہزاد صحنِ جاں میں اترتا ہے نور اور

☆☆☆

نعت شریف

اک عالم سرور میں باچشم تر ملے
روضے کے سامنے جو کھڑے دیدہ ور ملے

ممکن نہیں کہ پھر وہ کبھی در بدر ملے
باب السلاّم پر جو کھڑا بخت ور ملے

معبود مصطفی کا کرے شکر صبح و شام
توصیفِ مصطفی کا جسے کچھ ہنر ملے

اکثر درِ نبی پہ بصد عجز و انکسار
دستِ طلب دراز کیے تاجور ملے

کاسہ بدست آپ کی چوکھٹ پہ ہوں کھڑا
خیرات اب مجھے بھی مرے چارہ گر ملے

انوارِ مصطفی سے ہوئے بہرہ یاب سب
جتنے رُسل حضور سے افلاک پر مِلے

محشر میں انبیاء بھی پکاریں گے دیکھنا
''بندہ نواز صدقۂ لطفِ نظر ملے''

چلتا نہیں وہ جادۂ اہل فرنگ پر
سلطانِ انبیاء کی جسے رہگزر ملے

شہزادؔ زندگی میں مجھے خُلد ہو نصیب
سرکار کی گلی میں اگر مجھ کو گھر ملے

☆☆☆

نعت شریف

ختم الرسل ہیں سارے زمانوں کے مقتدا
خوش بخت ہیں جو آپ کی کرتے ہیں اقتدا

صلِّ علیٰ کا ورد ہے ہر درد کی دوا
مدح و ثنائے رحمتِ عالم میں ہے شفا

بندے ہیں ہم وہ خواجۂ کل خواجگان ہیں
ہیں سب کے آپ مُرشد و ہادی و رہنما

خلّاقِ ہر جہان کا شہکار ہیں حضور
آئینہ جمالِ الٰہی ہیں مصطفی

احوال وہ بیان ہوں لفظوں میں کس طرح
حاضر درِ حضور پہ ہوتے ہیں جب گدا

میں ان کا مدح خواں ہوں نکیرین بس کرو
رکھتا ہوں مصطفیٰ سے محبت میں باخدا

بے حد گراں تھا داورِ محشر کا سامنا
آقا نے مجھ کو دامنِ رحمت میں لے لیا

شہزادؔ تو نے حمد کے اشعار تو کہے
اب اس زمین میں ہی نئی نعت اِک سنا

☆☆☆

نعت شریف

لیے دلوں میں تمنائے ارض پاک چلے
حرم کی سمت مسافر بصد تپاک چلے

بذوق و شوق و حضوری و انہماک چلے
''جو سوئے عرش معلیٰ رسول پاک چلے''

حروف نعت کا ممنون میں رہوں گا سدا
جو قلب و روح کو فرما کے تابناک چلے

جہاں کی خاک سے ہو کہکشاں بھی شرمندہ
وہاں پر مہر و نجوم و قمر کی خاک چلے

کمال شوق سے آئے تھے جو سلامی کو
درِ نبی سے پلٹ کر وہ سینہ چاک چلے

شفیعِ حشر کے جلوؤں کو دیکھنے کے لیے
مسافرانِ لحد ہو کے گھر سے پاک چلے

عجیب شان سے شہزادؔ ان کے در کے گدا
بٹھا کے سارے زمانے پہ اپنی دھاک چلے

☆☆☆

نعت شریف

وہی لمحے حاصلِ زندگی ہیں جو اُن کے در پہ گزر گئے
مرے ریگ زارِ وجود کو گل و یاسمیں سے جو بھر گئے

میں چلا جو اسوۂ پاک پر مرے مصطفٰی ہوئے راہبر
مجھے بندگی کی سند ملی مرے سارے کام سنور گئے

یہ کمال ہے شہِ دین کا دیا درس صدق و یقین کا
جو اٹے تھے کفر کی دھند سے وہ نقوش سارے نکھر گئے

یہ جو نور ہے شبِ قدر کا یہ ہے فیض سیّدِ بدر کا
اسے طاق رات میں ڈھونڈنے کا حضور حکم ہیں کر گئے

ملے بندگی کے وہیں نشاں بنی سجدہ گاہ وہاں وہاں
''وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے وہ جہاں جہاں سے گزر گئے''

ہیں قسیم رحمتِ رب وہی سبھی رحمتوں کا سبب وہی
شہ دوسرا ہی کے جود سے جو تہی تھے ظرف وہ بھر گئے

بخدا وہ اہل نصیب ہیں شہ انس و جاں کے قریب ہیں
وہ جو اتباعِ رسول میں غم دو جہاں سے گزر گئے

☆☆☆

نعت شریف

جہاں کو کفر کی ظلمت سے کرنے پاک جب آیا
عجب منظر تھا دنیا میں شہِ لولاک جب آیا

نوازا اس کو بھی پیراہنِ الطاف و رحمت سے
درِ سرکار پر کوئی گریباں چاک جب آیا

چلی بادِ بہاری کھل گئے جنت کے دروازے
''گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا''

اسے سرشار کر ڈالا مسلسل جُود و بخشش سے
کوئی عاصی بھی لے کر دیدۂ نمناک جب آیا

صدائے ''مارَمَیتَ اِذْ رَمَیتَ'' گونج کر آئی
حبیبِ حق لیے ہاتھوں میں مشتِ خاک جب آیا

ربیعہ اسلمی کو آپ نے جنت عطا کر دی
لیے بہرِ وضو وہ کوزہ و مسواک جب آیا

بہارِ جاودانی آ گئی گلزارِ عالم میں
زبانِ خلق پر اسمِ شہِ لولاک جب آیا

پگھل کر ہو گیا دل موم آنکھیں چار ہوتے ہی
چلا بزمِ رسالت میں کوئی سفاک جب آیا

خدا نے لے لیا بدبخت کو اپنی حراست میں
شہِ کونین کی حد میں کوئی بے باک جب آیا

فرشتوں کی زباں پر زمزمے مدح و ثنا کے تھے
خدا کا آخری مرسل سرِ افلاک جب آیا

ہمیں ثابت قدم شہزادؔ رکھا ان کی نسبت نے
کوئی مغرب زدہ ہم پر بٹھانے دھاک جب آیا

☆☆☆

نعت شریف

نگاہ زائرِ طیبہ میں گنبد، سبز سر چمکا
سرِ شاخِ نہالِ دل عقیدت کا ثمر چمکا

مظاہر تھے کمالات شہ کونین کے سارے
دم عیسیٰ ہوا ظاہر ، ید بیضا اگر چمکا

جدا کر کے دکھایا آپ نے حق اور باطل کو
ہر اک فرمان تابندہ میانِ خیر و شر چمکا

نرالی شان سے ان کے کفِ پا نے ضیا بخشی
بہر پہلو ابو ایوب انصاری کا گھر چمکا

مری جانب نگاہ التفات آقا نے فرمائی
ستارہ میری قسمت کا سرِ مژگانِ تر چمکا

چمک اٹھے تصور میں حروف اسم محمد کے
پھر ان کے نور کی برسات سے دل کا نگر چمکا

شب معراج نے اک معجزہ یوں بھی دکھایا ہے
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''

حریم ذات میں صلِّ علیٰ کی روشنی پھیلی
مرے دل میں دیا یادِ نبی کا رات بھر چمکا

نہ چمکا ہے نہ چمکے گا کوئی شہزادؔ اس دھج سے
جہاں میں آمنہ کا جس طرح نورِ نظر چمکا

☆☆☆

نعت شریف

ادھر اسمِ گرامی لب پہ ہے فخرِ دو عالم کا
ادھر افلاک پر ہے زمزمہ صلِّ وسلم کا

مجھ ایسے کو بھی ٹھہرایا ہے موردِ لطفِ پیہم کا
بھرم رکھا شہِ خوباں نے میرے دیدۂ نم کا

شفا بخشی ، دیا ہے کام زخمِ دل کو مرہم کا
عجب اعجاز ہے صلِّ علیٰ ذکرِ معظم کا

اثر ہے کل جہاں میں اسوۂ نورِ مجسم کا
ہے شہرہ چار سو سرکار کے خلقِ مکرّم کا

یہ اک انداز تھا خیرالوریٰ کے خیر مقدم کا
زمینِ شور سے جاری ہوا چشمہ جو زمزم کا

سعادت دیکھئے میری میں ان کا نام لیوا ہوں
پھریرا عرش پر لہرا رہا ہے جن کے پرچم کا

خدا کی بارگاہ خاص تک ان کی رسائی ہے
وسیلہ ہیں وہی موسیٰ و عیسیٰ اور آدم کا

قیامت تک وہی ہیں پیشوا و رہنما سب کے
لقب بخشا خدا نے آپ کو نور مجسم کا

خدا کی دوستی مشروط ہے ان کی اطاعت سے
وہ بندہ کیا ہے جو تابع نہیں فرمانِ محکم کا

یہ اک اعزاز ہے شہزاؔد بھاری سب فضائل پر
کہ میں ہوں امتی اللہ کے محبوب اعظم کا

☆☆☆

نعت شریف

رسائی بارگاہِ پاک میں جس دم ہوئی اپنی
مقدر اوج پر تھا کیفیت تھی دیدنی اپنی

حضور خواجۂ طیبہ ہوئی پھر حاضری اپنی
خدا کے فضل سے کچھ رنگ لائی بندگی اپنی

دل و روح و بدن تھے سامنے سرکار کے حاضر
حقیقت اس گھڑی مجھ پر حقیقت میں کھلی اپنی

یہ ان کے التفات بے کراں کا اک بہانہ ہے
عزیز از جان مجھ کو اس لیے ہے بے کسی اپنی

فضیلت آپ کی بعد از خدا سب پر مسلّم ہے
جتائی ہی نہیں لیکن کسی پر برتری اپنی

گرایا اس نے جب مجھ کو شہِ والا کی چوکھٹ پر
فقط اس دن مجھے اچھی لگی یہ بے خودی اپنی

چھٹی ظلمت اجالا ہو گیا سارے زمانے میں
عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی
اپنی

کمائی ہے یہی شہزادؔ عمرِ چند روزہ کی
کٹی ہے مدحِ محبوبِ خدا میں زندگی اپنی

☆☆☆

نعت شریف

رسول پاک سے سن عظمتِ حمد خدا کیا ہے
خدا سے پوچھ شان و شوکت صلِّ علیٰ کیا ہے

دیا پیغام یہ بدر و احد کے جاں نثاروں نے
کسی کو کیا خبر قدر محمد مصطفی کیا ہے

جناب سرور دیں کے تبسم کا تسلسل ہیں
''یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بو موج صبا کیا ہے''

پناہِ عاصیاں ہے ان کا دامانِ شفاعت بھی
بروزِ حشر یہ کھل جائے گا لطف و عطا کیا ہے

یہ ان کی رحمۃ للعالمینی ہی کے جلوے ہیں
جو پوچھو عاصیوں پر یہ کرم کا سلسلہ کیا ہے

درود خالقِ اکبر ہے مدّاحِ محمد کی
ثنائے مصطفی کر بندۂ حق سوچتا کیا ہے

میں ان کے ذکر سے شہزادؔ اپنا قد بڑھاتا ہوں
مری اوقات کیا ورنہ ، مرا حرفِ ثنا کیا ہے

☆☆☆

نعت شریف

اس محبوب کا صدقہ میری مان ہوا
تجھ پر نافذ ہے جس کا فرمان ہوا

طیبہ میں اک نعت ہدیّہ لیتی جا
کر دے مجھ پر اتنا تو احسان ہوا

تو نے حرا میں وہ منظر بھی دیکھا تھا
اترا تھا قرآن پہ جب قرآن ہوا

کر معمور دل و جاں کو اس خوشبو سے
لا طیبہ سے کچھ عطر و لوبان ہوا

تو جالی کے اس جانب بھی جاتی ہے
جس جانب ہے مولا کی برہان ہوا

میرے بھی ممدوح وہی ہیں تیرے بھی
اور وہی ہیں ممدوح رحمٰن ہوا

تو نے تو سرکار کے لب بھی چومے ہیں
میں تیری خوش بختی پر قربان ہوا

ساتھ رہی ہے اسریٰ و معراج میں تو
پائے ہیں کیا کیا روح و ریحان ہوا

تو گوش سرکار تلک پہنچاتی تھی
نعت پڑھا کرتے تھے جب حسان ہوا

تو محظوظ ہوئی ہے ان کی سانسوں سے
رب نے تجھ کو بخشی کیسی شان ہوا

تو بھی شامل تھی سرکار کی طینت میں
تجھ پہ فدا ہو جائے میری جان ہوا

میں بھی تیرے ساتھ مدینے جا پہنچوں
ہے کوئی ہم راہی کا امکان ہوا

آتی ہے شہزادؔ ریاض الجنّت سے
تازہ تر کرنے میرا ایمان ہوا

☆☆☆

نعت شریف

خود سنور جائیں گے حالات مدینے چلئے
آپ بن جائے گی ہر بات مدینے چلئے

رشکِ صد خلد ہے گلزار حریمِ طیبہ
ہیں وہاں نور کے باغات مدینے چلئے

بارشِ نور برستی ہے گلی کوچوں میں
دن کے جیسی ہے وہاں رات مدینے چلئے

چھوڑیئے چھوڑیئے دنیا کے یہ جھنجٹ سارے
آیئے آیئے حضرات مدینے چلئے

دل میں رکھیے نہ کوئی زادِ سفر کا کھٹکا
اک سے اک ہے وہاں سوغات مدینے چلیے

حاصلِ عمر ہیں گھڑیاں جو وہاں پر گزریں
قیمتی ہیں وہی لمحات مدینے چلیے

قدسیوں کا وہاں رہتا ہے ہمیشہ مجمع
ہیں ہمہ رنگ فیوضات مدینے چلیے

قاسمِ نعمتِ باری ہیں کرم پر مائل
بٹ رہی ہے وہاں خیرات مدینے چلیے

ان کے دربار سے جاتا نہیں منگتا خالی
ہے رواں بحرِ عنایات مدینے چلیے

راہِ طیبہ میں ہیں جتنے بھی دیار و امصار
ہیں وہ جنت کے مضافات مدینے چلیے

جن کے سینے میں ہے تاریخِ رسالت پنہاں
دیکھنے ہوں جو کمالات مدینے چلیے

الجھنیں حل درِ سرکار پہ جا کر ہوں گی
گر بدلنے ہیں خیالات مدینے چلئے

صبح کی سانس معطر ہے مہک سے ان کی
شام پر بھی ہیں عنایات مدینے چلئے

کھینچتا ہے دل مومن کو اُحد کا منظر
یاد آ جاتے ہیں غزوات مدینے چلئے

جابجا ہیں وہاں آثار و مظاہر ان کے
ہر قدم پر ہیں کرامات مدینے چلئے

کہہ رہی ہیں وہ ہوائیں بھی انہی کے قصے
سن ہی لیجے وہ حکایات مدینے چلئے

خواہشیں دہر کی چھوڑیں گی نہ دامن ہرگز
توڑیے اب یہ روایات مدینے چلئے

پاؤں شہزادؔ طبیعت پہ میں کیسے قابو
ہے تقاضا یہی دن رات مدینے چلئے

☆☆☆

نعت شریف

محبوب ربِّ عرش ہے ، میر حجاز ہے
نسبت سے جس کی نوعِ بشر سرفراز ہے

عقدہ کھلا یہ رحمت عالم کو دیکھ کر
فضل خدا کا سلسلہ کتنا دراز ہے

یوُنہی نہیں رحیم کہا خود کریم نے
میرا نبی کریم ہے بندہ نواز ہے

''تِلکَ الرُّسُل'' سے اور بھی کچھ ہو گیا عیاں
پیغمبروں میں آپ کا جو امتیاز ہے

جو کچھ ورائے عقل ہے قرآن پاک میں
مابین مصطفی و خدا ایک راز ہے

امت پہ چل گیا ہے عزازیل کا فسوں
آقا یہ قوم در پئے تحریص و آز ہے

اسریٰ کی شب گیا تھا جو تا رفعت دنیٰ
بس ایک لامکاں کا وہی شاہباز ہے

لہجے کو ان کے نام نے بخشی ہے اک مٹھاس
دل میں انھی کے ذکر سے سوز و گداز ہے

معبود نے اسی کو فقط ''عبدہٗ'' کہا
جس پر سلام بھیجنا روح نماز ہے

شہزادؔ بس یہی ہے تعارف مرا کہ میں
بندہ ہوں ان کی نسبتِ عالی پہ ناز ہے

☆☆☆

نعت شریف

ہو کیسے حق ادا پھر ہم سے ان کی نعت و مدحت کا
اَلم نشرح ہے سر آغاز جن کی شانِ رفعت کا

نہیں کوئی کنارا رحمتِ آقا کی وسعت کا
پھریرا عرش پر لہرا رہا ہے ان کی عظمت کا

اِدھر بھی سرورِ دیں کوئی چھینٹا ابر رحمت کا
کہ ابتر ہو رہا ہے حال اب تو ساری امت کا

کھلا توحید کا روشن دریچہ شرک خانے میں
یہ ایک اعجاز ہی تھا سرورِ عالم کی دعوت کا

رسول ہاشمی کے امتی انمول ہوتے ہیں
کسی کو کیا پتا ان موتیوں کی قدر و قیمت کا

سوائے کوچۂ سرکار کے بک جائیں ناممکن
اگر اندازہ ہو جائے ہمیں خود اپنی قیمت کا

کہا اللہ نے قرآں میں ختم المرسلیں ان کو
’’عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا‘‘

شہ کونین نے فرما دیا ہے ’’لانبی بعدی‘‘
’’عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا‘‘

کسی کذاب کو جرأت نہ ہو پھر ایسے دعوے کی
’’عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا‘‘

کسی کاذب سے کوئی معجزہ مانگے تو کافر ہے
یہ فتویٰ ہے بہت مشہور سلطانِ فقاہت کا

نیا کوئی نبی شہزادؔ ہو اب غیر ممکن ہے
رسولِ آخریں پر ختم ہے منصب رسالت کا

☆☆☆

نعت شریف

سرور کون و مکاں سیّد ذیشان عرب
باعثِ ارض و سما روحِ عجم جانِ عرب

رونق بزمِ جہاں شمع شبستانِ عرب
ثانی باغ جناں حسنِ گلستانِ عرب

گلشنِ روح پہ چھا جاتی ہے شادابی سی
یاد آ جاتے ہیں جس دم گل و ریحانِ عرب

تابع حکم شہِ دیں ہیں عجم کے دفتر
دستِ محبوب خدا میں ہے قلمدانِ عرب

ذرّے ذرّے میں چمکتے ہیں یہاں ماہ و نجوم
جادۂ عرشِ معلیٰ ہے خیابانِ عرب

جب کھلا باب عنایات نبوت اس میں
آسماں گیر ہوئی وسعتِ دامانِ عرب

سنتِ سرورِ دیں صاحب ایماں کا وقار
یعنی دستار کہ ہے زینتِ مردانِ عرب

حامل وحی خداوند فرشتوں کا امام
''طائر سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب''

بست و دو سال زیارت کو مسلسل آیا
''طائرِ سدرہ نشیں مرغ سلیمانِ عرب''

مجھ کو شہزادؔ کمک روحِ رضا سے پہنچی
ورنہ ہوتی نہ رقم مدحتِ سلطانِ عرب

☆☆☆

نعت شریف

خلوص ، امن ، اخوت ، حیا وفا ادراک
جہاں میں بانٹنے آئے تھے مصطفی ادراک

ضیائے سیرت انور سے ضوفشاں ہے حیات
نقوش پائے نبی سے ہمیں ملا ادراک

گزر گئے ہیں جہاں سے بھی تاج دار شعور
بکھر گیا اسی رستے پہ جا بجا ادراک

بلال و بوذر و سلمان بنتے جاتے ہیں
درِ حبیب سے ہوتا ہے جب عطا ادراک

جبیں تمدّن و تہذیب کی چمکنے لگی
عجیب شان سے جلوہ نما ہوا ادراک

جو زیبِ چشمِ بصیرت ہو خاکِ راہِ حجاز
تو قلب و ذہن میں ہوتا ہے رونما ادراک

ترے حبیب کی مدحت کا حق ادا ہو پائے
مجھے نصیب ہو اتنا تو اے خدا ادراک

مرے نبی کا طریقہ ہے علم کی تقسیم
مرے حضور کی سنت ہے بانٹنا ادراک

اگر نصیب ہو دریائے مِنْ لَّدُنْ کی نمی
خدا کے فضل سے ہوتا نہیں فنا ادراک

مرے کفیل و مربی ہیں مصطفی شہزادؔ
مجھے یقین ہے ہوگا فزوں مرا ادراک

☆☆☆

نعت شریف

باران کرم مجھ پہ بھی برسائے مدینہ
اے کاش مرے دل میں سما جائے مدینہ

ہے نقش مرے دل پہ ہر اک منظر طیبہ
پھرتے ہیں میری آنکھ میں گلہائے مدینہ

سب رنج بھلا دیتی ہے آغوش احد کی
ہے راحت جاں کوہِ دل آرائے مدینہ

پنہاں ہیں تری خاک میں ایمان کے موتی
تو رُوکشِ فردوس ہے صحرائے مدینہ

بخشش کی سند ہے درِ سرکار سے نسبت
جنت کی ضمانت ہے تولائے مدینہ

کب دیکھئے ہم پر ہو عنایت کی نظر پھر
’’کب دیکھئے بر آئے تمنائے مدینہ‘‘

ہر شخص میں انصارِ مدینہ کی جھلک ہے
اک عالمِ ایثار ہے دنیائے مدینہ

جو لطف کہ شہزادؔ شہیدیؔ پہ ہوا تھا
وہ لطف کبھی مجھ پہ بھی فرمائے مدینہ

☆☆☆

نعت شریف

یاد جب خلوتِ خورشیدِ حرا آتی ہے
گوشۂ قلب سے اقراء کی صدا آتی ہے

مسجد نعت میں جب سجدہ کناں ہونا ہو
کام اس وقت مرے فکرِ رسا آتی ہے

روح کا رزق اترتا ہے فلک سے جب بھی
میرے حصے میں شہِ دیں کی ثنا آتی ہے

یاس کو پاس پھٹکنے نہیں دینا ہر گز
دل کی بستی مرے آقا کو بسا آتی ہے

روح کے دشت کو گلزار بنانے کے لیے
صبح دم جنت طیبہ سے ہوا آتی ہے

نسبت سرور کونین پہ ہے فخر مگر
اپنے اعمال کو دیکھوں تو حیا آتی ہے

گلشن جاں میں مہکتے ہیں درودوں کے گلاب
''جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے''

کعبۃ اللہ کے شہزادؔ ہر اک گوشے سے
''وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ'' کی صدا آتی ہے

☆☆☆

نعت شریف

کوئی خوش بخت مرے شہر سے جب جائے حجاز
یاد رہ رہ کے مجھے آئے ہے صحرائے حجاز

اک تعلق ہے اسے فخرِ بنی ہاشم سے
ناز کیوں کر نہ کرے بخت پہ لیلائے حجاز

ایسا انفاس شہِ دیں نے نوازا ہے اسے
رشکِ صد طور ہوئی وادیِ سینائے حجاز

حظ اٹھا پائے گا وہ کوثر و تسنیم سے کیا
چکھ نہ پایا جو یہاں بادۂ مینائے حجاز

سجدہ کرتے ہیں وہاں جا کے مقدّر والے
بخت ور ہوتے ہیں بس ناسیہ فرسائے حجاز

رنگ توحید کا روحوں پہ وہاں چڑھتا ہے
روپ بندوں کو نیا دیتی ہے دنیائے حجاز

کیا لبھا پائے ہمیں پیرس و لندن کی کشش
''دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز''

بخدا طیبہ و بطحا کا شرف ہے ان سے
نقشِ پائے شہِ دیں مرتبہ افزائے حجاز

خود شفا آئے مریضوں کی بلائیں لینے
نبض پر ہاتھ ہی رکھ دے جو مسیحائے حجاز

اپنی آغوشِ میں لے لے اسے وقت رخصت
لطف شہزادؔ پہ کچھ خاص جو فرمائے حجاز

☆☆☆

نعت شریف

منگتے کا بھرم رکھنا سرکار کی سنت ہے
سائل کی صدا سننا سرکار کی سنت ہے

پرسش کے لیے جانا دکھ درد کے ماروں کی
لاچار کے کام آنا سرکار کی سنت ہے

تنہائی میں چھپ چھپ کر غیروں کے لیے رونا
اپنوں کے ستم سہنا سرکار کی سنت ہے

مخلوق سے پیش آنا ہر حال میں شفقت سے
بندوں کا بھلا کرنا سرکار کی سنت ہے

تعلیم شہِ دیں ہے ، تکریم بنی آدم
تعلیم کو پھیلانا سرکار کی سنت ہے

شیطاں کا طریقہ ہے سفاکی وخوں ریزی
دشمن کو اماں دینا سرکار کی سنت ہے

مشکل ہو بھلے جتنی ، حالات ہوں کیسے ہی
حق بات سدا کہنا سرکار کی سنت ہے

بیعت نہ کبھی کرنا فرعون زمانہ کی
ایمان پہ ڈٹ جانا سرکار کی سنت ہے

کچھ وقت عبادت میں راتوں کو بسر کرنا
آرام بھی فرمانا سرکار کی سنت ہے

جس ذات نے بخشی ہیں شہزادؔ ہمیں سانسیں
اس ذات کا دم بھرنا سرکار کی سنت ہے

☆☆☆

نعت شریف

ابرِ کرم کچھ ایسا برسا تری گلی میں
خالی رہا نہ کوئی منگتا تری گلی میں

اٹکے ہوئے ہیں آنسو پلکوں پہ کس ادب سے
آہوں میں ڈھل گیا ہے گریہ تری گلی میں

سب زائروں کی خاطر ہے مژدۂ شفاعت
یہ چیز ہے تو بس ہے تنہا تری گلی میں

دیتی ہے پیار اتنا یہ سرزمینِ اقدس
ہر شخص لگ رہا ہے اپنا تری گلی میں

ملتی ہے سر بلندی سر کو یہاں جھکا کر
دیکھا ہے ہم نے سجدہ تری گلی میں

سورج میں اک جھجک سی وقتِ طلوع دیکھی
مہتاب کو بھی گُم سُم پایا تری گلی میں

ہر شے میں ہم نے دیکھے حسنِ ازل کے
جلوے
اک چیز بھی نہیں ہے بے جا تری گلی میں

پاسِ ادب سے دھڑکن دل میں سمٹ رہی ہے
کچھ سہل تو نہیں ہے رہنا تری گلی میں

شہزادؔ اس کرم کا گو اہل تو نہیں ہے
اے کاش اور کچھ دن رہتا تری گلی میں

☆☆☆

نعت شریف

جو اہل قرب ہیں کب آنکھ بھر کے دیکھتے ہیں
رُخِ نبی کو وہ جاں سے گزر کے دیکھتے ہیں

دکھائی دیتا ہے دھندلا سا گنبدِ اخضر
جو آئینے میں کبھی چشم تر کے دیکھتے ہیں

چلو چلو کریں سجدہ ریاض جنت میں
نصیب ہم بھی ذرا اپنے سر کے دیکھتے ہیں

اگر ہے مسئلہ ناموس مصطفی کا تو پھر
ہتھیلیوں پہ سروں کو بھی دھر کے دیکھتے ہیں

فنا پذیر لگا ان کو رعب قصرِ شہی
سدا جو روزن و درِ اُن کے گھر کے دیکھتے ہیں

رخ حبیب تو شہزاد پھر ہے روئے حبیب
ادب شناس تو جالی کو ڈر کے دیکھتے ہیں

☆☆☆

نعت شریف

اللہ نے یوں شان بڑھائی ترے در کی
تعظیم خود انساں کو سکھائی ترے در کی

ہر لمحہ مجھے رہتا ہے احساسِ حضوری
تصویر جو سینے میں سجائی ترے در کی

طاری تھا مری روح پہ معراج کا عالم
جالی جو مرے ہاتھ میں آئی ترے در کی

تھا پاس ترے ذوق طہارت کا خدا کو
سونپی جو فرشتوں کو صفائی ترے در کی

اے رحمتِ عالم ہو کوئی وصل کا ساماں
ہے شاق بہت دل پہ جدائی ترے در کی

لیتے ہیں فرشتے بھی یہاں سانس ادب سے
وہ دھاک ترے رب نے بٹھائی ترے در کی

پابندِ ادب ہیں یہاں صدّیق و عمر بھی
تکریم وہ قرآں نے بتائی ترے در کی

آیا مری سانسوں کو مہکنے کا سلیقہ
خوشبو جو دل و جاں میں بسائی ترے در کی

توقیر ترے شہر کی مطلوب تھی رب کو
قرآں میں قسم اس لیے کھائی ترے در کی

کر آؤں چمن زار مدینہ کی زیارت
ہو پھر سے مقدر میں رسائی ترے در کی

اس ہاتھ میں قدرت کا بھی کچھ ہاتھ تو ہوگا
جس ہاتھ نے بنیاد اٹھائی ترے در کی

اک بحر امڈنے لگا الطاف و عطا کا
سائل نے جو زنجیر ہلائی ترے در کی

اس قوم کو آیا نہیں جینے کا قرینہ
جس قوم کو تعلیم نہ بھائی ترے در کی

انسان کو احسان ترے یاد رہیں گے
تاعمر نہ بھولے گی ، بھلائی ترے در کی

شہزادؔ کے ہونٹوں پہ رہے نعت کا نغمہ
آنکھوں میں رہے جلوہ نمائی ترے در کی

☆☆☆

نعت شریف

مہکتا گلستان مدینے کی گلیاں — ہیں جنت بداماں مدینے کی گلیاں

بہر سو ہیں شمع رسالت کی کرنیں — فروزاں فروزاں مدینے کی گلیاں

شہِ دوسرا ہیں یہاں جلوہ فرما — نہ ہوں کیوں نمایاں مدینے کی گلیاں

منور ہیں مکّہ کے بازار کیسے — ہیں کتنی درخشاں مدینے کی گلیاں

عقیدت کی دنیا ہے آباد ان سے — محبت کا عنواں مدینے کی گلیاں

نگاہوں کی ٹھنڈک ہے گنبد کا جلوہ — سکون دل و جاں مدینے کی گلیاں

یہیں پر گنہگار پاتے ہیں تسکیں — ہیں بخشش کا ساماں مدینے کی گلیاں

خدا کی عنایت ہے بطحا کی وادی — نبی کا ہیں احساں مدینے کی گلیاں

دلاتی ہیں رحمت کی امید سب کو بھلاتی ہیں عصیاں مدینے کی گلیاں

ہیں مرغوبِ اہل نظر مدتوں سے شبستاں شبستاں مدینے کی گلیاں

تلاشِ نگاہِ طلب ان کا روضہ مرے دل کا ارماں مدینے کی گلیاں

دکھاتی ہیں شہزآد اہل جہاں کو
رہ علم و عرفاں مدینے کی گلیاں

☆☆☆

نعت شریف

ہر اک خوبی اسے زیبا جو ہے تعریف کے لائق
اسی کا نام ہے اعلیٰ اسی کی شان ہے فائق

درودِ سرمدی ہر وقت ہو سرکارِ والا پر
تحیّت کی گھٹا برسے حبیب ربِّ اعلیٰ پر

ہر عظمت اس جہاں میں ان کے تلوے چومنے آئی
وہ خوبی بن گئی میرے نبی کو جو ادا بھائی

انہیں اچھی لگی جو بھی وہی عادت بھلائی ہے
جو ان سے ہو گئی منسوب وہ خصلت اچھائی ہے

شرف لوح و قلم کا بڑھ گیا اسمِ گرامی سے
ضیاء عرشِ معلیٰ کو ملی ماہِ تہامی سے

شہِ دیں کا نہیں جبریل کا سدرہ نشیمن ہے
نہیں مطلوب قوسین آپ کا تو رب سے بندھن ہے

ملی آدم کو راحت اپنے نورالعین سے مل کر
رُسل مسرور تھے اپنے دلوں کے چین سے مل کر

خدا بھی ہو گیا خوش سیّدِ کونین سے مل کر
مکمل دائرہ ہوتا ہے بس قوسین سے مل کر

شفیعِ عاصیاں کا ذکر ہے رافع وباؤں کا
طبیبِ دو جہاں کا نام ہے دافع بلاؤں کا

عقیدے کی مرے اسلاف بھی تصویب کرتے ہیں
مری تصدیق خود اوراق ''نشر الطیب'' کرتے ہیں

زیارت سے نبی کی نوریوں کو بھی قرار آیا
فضائے عالمِ بالا پہ جیسے اک نکھار آیا

وہ ذات وحدہٗ کا مصطفی کو عبدہٗ کہنا
عجب تھا عابد و معبود کا وہ قبلہ رُو رہنا

ہوئے ہیں منکشف اسرار یہ اہل حقائق پر
خدا کے کس قدر انعام ہیں خیرالخلائق پر

گدائے بارگاہِ فخر موجودات ہیں سارے
معارف سرور دارین کی خیرات ہیں سارے

حقیقت میں مقام خواجۂ کل خواجگاں کیا ہے
خدا ہی جانتا ہے عظمتِ شاہ شہاں کیا ہے

نہیں یہ جنس جو بدلے میں مال و زر کے ملتی ہے
غذا شہزادؔ روحوں کو نبی کے در سے ملتی ہے

☆☆☆

نعت شریف

دل کی بستی بسائی تری نعت نے
بات بگڑی بنائی تری نعت نے

تیری مدحت نے مجھ کو کیا محترم
میری عزت بڑھائی تری نعت نے

جادۂ بندگی پر کیا گام زن
حمد مجھ کو سُجھائی تری نعت نے

محو کر کے مری سب زیاں کاریاں
دی مجھے ہر بھلائی تری نعت نے

میرے باطن کی تاریکیاں چھٹ گئیں
شمع مدحت جلائی تری نعت نے

میں ہوں ممنون آقا تری نعت کا
میری قسمت جگائی تری نعت نے

پھر کسی مشورے کی نہ حاجت رہی
بات ایسی سنائی تری نعت نے

بحر خواہش میں بس ڈوبتے ڈوبتے
کشتی جاں بچائی تری نعت نے

تیرے مولا سے لے کر مجھے بخش دی
تیری مدح سرائی تری نعت نے

اس طرح اپنے اندر فنا کر لیا
مجھ کو ہر شے بھلائی تری نعت نے

مجھ کو آغوش رحمت میں یوں لے لیا
ہر تمنا بھلائی تری نعت نے

دیکھ کر نوریوں کو بھی رشک آ گیا
ایسی محفل سجائی تری نعت نے

نعت سے مجھ پہ میری حقیقت کھلی
کی مری رونمائی تری نعت نے

بات کرنے کا مجھ کو سلیقہ نہ تھا
بات کرنا سکھائی تری نعت نے

ہم بھی ہو آئے جنت کے باغات سے
دی ہمیں یہ رسائی تری نعت نے

وصل کی لذتوں سے کیا آشنا
دور کی ہر جدائی تری نعت نے

فکرِ عقبیٰ سے مجھ کو بری کر دیا
دے کے ذوقِ گدائی تری نعت نے

گردِ حرص و ہوس کی چھٹی روح سے
کی دلوں کی صفائی تری نعت نے

مجھ کو حاصل ہے تائید روح امیں
کی یہ عقدہ کشائی تری نعت نے

اس عنایت پہ شہزاؔد ممنون ہے
کی مری ہم نوائی تری نعت نے

☆☆☆

نعت شریف

آپ کے ہو کے یا نبی ہم لوگ
کیوں ہیں اخلاق سے تہی ہم لوگ

آپ کے نام کا ادب ہے بہت
نعت پڑھتے ہیں آپ کی ہم لوگ

قلب میں احترام ہے بے حد
آپ کے ہیں غلام بھی ہم لوگ

یانبی رحم کیجیے ہم پر
آپ ہی کے ہیں امتی ہم لوگ

آپ سے عشق ہے حضور مگر
ہیں تمدن میں مغربی ہم لوگ

آپ کی راہ سے ہٹے تو ہوئے
نفس و شیطاں کے مقتدی ہم لوگ

کفر دنیا پہ پھر مسلط ہے
ہیں اسیرانِ بے بسی ہم لوگ

در بدر ہو گئے زمانے میں
ہو کے محروم رہبری ہم لوگ

مکتبِ علم و فن کے آپ رئیس
ہیں مگر اس کے مبتدی ہم لوگ

نسبتِ شہرِ علم کے باوصف
ہیں فقیرانِ آگہی ہم لوگ

جب تھی ہمراہ سنتوں کی ضیا
ظلمتوں میں تھے روشنی ہم لوگ

پھر بھی شہزادؔ ہے امید کرم
گو کہ ہیں صیدِ گمرہی ہم لوگ

☆☆☆

نعت شریف

کس طرح نہ ہو منبعِ انوار عمامہ
پہنے ہوئے ہیں سیّدِ ابرار عمامہ

ثابت ہے روایات صحیحہ سے یہ دعویٰ
ہے تاجِ نبی سنتِ سرکار عمامہ

سجتا رہا جو سرور کونین کے سر پر
وہ رحمت عالم کا طرح دار عمامہ

شملے کی ہر اک تار میں رقصاں ہیں ستارے
اللہ رے زیبا و ضیا بار عمامہ

در ہائے سیادت سے مرصع ہے ہر اک بل
ہے سارے عماموں کا یہ سردار عمامہ

ہے جس میں جڑا ختم نبوّت کا نگینہ
سرکار کے سر پر ہے وہ شہکار عمامہ

جبریل اُتر آتے تھے سدرہ سے زمیں پر
دیتا جو کبھی دعوتِ دیدار عمامہ

ایمان کا اظہار ہے سرکار کی الفت
سرکار سے الفت کا ہے اظہار عمامہ

آتی ہیں سلامی کو فرشتوں کی قطاریں
نکلیں جو پہن کر شہِ ابرار عمامہ

دستار کی مانند جو روضے پہ سجا ہے
کاشانہ اقدس کا ہے شہکار عمامہ

ہے اس کو سر سرورِ کونین سے نسبت
کیوں کر نہ ہو پھر نور کا مینار عمامہ

ہے قول شہ ارض و سما فَاتَّبِعُوۡنِیۡ
اس واسطے مومن کو ہے درکار عمامہ

سرکار نے جو غزوۂ خیبر میں نوازا
تھا زیبِ سرِ حیدرِ کرّار عمامہ

سنت کے محافظ تھے سب اصحاب پیمبر
رکھتے تھے مہاجر ہوں کہ انصار عمامہ

تھی بدر میں دستار فرشتوں کے سروں پر
باندھے ہوئے آئے تھے مددگار عمامہ

شملے میں نہاں پشت پناہی کی ادا ہے
ہے ظلِّ ید ایزدِ غفّار عمامہ

اس پر ہے سجا نقشۂ نعلین مبارک
کام آیا ہے مشکل میں کئی بار عمامہ

سوراخ ہیں آقا کئی دامان طلب میں
پھیلائے ہوئے ہوں سر دربار عمامہ

سجدے کی جو اس در پہ نہیں سر کو اجازت
ہے سجدۂ بے سر کو بھی طیّار عمامہ

چوموں کبھی اس کو تو کبھی سر پہ سجاؤں
ہے میرے لیے آپ کی پیزار عمامہ

پگڑی نہ اچھل جائے کہیں اہل حرم کی
آقا ہے توجہ کا طلبگار عمامہ

شہزاؔد یہ سرکارِ مدینہ کا کرم ہے
باندھے ہوئے ہے مجھ سا گنہگار عمامہ

☆☆☆

نعت شریف

نانا کو کریں پیش جو حسنین عمامہ
کیسے نہ ہو پھر قرۃ عینین عمامہ

مکہ میں دیا آپ نے جب فتح کا خطبہ
باندھے ہوئے تھے سرورِ کونین عمامہ

جبریل بھی حیرت سے تکا کرتے تھے ان کو
جب سر پر سجاتے شہِ دارین عمامہ

رفعت یہ ملی صاحب معراج کے صدقے
پہنچا تھا سرِ عرش یہ اک رَین عمامہ

ہر وقت مجھے رہتا ہے احساس حضوری
ہونے نہیں دیتا مجھے بے چین عمامہ

شہزادؔ میں کیسے نہ انہیں سر پہ سجاؤں
میرا تو ہیں سرکار کے نعلین عمامہ

☆☆☆

نعت شریف

حیات بے ثبات کو خدا اگر دوام دے
مجھے تو بس غلامی درِ شہِ انام دے

اک آرزو سی ہے دبی دلِ نیاز مند میں
اُنیس و بوتراب سا مجھے بھی کوئی نام دے

میں ایک نعت لکھ سکوں، کعب بن زُہیر سی
مجھے قدیر و مقتدر قدرتِ کلام دے

کہاں چلی گئی ہے تو ہوائے شہرِ مصطفی
مرے دلِ حزیں کو بھی سکون کا پیام دے

ہماری سرزمین بھی ترس گئی ہے امن کو
ہمیں بھی خالقِ جہاں عمر سا اک امام دے

مرے نبی سا سرپرست دے ہر اک غلام کو
بلال سا ہر ایک سرپرست کو غلام دے

عقیق سے بھی خوب تر نفس مثلِ آب زر
ثنائے نور کے لیے حروفِ نور فام دے

ازالہ ذکرِ مصطفی سے میں کروں خطاؤں کا
میں خود سے لڑ سکوں مجھے وہ ذوقِ انتقام دے

ترس گئے ہیں امن کو ہم امن کے پیام بر
ہماری سمت بھی نظر، ہمیں بھی اب سلام دے

مجددؔی میں امتی ہوں شہریار علم کا
میں کیسے مان لوں اگر کوئی دلیل خام دے

☆☆☆

نعت شریف

تنویرِ سخن نیرّ تابانِ رسالت
تابانیٔ فن نیر تابانِ رسالت

فریاد کناں ہے شبِ عصیاں کی سیاہی
''ہاں ایک کرن ، نیر تابانِ رسالت''

کرنے کو فدا آپ کی عزت پہ ملے ہیں
یہ جان و بدن نیر تابان رسالت

اک نعت لکھوں آپ کی میں خون جگر سے
ہے دل میں لگن نیر تابان رسالت

پڑھتے ہیں درود آپ کو دیتے ہیں دعائیں
یہ سرو و سمن نیر تابان رسالت

کھلتے ہوئے پڑھتے ہیں سبق صلِّ علیٰ کا
گل ہائے چمن نیر تابانِ رسالت

لکھتے ہی ثنا دور نکل جاتے ہیں دل سے
سب رنج و محن نیر تابانِ رسالت

کرتے ہیں ہمیشہ شب بدعت کا ازالہ
انوارِ سنن ، نیر تابانِ رسالت

بے تاب فدا ہونے کو رہتے ہیں ہمیشہ
سب اہل سنن نیر تابانِ رسالت

پڑھتا ہی رہے نعت کا شہزآد وظیفہ
ہے ایک ہی دھن نیر تابان رسالت

☆☆☆

نعت شریف

اللہ نے کر دی ہے بیاں شانِ رسالت
قرآن کی آیات ہیں شایانِ رسالت

دل جب سے ہے وابستۂ دامانِ رسالت
حاصل ہے مسلسل مجھے فیضانِ رسالت

ہر گوشۂ پر نور ہے فردوس بداماں
یہ عرش معلیٰ ہے کہ ایوانِ رسالت

سجدے کو مچلتا ہے بہرگام یہاں دل
ہے کعبۂ عشاق خیابانِ رسالت

سرکار نے فرمایا اسے پاک بتوں سے
پہنچا تو ہے کعبے کو بھی فیضان رسالت

حرف آئے تو کیسے کوئی سرکار پہ آئے
ہے ذاتِ احد آپ نگہبانِ رسالت

آیاتِ الٰہی کے ہیں سرکار مفسر
اللہ کا فرمان ہے فرمان رسالت

اس منصب عالی پہ انہیں فخر نہیں ہے
ہیں سرورِ دیں ، سیّد و سلطان رسالت

سایہ سرِ ناعت پہ ہے جبریل کے پر کا
مولا کی اماں میں ہے ثنا خوانِ رسالت

ہو جائے ثمر بار مرا نخلِ تمنا
برسے جو کبھی قلب پہ بارانِ رسالت

حسنین جو ہیں سیدّہ زہرا کے دُلارے
دنیا میں ہیں دونوں گل و ریحانِ رسالت

بے تاب چٹکنے کو ہے غنچہ مرے دل کا
ہاں ایک کرن نیرّ تابانِ رسالت

ہونٹوں پہ نئی نعت کے اشعار سجائے
ہے زمزمہ خواں بلبلِ بستانِ رسالت

ہیں عالم حیرت میں اولوالعزم پیمبر
خالق نے بنائی ہے عجب شانِ رسالت

قرآن میں خالق نے قسم کھائی ہے اس کی
ایمان کی جاں یونہی نہیں جانِ رسالت

اس در کے جو اکرام کا قائل ہی نہیں ہے
لو بن کے کھڑا ہے وہی دربانِ رسالت

یہ گلشن بے خار ہے محفوظ خزاں سے
شہکار ہے فطرت کا گلستانِ رسالت

موقوف ہے اس بات پہ انساں کی ترقی
انسان کو کس درجہ ہے عرفانِ رسالت

انسان کو سرکار نے انسان بنایا
انسان پہ کیا کم ہے یہ احسانِ رسالت

شہزادؔ یہ اعزاز کوئی کم تو نہیں ہے
مجھ ایسا گنہگار ہو مہمانِ رسالت

☆☆☆

نعت شریف

جمال سرورِ دیں کا کہاں سے لاؤں پیمانہ
کہ جبرائیل بھی شمع رسالت کا ہے پروانہ

مرے آقا مرے احوال پر بھی رحم فرمانا
خصائل آپ کو خالق نے بخشے ہیں کریمانہ

شہنشاہ دو عالم کی گلی کا ہے عجب منظر
یہاں ہر ایک دیوانہ نظر آتا ہے فرزانہ

فرازِ عرش سے ہر دم نئے انوار اترتے ہیں
شہِ کونین کے روضے کا عالم ہے جداگانہ

خدا کے نور نے جلوہ نمائی کی ہے اس ڈھج سے
''کہ سینہ ارض طیبہ کا بنا رشک پری خانہ''

بسے انوار خورشید حرم اِس شان سے اس میں
''کہ سینہ ارض طیبہ کا بنا رشک پری خانہ''

بھٹکتے آدمی کو دے دیا کردار کا جوہر
سجایا پیکر اخلاق نے یوں دل کا ویرانہ

نگاہِ لطف پھر ہو رحمۃ للعالمیں اس پر
ہوئے جاتے ہیں پھر انسان کے تیور بہیمانہ

رہی اس کو ہمیشہ کدّ شہ دیں گے غلاموں سے
روش ابلیس نے سرکار سے رکھی حریفانہ

جہاں روح و بدن کے گھاؤ سارے بھرتے جاتے ہیں
مدینہ میں طبیب حق نے کھولا وہ شفاخانہ

ثنا خوان شہ دیں کی بڑی توقیر ہے لوگو
خدا کا فضل ہے اتنی بڑی توفیق مل جانا

وہ اپنے مدح گُستر کے لیے ان کا دعا کرنا
وہ اپنے شاعر دربار کا اکرام فرمانا

مجھے روح القدس اپنے قریں محسوس ہوتے ہیں
کبھی جب یاد آ جاتی ہے ان کی داد شاہانہ

ثنا خوانِ شہ دیں کے لیے بے حد ضروری ہے
ادب ، صدق و وفا، حسن عمل ، سیرت شریفانہ

مرے آقا ہی زیب مسندِ محمود جب ہوں گے
تو پھر کیا عرصۂ محشر سے اے شہزادؔ گھبرانا

☆☆☆

نعت شریف

ان پر درود بھیجئے حمدِ خدا کے بعد
پڑھئے نبی کی نعت خدا کی ثنا کے بعد

یہ بات مانتے ہیں خلیل و کلیم بھی
خیرالوریٰ کی شان ہے ذوالکبریا کے بعد

تاج سر وظائف و اذکار ہے درود
باقی ہر ایک ورد ہے صلِّ علیٰ کے بعد

بعد از خدا بزرگ ہیں وہ قصہ مختصر
''اک مصطفیٰ کا نام ہے نامِ خدا کے بعد''

کچھ بھی نہ تھا خدا کے سوا کائنات میں
عالم تمام خلق ہوا مصطفیٰ کے بعد

سرکار سے ہیں عالمِ امکاں کی رونقیں
ہر واقعہ ہوا ہے شہِ دوسرا کے بعد

ہمسائیگی ملے شہِ دارالسلام کی
کیا اور مانگتا میں بھلا اس دعا کے بعد

سرشار کر دیا اسے رحمت پناہ نے
پہنچا درِ حضور پہ جو بھی خطا کے بعد

شہزادؔ کو بھی ہے اسی چادر کی جستجو
پائی تھی کعب نے جو حصولِ رضا کے بعد

☆☆☆

نعت شریف

ذکر شہ انام ہے نامِ خدا کے بعد
یہ ورد صبح و شام ہے نامِ خدا کے بعد

پہلے اسی کا ذکر ہے ہر کار خیر سے
سرکار پر سلام ہے نامِ خدا کے بعد

تحریر ہے جو نور کے حرفوں سے عرش پر
''اک مصطفی کا نام ہے نامِ خدا کے بعد''

حمد خدا کے بعد ہے مولائے کل کی نعت
مدحت کا اہتمام ہے نامِ خدا کے بعد

ہیں حرز جاں درود و تحیّت کے زمزمے
جچتا یہی کلام ہے نامِ خدا کے بعد

ہر دم نیا مراقبہ محراب نعت میں
اپنا تو بس یہ کام ہے نامِ خدا کے بعد

پڑھتا ہوں ان کے اسم گرامی پہ میں درود
پونجی یہی تمام ہے نامِ خدا کے بعد

قطعہ ہو یا رباعی ، قصیدہ ہو یا غزل
مدحِ نبی مدام ہے نامِ خدا کے بعد

اس نام سے ہے بزمِ عناصر کی ابتدا
اس پر ہی اختتام ہے نامِ خدا کے بعد

اس نام سے ہے خیمۂ گردوں تنا ہوا
اس نام کو دوام ہے نامِ خدا کے بعد

یہ بات ہر کتاب مقدس میں ہے لکھی
سرکار کا مقام ہے نامِ خدا کے بعد

لوحِ مبیں پہ نام ہے سرکار کی رقم
یہ نام ہی امام ہے نامِ خدا کے بعد

شہزادؔ میرے آقا و مولا کے نام کا
کس درجہ احترام ہے نامِ خدا کے بعد

نعت شریف

جیسے خدا کی ذات سے ہیں مصطفیٰ قریب
ایسے نہ لایزال کے کوئی ہوا قریب

جو جتنا بارگاہِ نبی سے رہا قریب
اتنا ہی ذوالجلال کے ہوتا گیا قریب

کرتا ہے طے وہ قربِ الٰہی کی منزلیں
کرتے ہیں جب کسی کو حبیبِ خدا قریب

وہ خوش نصیب کون ہے از غار تا مزار
ہر حال میں حضور نے جس کو رکھا قریب

دنیا کو رنگ و نور سے معمور کر گیا
اس پیکرِ جمال کے جو بھی رہا قریب

مضموں ملا یہ سورۂ احزاب سے مجھے
مومن کی جاں سے بھی ہیں شہِ انبیاء قریب

پابند قرب و بُعد نہیں ان کی بارگاہ
یہ ان کا مسئلہ ہی نہیں دور یا قریب

ذکرِ نبی کو جو بھی بنائے گا حرز جاں
اس کو رکھیں گے حشر میں خیرالوریٰ قریب

آقا نے اپنی ذات مقدّس کا جُز کہا
کس درجہ تھیں حضور کے خیر النساء قریب

ہوتی ہے سہل اسوۂ اقدس کی پیروی
رکھتا ہوں نقشِ پائے نبی کو سدا قریب

شہزادؔ زندگی میں مزے لوں بہشت کے
دو چار دن جو رکھ لیں شہِ دوسرا قریب

☆☆☆

نعت شریف

یہی میرا وظیفہ ہے ، یہی میری عبادت ہے
میں اہل نعت میں سے ہوں ، میسر یہ سعادت ہے

زمانے بھر کی مہمانی کو وا بابِ عنایت ہے
ہیں جس کے ریزہ چیں سلطاں ، یہ ایسا خوانِ نعمت ہے

سنو! تقویم عشق مصطفی پر جس کی خلقت ہے
اسے جینے کی حاجت ہے ، نہ مرنے کی ضرورت ہے

قدم فرما ہوئے ہیں رحمۃ للعالمیں e جس جا
وہاں کا ذرہ ذرہ آج تک خورشید سیرت ہے

نہ ہو پابوسیٔ مولائے عالم e سے جو بہرہ مند
وہ دنیا کوئی دنیا ہے وہ جنت کوئی جنت ہے

مرا گریہ بھی اک فیضان ہے اس ابرِ رحمت کا
کہ چشمِ تر میں جو بھی قطرہ ہے ، دریا بضاعت ہے

محمد e کے غلاموں ، جاںنثاروں ، فیض یابوں میں
ہر اک شاہِ ولایت ہے ، ہر اک میرِ امامت ہے

کہا جبریل نے اپنے مراتب کو بیاں کر کے
یہ سب حضرت تمہاری مہربانی ہے ، عنایت ہے

یہی احساس رکھتا ہے تر و تازہ مجھے ہر دم
میں کس کا امتی ہوں اور میری کس سے نسبت ہے

ہمیشہ سے رہے ہیں متفق اہلِ نظر اس پر
''یہ دنیا ایک صحرا ہے ، مدینہ باغ جنت ہے''

دیارِ قدس میں شہزادؔ تھا امسال بھی حاضر
ہوا پھر سے کرم بے حد ، شہِ طیبہ کی شفقت ہے

☆☆☆

نعت شریف

زہے مقدر ہمیں بھی نسبت ہے بارگاہِ شہ شہاں ﷺ سے
غبار کو بھی تو کچھ علاقہ ہوا ہی کرتا ہے کارواں سے

ہر ایک تشبیہ سے مبرّا ، ورا ہے بے شک وہ ہر مکاں سے
''ملا خدا بھی اگر کسی کو ، ملا محمد ﷺ کے آستاں سے''

جہانِ فانی میں آ رہے ہم ہجوم ارواح سے نکل کر
تمنا ان کی لیے پھرے ہے، یہاں وہاں سے، وہاں یہاں سے

مرا حوالہ یہاں بھی ان کی عنایتیں ہیں ، نوازشیں ہیں
خدا نے چاہا تو جانا جاؤں گا حشر میں بھی اِسی نشاں سے

ثنائے خواجہ کی کیف افزا فضا میں لیتا ہوں سانس جب میں
اترنے لگتا ہے قلبِ مضطر پہ اک سکینہ سا آسماں سے

مقام محمود پر قیامت کے روز ہوں گے حضورﷺ فائز
انہی کی مدحت سنائی دے گی ہر ایک لب سے، ہر اک زباں سے

برستا جائے گا ابر بخشش باذن مولا وہاں وہاں پر
گزرتے جائیں گے سرور دیں بروز محشر جہاں جہاں سے

وہ دیکھ شہزاؔد ان کا روضہ ریاض جنت سے متصل ہے
بہشت بھی فیض پا رہی ہے شہ مدینہ کے گلستاں سے

☆☆☆

نعت شریف

شکر ہو سکتا نہیں اس پر خدائے پاک کا
نعت گو اس نے کیا مجھ کو شہِ لولاک کا

مرتکب ہے جو بھی ایذائے رسول پاک کا
ہے جہنم مستقر ایسے ہر اک بے باک کا

اشک مشغولِ دعا ہیں جالیوں کے روبرو
بخت جاگ اٹھا ہے میرے دیدۂ نمناک کا

جو تھے محروم بصیرت ، ہو گئے اہل نظر
سرمہ آنکھوں میں لگا کر اس گلی کی خاک کا

نوعِ انساں تھی تباہی کے کنارے پر، کہ بس
''ہاتھ آیا دامنِ رحمت شہِ لولاک کا''

مجھ پہ ہوتی ہے نچھاور خود بہارِ ہشت خلد
غنچۂ دل میں جب چٹکتا ہے درود پاک کا

اس کی امت پر بھی کھول ابوابِ رحمت اے کریم!
جس کی خاطر وا کیا تھا تو نے، درِ افلاک کا

یہ بھی تھا سرکارِ والا کے خصائص میں سے ایک
دور ہی سے دشمن پر بیٹھ جانا دھاک کا

کس ادب سے چومتی ہو گی لب و دندان کو
مرتبہ اعلیٰ ہے کتنا آپ کی مسواک کا

دھو کے پیتے تھے قمیص پاک کا پانی مریض
معجزہ مشہور ہے سرکار ﷺ کی پوشاک کا

میں کہ اک موجِ غبارِ کاروانِ نعت ہوں

ہے کرم شہزاؔد یہ بھی اس خس و خاشاک کا

☆☆☆

نعت شریف

مجھے فیضان صبح و شام آتا ہے محمد کا
زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد کا

مصائب دنیوی ہوں یا مراحل قبر و محشر کے
وسیلہ بے کسوں کے کام آتا ہے محمد کا

مسافر جادۂ سیرت کے رکھ ملحوظ یہ نکتہ
مدینہ راہ میں ہر گام آتا ہے محمد کا

سناتا ہے جب آ کر ذکر طیبہ کا کوئی زائر
تو لگتا ہے کہ بس پیغام آتا ہے محمد کا

قصیدہ جب بھی دربارِ نبی میں نذر کرتا ہوں
نیا ہر بار اک انعام آتا ہے محمد کا

فلاح و فوز کے حق دار ہیں دنیا و عقبیٰ میں
بجا لانا جنہیں اکرام آتا ہے محمد کا

پکاریں اہلِ جنت جب پڑے مجھ پر نظر ان کی
وہ دیکھو بندۂ بے دام آتا ہے محمد کا

مجھے شہزادؔ ان کی تشنگی پہ رشک آتا ہے
بجھانے پیاس جن کی جام آتا ہے محمد کا

☆☆☆

نعت شریف

دو عالم کی زینت رسالت کسی کی
خدا کی عنایت رسالت کسی کی

کمال ہدایت رسالت کسی کی
جمال نہایت رسالت کسی کی

فروغ شریعت رسالت کسی کی
ہے روح طریقت رسالت کسی کی

کرم کی روایت رسالت کسی کی
سراسر ہے رحمت رسالت کسی کی

رسل آئے آدم سے تا ابن مریم
کہ تھی غرض و غایت رسالت کسی کی

ازل تا ابد جلوہ گر اب رہے گی
بصد شان و شوکت رسالت کسی کی

ہوئی ضوفشاں عرصۂ تیرگی میں
بصدق و امانت رسالت کسی کی

قلم لم یزل کی بنائی گئی ہے
برائے اطاعت رسالت کسی کی

رسل مقتدی ہوں گے روز قیامت
کرے گی قیادت رسالت کسی کی

نہ کیوں دو جہاں پھر کریں استفادہ
دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی

جو رسوائے عالم تھے اب محترم ہیں
ہے وجہِ کرامت رسالت کسی کی

ہماری شفاعت کو شہزادؔ ہو گی
بروز قیامت رسالت کسی کی

☆☆☆

نعت شریف

خدا کا تقرب ہے قربت کسی کی
کہ ہے اصل ایمان الفت کسی کی

کلامِ الٰہی کی آیات بن کر
ہوئی جلوہ فرما فضیلت کسی کی

نمازی صلوٰۃ و ثنا پڑھ رہے ہیں
ادا ہو رہی ہے عبادت کسی کی

سبھی انبیاء و رسل محترم ہیں
مسلّم ہے سب پر قیادت کسی کی

ہے سب اہل ایماں کا پختہ عقیدہ
ہمیں کام دے گی شفاعت کسی کی

بہرحال دامان سائل کو بھرنا
ہمیشہ رہی ہے روایت کسی کی

خدا کی قسم نعت بھی خوب شے ہے
کسی کی نجات اور مدحت کسی کی

عجب دلکشی ہے مدیحِ نبی میں
کسی کی ثنا اور سعادت کسی کی

کسی کے کرم پر لگی ہیں یہ آنکھیں
نوازے گی آخر عنایت کسی کی

ہمارے فضائل بھی قرآن میں ہیں
کہ آخر کو ہم بھی ہیں امت کسی کی

ہمارا بھی شہزاؔد ہے کوئی وارث
ہے حاصل ہمیں بھی حمایت کسی کی

☆☆☆

نعت شریف

ہر عقیدت پہ مقدّم ہے عقیدت اپنی
فیض سرکارِ دو عالم ہے عقیدت اپنی

دل تصور میں مدینے کے سفر پر مائل
ساتھ باعزم مصمم ہے عقیدت اپنی

مستقل ربط ہے بارانِ کرم سے ہم کو
موسم زرد میں رم جھم ہے عقیدت اپنی

فرد اعمال میں مرقوم ہیں نعتیں ان کی
لفظ در لفظ مجسم ہے عقیدت اپنی

التفات شہ کونین میسر ہے ہمیں
ایک سرشاری پیہم ہے عقیدت اپنی

بے خودی میں بھی رہا صحو کا عالم طاری
تابش نور مجسم ہے عقیدت اپنی

اک تسلسل ہے تحیات و ثنا کا ہر پل
محو تسلیم دما دم ہے عقیدت اپنی

طے کیے ایسے محبت کے مدارج ہم نے
رب کے محبوب سے محکم ہے عقیدت اپنی

جب سے وابستۂ دامان کرم ہوں شہزادؔ
بے نیازِ الم و غم ہے عقیدت اپنی

☆☆☆

نعت شریف

رسول ہر دو عالم کا ہے یہ فرمان ''**لا تَغْضِب**''
یہ فرمانِ نبی ہے صاحب ایمان ''**لا تَغْضِب**''

نصیحت کے لیے جب کی گزارش اک صحابی نے
کہا سرکار نے ہر بار اے انسان ''**لا تَغْضِب**''

خطا سے در گزر کرنا بہت محبوب ہے رب کو
کسی حالت میں بھی اے بندۂ رحمان ''**لا تَغْضِب**''

خدا کو ہے بہت ہی پیار غصہ پینے والوں سے
بڑی ''والکاظمین الغیظ'' کی ہے شان ''**لا تَغْضِب**''

شہ کونین کی سیرت کا ہے اک دلنشیں پہلو
کرو تم دشمنوں کے ساتھ بھی احسان ''لا تَغْضِب''

شعار انبیاء و اصفیاء ہے درگزر کرنا
یہی ہے شیوۂ اہل رہ عرفان ''لا تَغْضِب''

چلو یہ باہمی بے زاریاں سب ختم کر ڈالیں
فنا ہو جائیں گے اک دن یہ مال و جان ''لا تَغْضِب''

ترا سب سے بڑا دشمن ہے تیرے ساتھ ہر لمحہ
کہیں چنگاریاں بھڑکا نہ دے شیطان ''لا تَغْضِب''

جسے قابو ہو اپنے نفس پر غصے کی حالت میں
ہے طاقتور حقیقت میں وہی انسان ''لا تَغْضِب''

تکبّر بندۂ ناچیز کو زیبا نہیں ہرگز
انا کو چھوڑ دے اے پیکرِ ایقان ''لا تَغْضِب''

خدائے قاہر و جبار کی بھی ہے رضا اس میں

جسے سب مانتے ہیں تو بھی اس کی مان ''**لا تغْضِب**''

خدا نے بھی کیا غصے پہ اپنے فضل کو غالب
وہ بے شک ہے حلیم و غافر و سبحان ''**لا تَغْضِب**''

مری اس بات پر شہزاؔد ہے ''**ماینطق**'' شاہد
حدیثِ سرورِ دیں ہی تو ہے قرآن ''**لا تَغْضِب**''

☆☆☆

مدینے کی کھجوریں

آتی ہیں بہت یاد مدینے کی کھجوریں
ہیں رزقِ خداداد مدینے کی کھجوریں

ہمراہ یہ لے آتی ہیں زمزم کے کٹورے
کر دیتی ہیں دل شاد مدینے کی کھجوریں

گزری تھی جو حجاج پہ دوران زیارت
کہتی ہیں وہ روداد مدینے کی کھجوریں

جو باغ کہ سیراب نہ ہوتا ہو کسی سے
کر دیتی ہیں آباد مدینے کی کھجوریں

اللہ کے محبوب سے نسبت جو ہے ان کو
پاتی ہیں بہت داد مدینے کی کھجوریں

کرتی ہیں کرم زائرِ طیبہ پہ خصوصی
بن جاتی ہیں ہم زاد مدینے کی کھجوریں

یہ جذبۂ ایمان کو دیتی ہیں حرارت
ہیں دافعِ الحاد مدینے کی کھجوریں

جب بھوک ستاتی ہے مسافر کو سفر میں
فرماتی ہیں امداد مدینے کی کھجوریں

ہر آن تصور میں ہیں زمزم کے کٹورے
آنکھوں میں ہیں آباد مدینے کی کھجوریں

سرکار کے فیضان سے معمور ہیں ریشے
ہیں پیکرِ ارشاد مدینے کی کھجوریں

اللہ رہے وہ عنبر و عجوہ کی حلاوت
کیا خوب ہیں شہزاؔد مدینے کی کھجوریں

☆☆☆

قطعات

کبھی تبت یدا کا تازیانہ تا و تب آیا
کہیں ما اغنیٰ عنہٗ مالہٗ اور مَا کَسَبْ آیا
تری ناموس کا خود قادر مطلق محافظ ہے
حمایت میں تری یا مصطفیٰ قرآن سب آیا

☆☆☆

اگر توبہ پہ ہے مائل طبیعت
وضو کر لیجیے پہلے دعا سے
نہیں ہے آنکھ میں پانی تو کر لیں
تیمم خاکِ پائے مصطفیٰ سے

☆☆☆

قطعات

حاصل عمر ہے بشر کے لیے
سرور دیں کی ذات کا ادراک
نعت میں نعت ہی کا ہو مضموں
اس کو کہتے ہیں نعت کا ادراک

☆☆☆

غرّنی رحمۃ ربّی

کر دیا غافل تجھے کس نے خدا کی ذات سے
مجھ سے پوچھا ایک دن یہ آیۂ قرآن نے
جھوم کر شہزادؔ میں نے یوں دیا اس کا جواب
کر دیا بے باک مجھ کو رحمت رحمن نے

☆☆☆

تبصرہ

شہزادؔ مجدّدی کی نعت کے کئی پہلو ہیں۔ان کے ہاں نعتیہ موضوعات کا بڑا تنوع ہے۔ جذبات واحساسات اور نظریات کو بیان کرنے کے الگ الگ انداز ہیں۔موصوف دیار مصطفی ﷺ جانے اور وہاں زیست کرنے کے جذبات اور خواہشات کو جس طرح بیان کرتے ہیں اور پھر جس طرح دورانِ حاضری درو دیوار حبیب کبریا کی بات کرتے ہیں۔ اس سے ان کا عشق اور عقیدت واضح جھلکتی نظر آتی ہے۔شہزادؔ مجدّدی فن نعت گوئی کو سعادت بھی سمجھتے ہیں اور پھر اس سعادت اور عطا پر فخر بھی کرتے ہیں۔اس فخر کا اظہار وہ جس انداز سے کرتے ہیں قاری خود اس انداز میں کیف وسرشاری محسوس کرنے لگتا ہے۔

شہزادؔ مجدّدی کے ہاں نعت میں غزل کا رنگ بھی نمایاں ہے اور خوبصورت الفاظ کا استعمال بھی جو کہ آپ کی نعت کو فنی حوالے سے حسین ترین بنا رہا ہے۔

آپ نے نعت لکھتے ہوئے عقل وشعور کے سارے در وا کیے ہوتے ہیں کہ بات کہیں مقام مصطفی ﷺ سے پیچھے نہ رہ جائے۔شہزاد کی حمد ومناجات میں جو دعائیں اور التجائیں ہیں وہ بھی درِ حبیب خدا پہ زیست کرنے اور نعت رسول مصطفی ﷺ لکھنے اور پڑھنے کی ہیں۔ان کی نعت سے مکمل وابستگی ہی ہے جو کہ ان کی نعت کو زندہ رکھے ہوئے ہے کیوں کہ ان کے ہاں روایتی اور مصنوعی خیال نہیں ہیں۔ ہر خیال میں سچائی اور رعنائی ہے۔عشق اور محبت ہے اور وہ اس فن نعت کو زندگی تصور کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

؎ مرا آغاز اور انجام ہے شہزادؔ نعت ان کی
ہوا ہے کام اک مجھ سے یہی مقدور بھر افضل

؎ روح کا رزق اترتا ہے فلک سے جب بھی
میرے حصے میں شہ دیں کی ثنا آتی ہے

شہزاد مجدّدی فنِ نعت میں اور حمد نگاری کے راستے میں عشق کو ہی رہبر و مرشد اور روشنی و نور سمجھتے ہیں کیوں کہ اس کے علاوہ نہ تو نعت لکھی جاتی ہے اور نہ ہی زندگی بسر ہوتی ہے۔ انہوں نے اپنی حمد و نعت میں فلسفہ عشق کو بڑے خوبصورت پیرائے میں بیان کیا ہے اور عاشقان رسول خدا ﷺ کو دو جہانوں میں معتبر و افضل گردانا ہے۔ شہزاد مجدّدی کی نعت ہمیں سیرت و صورت مصطفی سے عشق سکھاتی ہے اور آپ ﷺ کے خلق عظیم کی بات کو ہمارے قلب و روح میں ایسے اتارتی ہے کہ ہمارے ذہن و فکر پر عشق کے معانی کھلتے جاتے ہیں۔ ہماری بصیرتوں اور بصارتوں میں رنگ، روشنی اور نور کے در وا ہوتے جاتے ہیں۔ ہمارا دامن خیرات مصطفی ﷺ سے بھر جاتا ہے اور ہم اپنے آپ کو دنیا کے بادشاہوں میں محسوس کرنے لگتے ہیں۔

سہ ماہی مفیض
(نعت تبصرہ نمبر)
شمارہ ۲۷، ۲۰۰۸ء

☆☆☆

انتساب

اہلِ محاسن کے نام

اُحِبُّ الصَّالِحِینَ وَ لَسْتُ مِنْھُم
لَعَلَّ اللّٰہَ یَرْزُقُنِیْ صلاح

میں صالحین سے محبت رکھتا ہوں گو ان میں سے نہیں ہوں
شاید اللہ تعالیٰ (اس باعث) میری بھی اصلاح فرما دے

محاسن......ایک تاثر

حضورِ اکرم ﷺ کی اتباع کرنے والے اور ان کے لائے ہوئے پیغام کو عملی شکل میں باقی رکھنے کی کوشش کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حق دار بن جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جن لوگوں سے محبت فرماتا ہے ان کی محبت اپنی مخلوق کے دلوں میں بھی پیدا فرما دیتا ہے۔اس لیے کہ اس نے پہلے تو اپنے حبیب جنابِ محمد مصطفی ﷺ کی زبانی یہ اعلان کروایا............:''فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ......الخ''............(تم میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا......آلِ عمران......آیت ۳۱)۔پھر اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرما دیا......اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّاO
ترجمہ:- بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے رحمن محبت [عام] کر دے گا۔ (سورہ مریم،آیت:۹۶)

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب جنابِ محمدٌ رَّسول ﷺ کی نعت لکھنے کا ذوق بھی شعراء میں اپنے اسی قانون کے تحت پیدا فرمایا جو ہر بالغ نظر اور سلیم الفطرت انسان کی طبیعت کا خاصہ بنا دیا گیا ہے............یعنی ''خیر'' سے محبت کرنا..................اور یہ طے ہے کہ اصل خیر صرف اور صرف انسان کی سیرت کے ذریعے ہی پھیلتا ہے۔حضورِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ سے خیر کی کرنیں پھوٹیں تو کائنات جگمگا گئی اور ان کی اتباع کرنے والوں کی سیرت سے جو خیر پھیلا اس نے دلوں کی کائنات کو روشن کر دیا۔منقبت کی تخلیق اسی جذبۂ خیر طلبی کے زیرِ اثر ہوتی ہے۔

علامہ شہزاد مجددی نوجوان علماء میں ایک ثقہ عالم کے طور پر معروف ہیں۔جب کوئی عالم شعر گوئی کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اکثر دو طرح کی صورتِ حال سامنے آتی ہے۔یا تو علم ،شاعری میں ڈھل کر شعر کے آفاق کو مزید وسعت دینے کا سبب بنتا ہے یا فنِ شاعری پر

مسلط ہو کر شعریت کی موت کا سبب بنتا ہے۔مگر شہزاد مجددی کے ہاں علم اور شاعری کی خوش آئند رفاقت نے سلیقے ،قرینے اور توازن کی ایک ایسی مثال قائم کی ہے جس میں شعریت کا حسن بھی برقرار ہے اور علم کی روشنی بھی جزوِ شعر بن کے قاری کو متاثر کرتی ہے۔ یہ بات میں نے ان کے مجموعی کلام کے تناظر میں کہی ہے۔ان کے دو نعتیہ مجموعے میری نظر سے گزر چکے ہیں اور اب'' محاسن'' اپنے پورے ادبی اور روحانی محاسن کے ساتھ پیشِ نظر ہے۔محاسن کا مطالعہ صرف ہمیں شاعر کے روحانی رشتوں سے آشنا نہیں کراتا بلکہ قرآنِ مجید ،احادیثِ نبوی اور مسلم تاریخ کا فہم و شعور بھی عطا کرتا ہے۔

کتاب میں شامل مناقب میں شاعر کا اخلاص، محبت اور خیر طلبی کو عام کرنے کے جذبے کا شعری محاسن کے ساتھ نمایاں ہونا اس بات کی علامت ہے کہ شہزاد مجددی اپنے تخلیقی سفر میں بھی اپنے ان تمام لوازمات کے ساتھ کامیابی سے ہم کنار ہوئے ہیں۔کتاب کے انتساب نے ان کی منقبت نگاری کی غایت کو جس خوبی سے اجاگر کیا ہے وہ سراسر اخلاص پر مبنی ہے اور اس سفر میں اخلاص ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔

سید صبیح الدین رحمانی
مدیر ''نعت رنگ''
(نعت ریسرچ سینٹر انٹرنیشنل)
کراچی

تقریظ

علامہ شہزاد مجددی ابھی نو جوان ہیں لیکن ایک ہمہ صفت موصوف شخصیت کی حیثیت سے معروف ہو چکے ہیں ، یہ ایک مستند عالم ہیں لیکن انھوں نے صرف نصاب کی تحصیل پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ اپنے مطالعے کو بڑی وسعت دی ہے، جدید وقدیم علوم کی شناوری کے ساتھ ساتھ یہ عمل کی دشوار گزار گھاٹیوں سے بھی بڑی کامیابی سے گزرے ۔کسی شخصیت میں علم اور زہد یکجا ہو جائیں تو بسا اوقات وہ اپنے بارے میں کسی مغالطے کا شکار بھی ہو جاتی ہے۔لیکن شہزاد مجددی فقر و درویشی کی طرف مائل ہوئے اور اس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے انھیں زاہدِ خشک ہونے سے بچالیا۔صوفی عشق ومحبت کی کیفیت سے سرشار ہوتے ہیں اور یہ کیفیت اکثر اپنے اظہار کے لیے شعر کا اسلوب اختیار کرتی ہے۔شہزاد مجددی ایک معیاری اور صاحب اسلوب شاعر کی حیثیت سے بھی سامنے آئے ہیں۔

زیر نظر مجموعہ ان کے اس کلام پر مشتمل ہے جو مختلف شخصیات کی مدح میں کہا گیا ہے،اس میں اردو ، فارسی اور پنجابی زبان میں کہے گئے مناقب یکجا کر دیے گئے ہیں ۔منقبت کا دائرہ بظاہر محدود نظر آتا ہے لیکن شہزاد مجددی نے مناقب کہتے ہوئے بھی مضامین کے تنوع کو برقرار رکھا ،اور طبیعت کی سرشاری اور حسن تغزل کا بھر پور اظہار کیا ہے۔ان کا مطالعہ چونکہ بہت وسیع ہے تو جب وہ کسی بھی شخصیت کی مدح میں قلم اٹھاتے ہیں تو اس کی شخصیت، اس کے دور اور اس کے نمایاں کارنامے بڑی خوبصورت تلمیحات کے ساتھ سامنے لے آتے ہیں،ان کے ممدوح چونکہ کوئی ''نوابانِ نان پارہ'' نہیں ہیں لہذا وہ جس شخصیت کا ذکر بھی کرتے ہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ انھوں نے اس کی محبت اور اس کے محاسن کو اپنی روح میں اتار لیا ہے۔ مجھے بطورِ خاص جس پہلو نے بہت متاثر کیا ہے وہ یہ ہے کہ علامہ نے منقبت کہتے ہوئے ایک صوفی کی وسیع المشربی کا بھر پور اظہار کیا ہے۔وہ

خلفاءراشدین کی عالیٰ مرتبت شخصیت کا بھرپور وابستگی کے ساتھ تذکرہ کرتے ہیں اور اس کے ساتھ اہل بیت اطہار کے ذکر کو بھی کمالِ حلاوت اور کمالِ احترام کے ساتھ چھیڑتے ہیں۔وہ خود نقشبندی مشرب سے تعلق رکھتے ہیں لیکن تمام سلاسل کے بزرگوں کا ذکرِ خیر کرتے ہیں اور ان کی عقیدت ومحبت میں کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی ،انھوں نے اپنے مشائخ سلسلہ سے بھرپور فیض اٹھایا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے زمانے کے بہت سے معروف اور باکمال افراد کی صحبت اور رفاقت سے بھی استفادہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔اور اپنی شاعری میں ان کے محاسن کا بھرپور اعتراف بھی کرتے ہیں۔فی زمانہ معیاری زبان اور دلکش تراکیب کے ساتھ کلام کرنے والے لوگ بہت کم ہیں۔شہزاد مجددی نے زبان کا ایک خاص معیار اختیار کیا ہے اور اسے ہر جگہ برقرار بھی رکھا ہے۔ان کی جولانی طبع اردو کے ساتھ فارسی اور پنجابی میں بھی اسی طرح رواں نظر آتی ہے۔

مضامین کے تنوع ،زبان کے معیار اور حسن تراکیب کے ساتھ شہزاد مجددی فن شعر کی نزاکتوں سے بھی پوری طرح واقفیت رکھتے ہیں۔انھوں نے مدح ومنقبت کے میدان میں بھی بڑی ندرت دکھائی ہے اور بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ مختلف زمینوں پر طبع آزمائی کی ہے۔خاکسار چونکہ شعروادب کا بھی ثقہ نقاد نہیں ہے کہ وہ ''محاسن'' کے مکمل محاسن کا احاطہ کرسکے۔کلام کا مطالعہ کرنے کے بعد جو چند باتیں مجھے فوری طور پر محسوس ہوئیں وہ عرض کردی گئیں۔یہ حسن اتفاق ہے کہ جس وقت یہ مسودہ مجھے تفویض کیا گیا میں دیارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری اور بیت اللہ کی زیارت کے لیے روانہ ہورہا تھا۔دورانِ سفر شہزاد مجددی کے کلام کا مطالعہ میرے لیے محبت اور خدمت کی تاریخ کا ایک سفر بھی ثابت ہوا۔

زاویہ نشین

رضاءالدین صدیقی

''مناقب سے محاسن تک''

اللہ والوں کے مناقب و محاسن ہوں یا اُن کے تزکار و اذکار ہوں، بات ان کے فضائل و کمالات کی ہو یا سیرت و سوانح کی، دراصل یہ سبھی سلسلے ''فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ'' کی نہایت خوش کن اور ایمان افروز تفسیر و توضیح کا درجہ رکھتے ہیں۔ جب اللہ کا مقرب اور کامل بندہ ذکرِ حقیقی کے مدارج و مراحل کو بخوبی طے کرتے ہوئے مذکور کی بارگاہ تک رسائی حاصل کر لیتا ہے تو ایک مقام آتا ہے جب ذاکر، مذکور ہو جاتا ہے۔ اور اسے پہلا انعام بارگاہ الٰہی سے اسی مذکوریت کی صورت میں عطا ہوتا ہے چنانچہ حدیثِ قدسی میں ہے:

اذا ذکرنی فی نفسہٖ ذکرتہٗ فی نفسی............الخ (متفق علیہ)

ترجمہ:- جب بندہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے بطریق خفی یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے کسی محفل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر محفل (یعنی ملائکہ کی محفل) میں یاد کرتا ہوں۔ اسی طرح فرمایا:

اَنَا جَلِیْسٌ مَعَ مَنْ ذَکَرَنِیْ

ترجمہ:- میں اپنے ذاکر کا ہم نشین ہوتا ہوں۔

پھر فرمایا کہ جو ان کے پاس بیٹھ جائے وہ بھی محروم نہیں رہتا۔ بقول عارف رومی رحمہ اللہ

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
او نشیند در حضور اولیاء

یوں ذاکر کی ہم نشینی مذکور کی مجالست کا فائدہ دیتی ہے اور اللہ والوں کا ذکر کرنا خود سنت الٰہیہ قرار پاتا ہے۔

حضرات انبیاء کرام، اہل بیت اطہار، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء عظام کے تزکار وواقعات، قصص واحوال اور معجزات وکرامات تو خود قرآن پاک میں متعدد مقامات پر بیان ہوئے ہیں۔اوران مناقب ومحاسن کا بیان یقیناً مبنی برحکمت ہے۔

حضرت سیّدالطائفہ سیدنا جنید بغدادی رحمہ اللہ سے ایک موقع پر دریافت کیا گیا تھا، حکایات سے مریدوں کو کیا فائدہ پہنچتا ہے: تو آپ نے فرمایا:

الحکایات جند من جنود اللّٰہ یقوی بھا قلوب المریدین۔

(رسالہ قشیریہ،ص:۴۰۸۔باب الدلا)

ترجمہ:- مشائخ کی حکایات خدا کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے،جس سے مریدوں کے دل قوی ہوتے ہیں۔

اس پر آپ سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ کے اس قول پر کوئی شاہد ہے؟ آپ نے جواب دیا، ہاں، اور وہ اللہ جل مجدہٗ الکریم کا یہ فرمان ہے:

وَ کُلًّا نَّقُصُّ عَلَیۡکَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِہٖ فُؤَادَکَ ج (ہود:۱۲۰)

ترجمہ:- اور ہر چیز کو ہم بیان کرتے ہیں تجھ سے پیغمبروں کی خبروں سے وہ چیز کہ جس سے ہم ثابت رکھتے ہیں تیرا دل۔

مولانا جامی قدس اللہ سرّہ نے اس فرمان کو یوں منظوم کیا ہے۔

ہجوم نفس و ہوا کز سپاہ شیطانند
چو زور بر دل مرد خدا پرست آرد
بجز جنود حکایات رہنمایاں را
چہ تاب آنکہ براں رہزناں شکست آرد

مولانا جامی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

شیخ الاسلام عبداللہ انصاری ہروی قدس سرہٗ نے اپنے مریدوں کو وصیّت کی کہ، ہر ایک پیر کا کوئی کلام یاد کرلو اگر ایسا نہ کرسکو تو ان کا نام یاد رکھو تا کہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

(بہارستان جامی ٦ـ)

ارشاد نبوی ﷺ ہے: **المرء مع من احبَّ۔ (بخاری)**

قیامت کے دن بندہ اس کے ساتھ ہوگا جسے وہ دوست رکھتا تھا۔

چنانچہ اللہ والوں کی محبت اور دوستی کا ایک تقاضا ان کے محاسن ومناقب کا بیاں اور تذکرہ کرنا بھی ہے۔

حدیث شریف میں ہے: **اُذْكِرُوْ مَحَاسَنْ مَوْتَاكُمْ۔**

اپنے مرحومین کی خوبیاں بیان کیا کرو۔ اوران کی کوتاہیوں سے صرف نظر کیا کرو۔

پھر ان صالحین کے تذکرے کو گناہوں کا کفارہ بھی قرار دیا گیا ہے۔

ارشاد نبوی ہی: **ذکر الصالحین کفارۃ۔** (الجامع الصغیر: ۲/ ۱۹)

اللہ کے نیک بندوں کا ذکر گناہوں کا کفّارہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن وحدیث میں بھی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کا تذکرہ بطور خاص کرتے ہوئے انھیں بہترین ساتھی قرار دیا گیا ہے۔

وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقاً۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ الفتح کے آخری رکوع کو صحابہ کرام کی منقبت کا بہترین شہکار قرار دیتے ہیں۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے بزرگ ہمیں ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی سیرت آیات قرآن کی طرح سکھایا کرتے تھے۔

کیوں نہ ہو خود ختمی مرتبت حضور رسالت مآب ﷺ نے بھی منقبت نگاری کی حوصلہ

افزائی فرمائے ہوئے حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمائش کر کے حضرت یارِ غار و مزار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی منقبت سماعت فرمائی اور یوں اس کارِ خیر کو اپنی سنّت بنا دیا۔

مستدرک حاکم میں ہے!

ترجمہ: -حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بے شک رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا، کیا تم نے ابوبکر کے بارے میں کوئی شعر کہا ہے انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھو میں سنتا ہوں۔

حضرت حسان نے کہا:

وَثَانِی اثنین فی الغار المنیف وَقَد
طَافَ العُدُوّ بِہٖ اِذ صَاعِدَ الجَبَلَا
وَکَانَ حِبّ رسُولِ اللہ قد علموا
مِنَ البَرِیَّۃ لم یَعدلُ بِہٖ الرَّجُلا

مفہوم: اور جب دشمن ان کی تلاش میں پہاڑ پر چڑھے جبکہ وہ محاصرہ کئے ہوئے تھے اور ابوبکر غار (ثور) میں دو میں سے ایک تھے اور آپ رسول اللہ ﷺ کے محبوب تھے اور تمام صحابہ جانتے تھے کہ اس خصوصیت میں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

پس رسول اللہ ﷺ مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے پچھلے دندان مبارک دکھائی دینے لگے پھر فرمایا اے حسان! تم نے سچ کہا وہ ایسا ہی ہے جیسا تم نے کہا ہے۔ (اسے ابن عدی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے)۔

(مستدرک حاکم: عن حبیب ابن ابی حبیب، 67/2: رقم: 4422)

گویا اللہ کے پیاروں کی منقبت لکھنے، کہنے اور سننے کا سلسلہ نعت شریف کے ساتھ ہی

شروع ہو گیا تھا اور اس سنت کے فروغ کا سہرا بھی شاعر دربار رسالت حضرت حسان بن ثابتؓ کے سر مبارک پر سجا ہے۔ دیگر بزرگ اور اکابر صحابہ کرام کے علاوہ حضرت حسان کے اشعار میں حضرت روح القدس سیدنا جبریل امین علیہ السلام کی منقبت کے اشعار بھی ملتے ہیں۔ ایک موقع پر آپ نے دوران نعت یوں شعر عرض کیا:

وجبریلٌ رسول اللّٰہ فینا
و رُوحُ القُدُس لَیسَ لَہٗ کفاءُ

ترجمہ:- ہمارے درمیان اللہ کے پیغمبر جبریل موجود ہیں اور روح القدس کا کوئی ہم پلہ نہیں ہے۔

چنانچہ پیش نظر مجموعۂ مناقب ''محاسن'' میں اس نادر سنت کے احیاء کا شرف بھی راقم کے حصہ میں آیا ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے دیوان ''حدائق بخشش'' میں بھی بعض نعتوں میں مناقب جبریل پر مبنی اشعار ملتے ہیں۔

عرش سے مژدہ بلقیس شفاعت لایا
طائر سدرہ نشیں مرغ سلیمان عرب
پائے جبریل نے سرکار سے کیا کیا القاب
خسرو خیل ملک ! خادم سلطان عرب

حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی منقبت بھی زینت افزائے محاسن ہے۔ امہات المؤمنین، اہل بیت اطہار، صحابہ کبار اور اولیاء و علمائے کرام کے مناقب بھی شامل کتاب ہیں۔

اسلامی ادبیات میں عربی، فارسی، اردو اور پنجابی زبانوں کے علاوہ دیگر علاقائی زبانوں میں کہے گئے منظوم مناقب کا معتد بہ ذخیرہ موجود ہے۔ خاص طور پر فارسی و اُردو زبانوں کو اس حوالے سے بہرۂ وافر حاصل ہوا ہے۔ عربی و فارسی لغات نویسوں نے اس لفظ

کے حوالے سے جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

لفظ: منقبت، مناقب اس کی جمع ہے۔ ''خصال حمیدہ اور فعل کریم'' مناقب بطور اسم بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کا معنی ہے نیک خصال، خوش خصال صالح وغیرہ۔

عربی میں اس کا مادہ ن ق ب ہے۔

اصطلاح میں کسی اللہ والے کی خوبیاں محاسن اور نیک اعمال، اس کے مناقب کہلاتے ہیں۔ نقیب اور نقب زنی وغیرہ بھی اسی مادے سے بنے ہیں۔

اس مناسبت سے کتب حدیث میں ابواب باندھے گئے ہیں۔

مناقب صحابہ، مناقب اہل بیت، مناقب امہات المؤمنین، مناقب المہاجرین و الانصار، یہاں تک کہ مشکوٰۃ المصابیح میں مناقب ھٰذہ الامۃ کے عنوان سے بھی باب باندھا گیا ہے۔

بزرگان دین کے تذکرے اور سوانح بھی اس عنوان سے ملتے ہیں جیسے الاختیار فی مناقب الاخیار، محض الصواب فی مناقب عمر بن الخطاب وغیرہ۔ انگریزی میں اس کے لیے درج ذیل الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

منقبت: مناقب

Commexpablie acts

Ethics feats moral.

Outstanding Traits virtues.

وغیرہ۔

عربی اور فارسی کی طرح اردو میں بھی منقبت نگاری کا سلسلہ جاری رہا ہے اور یہ سلسلۂ خیر اردو زبان و ادب کے آغاز سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ جوں جوں اردو ادب ترقی کرتا گیا اور زبان پھلتی پھولتی رہی توں توں دیگر اصناف ادب کی طرح حمد و نعت اور

مناقب نگاری میں بھی پختگی اور رسوخ بڑھتا چلا گیا اور اہل شعر و سخن نے رسمی و اصلی دونوں انداز سے بزرگان دین کی شان میں منقبت گوئی کا سلسلہ جاری رکھا۔ رسمی و اصلی یا حقیقی سے مراد ہے کہ بعض اہل قلم نے محض تبرکاً اور رسماً منقبت لکھی اور بعض اہل حال شعراء اور اہل نسبت صوفیہ نے حقیقی اور اصلی رنگ میں پورے رچاؤ اور اہتمام سے اپنے اکابر کو خراج عقیدت و محبت منظوم شکل میں پیش کیا چنانچہ ماضی قریب میں ہمیں مجموعہ ہائے مناقب ملتے ہیں۔ جن کے لکھنے والے علمی، ادبی، شعری اور شرعی ہر اعتبار سے پختہ منقبت نگار تھے اور انہوں نے اس روایت کو نہ صرف زندہ رکھا بلکہ اسے بطریق احسن آگے بڑھایا اور اس میں قابل تقلید اضافے بھی کیے۔

ان بزرگوں میں اساتذہ فن ولی دکنی، سودا، میر درد، غالب، مومن، اقبال وغیرہ کے بعد انیس، جوش، صبا اکبرآبادی، اقبال سہل، عبدالعزیز خالد، سرو سہارنپوری، حافظ افضل فقیر، بشیر حسین ناظم، بے چین رجپوری، ریاض مجید، حافظ لدھیانوی، حفیظ تائب اور پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی کے نام نمایاں ہیں۔ پیش نظر مجموعہ ''محاسن'' منقبت نگاری کی ادبی اور عرفانی دونوں روایتوں کا مظہر و عکاس ہے اور اس کی بنیاد وہ مناقب ہیں جو راقم نے وقتاً فوقتاً اپنے مشائخ خصوصاً پیر و مرشد رحمہ اللہ کی شان میں بزبان فارسی و اردو لکھے اور آپ کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اس طرح دیگر اکابر کی شان میں لکھے گئے مناقب کو بھی اس میں شامل کر کے مستقل مجموعہ کی شکل دے دی گئی ہے۔

فارسی، اردو اور پنجابی زبانوں میں پیش کیا گیا۔ یہ ارمغان عقیدت ہے جو سالہا سال کی ریاضت کا نچوڑ اور مبتدیانہ اظہار عقیدت کا ادنیٰ سا مظاہرہ ہے گویا کہ:

مور مسکیں ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد
دست بر پائے کبوتر زد و ناگاہ رسید (حسن سجزی)

کا مصداق ہے۔

حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ذکر الشیخ فی الکلام کالملح فی الطعام او کالرّوح فی الاجسام۔

کلام میں پیرومرشد کا تذکرہ ایسے ہے جیسے کھانے میں نمک یا جسم میں روح سو اس ناچیز نے بھی اس محاسن نگاری کو شکرانہ منعم کا ایک ذریعہ اور بہانہ بنا کر اظہارِ تشکر کی حقیر سی کوشش کی ہے۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

محمد شہزاد مخلص المجددی

دارالاخلاص لاہور

۲۵ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ

دسمبر ۲۰۱۴ء

☆☆☆

حصہ اُردو

(عند ذکر الصالحین تتنزل الرحمة)

جہاں صالحین کا ذکر ہو وہاں رحمت اُترتی ہے

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

خدایا رحم فرما سیّدِ کونین کا صدقہ
ہماری جھولیاں بھر سرورِ دارین کا صدقہ

عطا ہو سائلوں کو بارگاہ پاک سے کچھ تو
رفیقِ غار یعنی ثانی اثنین کا صدقہ

عدالت بخش دے فاروق اعظم کے وسیلے سے
سخاوت کر عطا عثمان ذوالنورین کا صدقہ

علوم حیدر کرار سے حصہ ملے ہم کو
علی کے نام سے پہلے ہے جو اس عین کا صدقہ

بفیض سیّدہ زہرا حیا و شرم دے ہم کو
حمیّت ہو عطا اس قوم کو حسنین کا صدقہ

مرا سینہ بھی نورِ حکمت و عرفان سے بھر دے
الٰہی! اہل بیت مصطفی سبطین کا صدقہ

بچا راہِ صفا کی مشکلوں سے اور خطروں سے
الٰہی! غوث اعظم سید ثقلین کا صدقہ

بفیض نقشبنداں نقشبندیت پہ رکھ قائم
الٰہی! میرے مرشد میرے نورِ عین کا صدقہ

کروں خدمت میں تیرے دین کی دن رات یا مولا!
نوازش ہو شہِ کونین کی نعلین کا صدقہ

رہے شہزادؔ کو نسبت سدا شیخ مجدد سے
خدایا قلب ذاکر کے سکون و چین کا صدقہ

☆☆☆

حمدیہ

کیا خوبئ ارقام ہے اللہ اللہ

ہے لفظ کہ الہام ہے اللہ اللہ

اِسمِ ذاتی ہے یہ شہزاد کہ اسمِ اعظم

ہے نام کہ انعام ہے اللہ اللہ

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

خدا کی یاد میں وہ رنگ لائی بے خودی اپنی
بدن تو فرش پر تھا ، روح فوق از عرش تھی اپنی

اُسی خلاق کے لطف و عطا کا اک کرشمہ ہے
شعور بندگی ، اخلاق ، علم و آگہی اپنی

اُسی کے فضل سے عرض و سما میں اک توازن ہے
اُسی کے لطف پیہم سے رواں ہے زندگی اپنی

کبھی شکل پیمبر میں نوازا نور سے اپنے
کبھی قرآن کی صورت میں بھیجی روشنی اپنی

خدا کی بندگی کا دور دورہ ہوگیا ہر سو
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''

منور ہو گئے ظلمت کدے تہذیب عالم کے
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''

دیا پہلے تناسب آدم خاکی کے پتلے کو
پھر امرِ کُن کہا اور روح اس میں پھونک دی اپنی

کوئی لمحہ بھی ذکر ذات باری سے نہ خالی تھا
گزاری یادِ حق میں شاہِ دیں نے ہر گھڑی اپنی

ضیائے اسمِ ذاتِ پاک سے دل ہو گیا تاباں
جمالِ نورِ حق سے چھٹ گئی تیرہ شبی اپنی

بفیض اقتدا و اتباع سرورِ عالم
ہوئی مقبول پیش حق تعالیٰ بندگی اپنی

کرم کا ہر گھڑی شہزاؔد پر تم سائیاں رکھنا
خدایا! کھل گئی ہے آج مجھ پر بے بسی اپنی

☆☆☆

نعتیہ

بڑھے ہیں حد سے زیادہ مرے گناہ حضور
نہیں ہے نفس سے ممکن مرا نباہ حضور

مجھے عطا ہو توجہ کا ایسا حصن حصین
کہ خواہشات کو سوجھے نہ کوئی راہ حضور

☆☆☆

نعت شریف

ہے آن پڑی مشکل سر پر سرکار کرم فرما دیجے
فریاد کناں ہے چشم تر سرکار کرم فرما دیجے

کشکول گدائی بن کے کھڑے ہیں منگتے سر سے تا بقدم
کافی ہے کرم کی ایک نظر سرکار کرم فرما دیجے

ہر سمت ہیں غفلت کے سائے باہم ہیں مقابل ماں جائے
بھٹکی پھرتی ہے نوعِ بشر سرکار کرم فرما دیجے

اے زہرا وزینب کے بابا! کمیاب ہوئی ہے چشم حیا
بے راہ روی سی ہے گھر گھر سرکار کرم فرما دیجے

ادراک سے عاری قوم ہوئی ، خواہش کی پجاری قوم ہوئی
اب ہم کو نہیں ہے اپنی خبر سرکار کرم فرما دیجے

ہونٹوں پہ ثناء کے ہوں نغمے ہاتھوں میں درودوں کے گجرے
قسمت میں ہو یوں طیبہ کا سفر سرکار کرم فرما دیجے

ہر وقت یہاں ہو مدح و ثنا ہر سمت ہو ذکر صلِ علیٰ
ہو نعت نگر شہزادؔ کا گھر سرکار کرم فرما دیجے

☆☆☆

شانِ روح القدس علیہ السلام

زینتِ خلدِ بریں مرغ سلیمانِ عرب
سب فرشتوں سے حسیں مرغ سلیمانِ عرب

بلبلِ باغِ دنیٰ ، نغمہ گر حمد و ثنا
طائرِ سدرہ نشیں مرغ سلیمانِ عرب

مرسلِ ربِّ علا ، حاملِ وحی مولا
یعنی جبریلِ امیں مرغ سلیمانِ عرب

زمزمہ خوانِ علق ، محکی آیات فلق
طوطی ماہ جبیں مرغ سلیمانِ عرب

پر کشا رہتا ہے لاہوت کی پہنائی میں
برجِ سدرہ کا مکیں مرغ سلیمانِ عرب

مستعد رہتا ہے فرمان بجا لانے کو
عرشِ اعلیٰ کے قریں مرغ سلیمانِ عرب

نور تھا ، نورِ خدا ، نور کی جانب لایا
صورتِ وحی مبیں مرغ سلیمانِ عرب

بابِ جبریل جو ہے روضۂ اقدس کے قریں
ٹھہرا کرتا تھا یہیں مرغ سلیمانِ عرب

آرزو ہے تیرے دیدار کی دل کو لیکن
دید کی تاب نہیں مرغ سلیمانِ عرب

تیرے اشعار سے شہزادؔ یہی لگتا ہے
تو نے دیکھا ہے کہیں مرغ سلیمانِ عرب

☆☆☆

منقبت

اُمِّ رسول رضی اللہ عنہا

مطلعِ والضحیٰ ، اُمِّ خیرالوریٰ مرجعِ مصطفی ، اُمِّ خیرالوریٰ
پاک مثلِ صبا ، اُمِّ خیرالوریٰ امن سرتابہ پا ، اُمِّ خیرالوریٰ
مادرِ مشفق و مہربان نبی سیدہ ، آمنہ ، اُمِّ خیرالوریٰ
حاملِ نورِ خالق ہے اُن کا شکم روشنی کی بنا ، اُمِّ خیرالوریٰ
بت پرستی کے ماحول میں رہ کے بھی تھیں بتوں سے جدا ، اُمِّ خیرالوریٰ
اُن کی رَگ رَگ میں تاثیرِ سرکار تھی مادرِ باصفا اُمِّ خیرالوریٰ
قربِ محبوب باری کے فیضان سے ہیں قریبِ خدا ، اُمِّ خیرالوریٰ
ہیں خدیجہ کی وہ مادرِ نسبتی جدّۂ زاہرا ، اُمِّ خیرالوریٰ
جس کو بیٹے کی نسبت سے عظمت ملی ہے وہی والدہ اُمِّ خیرالوریٰ
پیکرِ عصمت و عفت و آشتی طیّبہ ، طاہرہ ، اُمِّ خیرالوریٰ

چھوڑ کر جگ سے شہزادؔ رخصت ہوئی
خیر کا سلسلہ اُمِّ خیرالوریٰ

☆☆☆

گوشۂ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم

کیا شان نبی کے یاروں کی
تفسیر ہیں یہ سیپاروں کی

صدّیق و عمر ، عثمان و علی
کوئی مثل نہیں ان چاروں کی

☆☆☆

گوشۂ صدّیق اکبرؓ

چہ دارد او برائے یارِ غارے
خدا داند جزائے یار غارے
متاعِ کل بہ پیغمبر فدا کرد
دل و جانم فدائے یار غارے

....

چو مست بادۂ صدّیق ہستم
رواں برجادۂ صدّیق ہستم
برائے غیر در دل نیست جائے
کہ من دِل دادۂ صدّیق ہستم

☆☆☆

منقبت

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

عزم کے کوہسار اے صدیق
اے صداقت شعار اے صدیق

آپ پر جاں نثار اے صدیق
آپ دِیں کا وقار اے صدیق

آپ ہی نے ہمیں سکھایا ہے
عشق کا کاروبار اے صدیق

کیسے کر پائے گا بھلا کوئی
وصف تیرے شمار اے صدیق

اے نبی پاک کے مزاج شناس
یارِ غار و مزار اے صدیق

ملکِ صدیقیت کے اے سر تاج
سر تا پا شاہکار اے صدیق

اے بلا فصل جانشینِ رسول
ظلِ پروردگار اے صدیق

ثانی اثنین کا ہے سر پہ تاج
صاحب اعتبار اے صدیق

باخدا آپ ہی سے سجتی ہے
محفلِ چار یار اے صدیق

ساتھ لے کر حضور کو آؤ
میرے گھر ایک بار اے صدیق

مستفید آپ سے ہو گر شہزادؔ
دور ہو اِنتشار اے صدیق

☆☆☆

منقبت

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

صحابہ میں ذیشان صدیقِ اکبر
صداقت کے سلطان صدیقِ اکبر

شہِ اہلِ عرفان صدیقِ اکبر
معارف کی ہیں کان صدیقِ اکبر

کوئی مرد اُس دم مسلماں نہیں تھا
ہوئے جب مسلمان صدیقِ اکبر

امامت کے قابل خلافت کے لائق
تب و تابِ ایمان صدیقِ اکبر

کروں ذکر اُن کا تو ملتی ہے راحت
سکونِ دِل و جان صدیقِ اکبر

نظر میں نبی کے جچا وقتِ ہجرت
وہ خوش بخت انسان صدیقِ اکبر

کروں در پہ آکر سلام عرض میں بھی
یہ ہے میرا ارمان صدیقِ اکبر

بھُلا کیسے سکتے ہیں اسلام والے
ترے پیہم احسان صدیقِ اکبر

تری حق گزاری ، تری جاں نثاری
فرشتے ہیں حیران صدیقِ اکبر

خلیفہ بلا فصل ہیں مصطفیٰ کے
بآیاتِ قرآن صدیقِ اکبر

لقب ثانی اثنین شہزادؔ جس کا
وہ ممدوحِ رحمن صدیقِ اکبر

☆☆☆

منقبت

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

بزمِ ایماں سج گئی صدیق سے
دین کو عزّت ملی صدیق سے

دیکھئے تو قربت غار و مزار
کس قدر ہیں خوش نبی صدیق سے

باخدا بعد از نبی بے شک ملی
دین کو تابندگی صدیق سے

چاہتا ہے گر فلاح دو جہاں
سیکھ طرزِ زندگی صدیق سے

فیضیاب عبدہٗ ہیں آپ ہی
مانگ فیضِ بندگی صدیق سے

جنگ کرتا ہے خدا کے ساتھ وہ
جو رکھے ہے دشمنی صدیق سے

حضرت فاروق و عثماں کی طرح
پیار کرتے تھے علی صدیق سے

نورِ عرفاں کا سمندر اُن کی ذات
میرے دل میں روشنی صدیق سے

ہر سلیم القلب ہے اُن پر نثار
بغض رکھتا ہے شقی صدیق سے

غیر ممکن ہے کہ ہوں شہزادؔ اب
اِس جہاں میں آدمی صدیق سے

☆☆☆

منقبت

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مقام و مرتبہ دیکھا عجب صدیقِ اکبر کا
فرشتوں کے دِلوں میں ہے ادب صدیقِ اکبر کا

وہ دیکھو ''ثانی اثنین اذ ھما فی الغار'' کی صورت
ہے خود مدح سرا قرآں میں رب صدیقِ اکبر کا

نبی کے بعد ہے ان کا تصرف ساری امت میں
عجم صدیقِ اکبر کا عرب صدیقِ اکبر کا

خدا نے آپ تعظیمِ نبی کا حکم فرمایا
سکھایا مصطفٰی نے خود ادب صدیقِ اکبر کا

نہ اُمُّ الخیر جیسی ماں کوئی ہو گی زمانے میں
نہ ثانی کوئی پیدا ہو گا اب صدیقِ اکبر کا

اُٹھا کر دیکھئے بے شک قریشی ہاشمی شجرہ
نبی کے ساتھ ملتا ہے نسب صدیقِ اکبر کا

کہاں میں اور کہاں مدح سرائی اللہ والوں کی
کرم ہے با خُدا مجھ پر یہ سب صدیقِ اکبر کا

دلوں میں قمقمے شہزادؔ جل اٹھتے ہیں الفت کے
زباں پہ نام آ جاتا جب صدیقِ اکبر کا

☆☆☆

گوشۂ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

ہو کرم کی نگاہ یا فاروق
بھول بیٹھا ہوں راہ یا فاروق

میں گداگر ہوں آپ کے در کا
آپ شاہوں کے شاہ یا فاروق

☆☆☆

❖

صدیق و عمر کا کیا کہنا
کیا بات نبی کے یاروں کی

عثمان و علی سبحان اللہ
تعریف ہو کیا ان چاروں کی

☆☆☆

منقبت

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

لیے دِل میں ارمانِ فاروقِ اعظم
یہ سوچا لکھوں شانِ فاروقِ اعظم

سدا لب پہ رکھتا ہے ان کے ترانے
جو ہے مرتبہ دانِ فاروقِ اعظم

رہے گا وہ محروم، عرفانِ حق سے
نہیں جس کو عرفانِ فاروقِ اعظم

اِسی میں تھی اِسلام کی سربلندی
ضروری تھا ایمانِ فاروقِ اعظم

نگہبانِ اِسلام تھی ذات ان کی
خدا تھا نگہبانِ فاروقِ اعظم

تعیش نہیں تھا ذرا اُن کے گھر میں
رہا فَقر سامانِ فاروقِ اعظم

چلے یوں بساطِ سیاست کے مہرے
فراست ہے قربانِ فاروقِ اعظم

خدا کی رضا کے طریقے سکھائے
ہے امت پہ احسانِ فاروقِ اعظم

شہادت ملی شہرِ خیرالوریٰ میں
ہوئی مطمئن جانِ فاروقِ اعظم

نہیں کروفر بادشاہی میں اُن کی
ہے بے کسریٰ ایرانِ فاروقِ اعظم

ہے طغیانی موج دریا کو کافی
فقط ایک فرمانِ فاروقِ اعظم

جھکاتے ہیں سر قیصرِ رُوم جیسے
سکندر ہے دربانِ فاروقِ اعظم

ابوبکر ، عثمان ، حسنین و حیدر
سبھی تو ہیں یارانِ فاروقِ اعظم

میں ہوں نقشبندی بفیض مُجدّد
ہے ہاتھوں میں دامانِ فاروقِ اعظم

مقدر تو شہزادؔ دیکھو ہمارے
کہ ہیں ہم غلامانِ فاروقِ اعظم

☆☆☆

منقبت

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

چمن کو ناز ہے جس پر وہی گلاب ہیں آپ
نگاہِ سرورِ عالم کا اِنتخاب ہیں آپ

جواب جس کا نہیں ہے وہ لاجواب ہیں آپ
عروسِ عظمتِ دِیں کے لیے شباب ہیں آپ

حضور آپ کی رائے کو کر رہے ہیں قبول
کہ بارگاہِ الٰہی میں مستجاب ہیں آپ

دلایا آپ نے بھیڑوں کو بھیڑیوں سے خراج
دیارِ عدلِ رسالت کا ایک باب ہیں آپ

سلام آپ کی بخت آوری کو اے فاروق
میرے حضور کی صحبت سے فیضیاب ہیں آپ

مری کتابِ مناقب کی آپ ہیں زینت
کہ حرف آپ ہیں، لفظ آپ ہیں، کتاب ہیں آپ

فروغِ دینِ متیں آپ کے جلال سے ہے
کہ تیغ سرورِ عالم کی آب و تاب ہیں آپ

بزرگ تر ہے مقام آپ ہی کا بعد عتیق
عمل میں، علم میں، حکمت میں لاجواب ہیں آپ

نسیمِ لطف و عنایت ہیں مومنوں کے لیے
تو کفر و شر کے لیے مظہر عذاب ہیں آپ

احاطہ آپ کی رفعت کا کیا کرے شہزادؔ
یہ ایک ذرّہ کمتر تو آفتاب ہیں آپ

☆☆☆

منقبت

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کنزِ یقین و صدق کا نوری گہر عمر
اعزاز دِین ، صاحب نطق و نظر عمر

ہے پاسبانِ عظمتِ خیرالبشر عمر
گستاخ کے لیے ہے نشانِ خطر عمر

محبوبِ حق ، محافظِ ناموسِ مصطفیٰ
رُوحِ جلال، عظمتِ تیغ و تبر عمر

اِس کی مثال ڈھونڈ کے لاؤں کہاں سے میں
ہے انتخابِ چشمِ شہِ بحر و بر عمر

تورات میں ہیں جس کے مناقب لکھے ہوئے
وہ باکمال پیکرِ علم و ہنر عمر

حاکم کہ جس کے زیرِ تصرف تھے بحر و بر
جو بوریہ نشین تھا وہ تاجور عمر

شہزادؔ سب کے وردِ زباں کل بھی تھا یہ نام
ہے آج بھی زمانے کے لب پر عمر عمر

☆☆☆

گوشۂ عثمان ذوالنوّرین رضی اللہ عنہ

صدّیق صداقت کے پیکر
فاروق کی عظمت کیا کہنا

عثمان کا کیا ہو وصف بیاں
حیدر کی شجاعت کیا کہنا

☆☆☆

منقبت

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

جس نے مدحت کی ہے ذُوالنورین کی
اس کو دولت مل گئی دارین کی

مصطفیٰ کے لاڈلے داماد ہیں
گہری نسبت ان سے ہے حسنین کی

اس سے ہوتی ہے غنی کی ابتداء
ہے خصوصیت یہ حرف غین کی

وہ رقیہ ہوں کہ عثمان غنی
ہیں فزوں تر عظمتیں طرفین کی

جس سے کرتے ہیں فرشتے بھی حیا
اللہ اللہ شان ذوالنورین کی

روشنی ہے خانۂ عثمان میں
سرورِ عالم کے نورِ عین کی

دشمنی رکھتا ہے جو عثمان سے
اس پہ لعنت تا ابد حسنین کی

کر دیا شہزادؔ خُوش سرکار کو
پائی عزّت اس طرح دارین کی

☆☆☆

منقبت

سیدنا عثمان ذُوالنورین رضی اللہ عنہ

ہو گئی جس کو پہچان عثمان کی
وہ زباں ہے ثنا خوان عثمان کی

قدر کر اے مسلمان عثمان کی
چھوڑ راہ فتن مان عثمان کی

زینتِ مسندِ علم و حلم و حیا
ہے روش جود و احسان عثمان کی

وقف تھے مستقل بہر دین نبی
مال ، دھن ، آبرو جان عثمان کی

دستِ عثمان ہے دستِ خیرالوریٰ
اس سے بڑھ کے ہو کیا شان عثمان کی

ہیں حرم میں شہِ دیں کی دو بیٹیاں
مرحبا! عظمت و آن عثمان کی

عشق تھا ان کو قرآن سے اس لیے
مدح کرتا ہے قرآن عثمان کی

ان پہ حور و ملائک بھی عاشق ہوئے
خلد ہے مرتبہ دان عثمان کی

ہادی و مھدی و صاحب رشد ہیں
پرُ جواہر سے ہے کان عثمان کی

اس کو ملتی ہے خوشنودی مصطفی
بات مانے جو انسان عثمان کی

تذکرہ یہ رفیقِ نبوت کا ہے
منقبت کب ہے آسان عثمان کی

قدسیوں کا ہو شہزادؔ مجمع لگا
مدح فرمائیں حسان عثمان کی

☆☆☆

منقبت

سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

مجھ پہ کیسے نہ رحمت ہو رحمن کی
منقبت لکھ رہا ہوں میں عثمان کی

جس کے فضل و شرف پر ہے شاہد خدا
جس کے شایاں ہیں آیات قرآن کی

نُور والے سے دو نُور جس کو ملے
مثل کوئی نہیں ، ابن عفان کی

علم و حلم و حیا ، صبر ، جود و سخا
ہیں یہ سب خوبیاں ایک انسان کی

سیرت و صورت مصطفی کی جھلک
زندگی تھی کہ تفسیر فرقان کی

پھر سے روح سخاوت کو زندہ کیا
دین پر اپنی ہر چیز قربان کی

جس نے خالق سے جنت کا سودا کیا
ہے عجب شان سخیوں کے سلطان کی

ایسا تاجر جسے قاسم خلد نے
بخش دی ملکیت باغ رضوان کی

مصطفی سے کیا قول پورا کیا
لاج رکھی ہراک عہد و پیمان کی

ذِکر ان کا ہے شہزاد روحِ یقیں
عشق ان کا علامت ہے ایمان کی

☆☆☆

گوشہ

اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم

دونوں عالم میں ہوئے ممتاز تر وہ خوش نصیب
جن کو حاصل ہو گئی نسبت رسول اللہ کی

آستاں اُن کا نہ ہو کیوں مرجع بے چارگاں
قاضیٔ حاجات ہے عترت رسول اللہ کی

☆☆☆

منقبت

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

اللہ کے ولیوں کے مددگار علی ہیں
مولائے جہاں خلق کے سردار علی ہیں

سرتاج ہیں زہرا کے تو حسنین کے بابا
عم زاد نبی ، حیدر کرّار علی ہیں

وہ شیر خدا وارث فیضان رسالت
اوصافِ کریمانہ میں شہکار علی ہیں

ایمان ہو ، عرفاں ہو شریعت کہ طریقت
ہر قافلۂ شوق کے سالار علی ہیں

حجرے میں نظر آتے ہیں وہ فقر کا پیکر
میدان میں اللہ کی تلوار علی ہیں

لرزہ سا ہے اِک لشکر کفّار پہ طاری
باطل سے ہوئے برسر پیکار علی ہیں

صدّیق و عمر حضرت عثمان کے ہمدم
یاران شہ دین کے دلدار علی ہیں

رفتار میں گفتار میں انداز میں یکتا
اللہ رے کیا صاحب کردار علی ہیں

تفسیر سے الحمد کی اُونٹوں کو جو بھر دیں
اللہ کے وہ محرمِ اِسرار علی ہیں

دانائے زمن ، عقدہ کشا ، شاہ ولایت
ہاں حکمت و عرفان کا مینار علی ہیں

ہے روئے علی دیکھنا شہزاؔد عبادت
مولودِ حرم ، پیکرِ انوار علی ہیں

☆☆☆

مدحیہ قطعات

کیا عظمت و اکرام ہے اللہ اللہ
ہے لفظ کہ الہام ہے اللہ اللہ

ہر حرف میں ہے گنج معانی پنہاں
کیا خوب علی نام ہے اللہ اللہ

☆

صاحب نہج البلاغہ ، فاتحِ خیبر علی
شہر علم و حکمت و عرفان کا ہیں در علی

دیکھنے کو چاہیے شہزاؔد چشم یارِ غار
ہیں بزرگی میں بلند و بالا و برتر علی

☆☆☆

ترجماں آیاتِ قرآنی کی ہے اُن کی زباں
شرحِ فرمانِ نبی ، شیرِ خدا کے فیصلے

کیوں نہ اے شہزادؔ ہوں فاروق اعظم معترف
ہیں مدارِ عدل ، علی المرتضیٰ کے فیصلے

☆

صدیق و صداقت کے صدقے
فاروق و عدالت کے صدقے

عثماں کی سخاوت پر قرباں
حیدر کی شجاعت کے صدقے

☆☆☆

منقبت

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

ہے زوجۂ سرکار ابوبکر کی بیٹی
ہر وصف میں شہکار ابوبکر کی بیٹی

لاریب نبی پاک کی ازواج ہیں یکتا
ازواج کی سردار ابوبکر کی بیٹی

اُمت کی وہ ماں سیّد عالم کی چہیتی
ہے رونق گھر بار ابوبکر کی بیٹی

ہیں حفصہ و سودہ بھی اسی باغ کی کلیاں
ہے زینت گلزار ابوبکر کی بیٹی

اللہ رے یہ علم ، یہ تقویٰ یہ طہارت
ہر رنگ میں ضوبار ابوبکر کی بیٹی

اللہ نے قرآن میں دی ہے یہ گواہی
ہے صاحب کردار ابوبکر کی بیٹی

اصحابِ نبی پوچھتے ہیں جس سے مسائل
کیسی ہے سمجھدار ابوبکر کی بیٹی

محبوبِ خدا ، سید و سلطان عرب سے
کرتی ہے بہت پیار ابوبکر کی بیٹی

آئینہ صدیق ہے یہ جود و سخا میں
ہوتی نہیں بیزار ابوبکر کی بیٹی

کرتی ہے عطا شوہر و سرتاج کا صدقہ
کرتی نہیں انکار ابوبکر کی بیٹی

بیٹا ہوں میں صدیقۂِ کونین سی ماں کا
ہے میری نگہدار ابوبکر کی بیٹی

اسماء نے بھی پائی ہے بڑی شان نرالی
ہے پیکر ایثار ابوبکر کی بیٹی

پہنچاتی رہی غار میں کھانا وہ مسلسل
کتنی ہے وفادار ابوبکر کی بیٹی

قربان تری ذات پہ شہزآد کی ماں ہو
اے پیکر انوار ابوبکر کی بیٹی

☆☆☆

منقبت

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا

نورِ چشم مصطفی خیرالنساء — زوجۂ شیر خدا خیرالنساء
زینتِ بزم حیا خیرالنساء — فخر و ناز مرتضیٰ خیرالنساء
مادر حسنین وہ عظمت مآب — یعنی بی بی فاطمہ خیرالنساء
بیبیانِ خلد کی سردار ہیں — سیدہ ، زیب النساء خیرالنساء
رشک اہل تقویٰ و فقر و غنا — پیکر صبر و رضا خیرالنساء
فیضیابِ بارگاہ ذاتِ حق — مظہر خیر الوریٰ خیرالنساء
وہ خدا کے لاڈلے کی لاڈلی — بے نقائص ، باوفا خیرالنساء
عکس خلق رحمت کون و مکاں — بے رداؤں کی ردا خیرالنساء
میرے سب امراض کا کامل علاج — آپ کی بس اک دعا خیرالنساء
داستاں ہے آپ کے ایثار کی — بر زبان کربلا خیرالنساء
تیرے خادم چاند سورج سال ماہ — تیری لونڈی ہے صبا خیرالنساء
ہدیہ حسن عقیدت ہو قبول — اے کرم کی انتہا خیرالنساء
بھیک دے شہزادؔ کو اخلاص کی — ہے یہی بس التجا خیرالنساء

☆☆☆

منقبت

شانِ اہلِ بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین

کس زباں سے ہو بیاں فضل و کمالِ اہلِ بیت
آئینہ حسن نبی کا ہے جمالِ اہلِ بیت

قاضیٔ حاجات ہر ہر فرد اس کنبے کا ہے
پیکر صدق وصفا ہر خوش خصالِ اہلِ بیت

کس کے دامن میں نہیں خیرات ان کے فیض کی
ہے مسلّم دہر میں جود و نوالِ اہلِ بیت

سرورِ دیں کے شمائل سے ملا حصہ انہیں
پیکرِ صدق و صفا ہر خوش خصالِ اہلِ بیت

بدر کے میدان سے تا ریگ زار کربلا
ہر جگہ غالب رہا جاہ و جلالِ اہلِ بیت

ان کو ورثے میں ملے ہیں علم و حلم و صدق و عدل
عکس آیاتِ مبیں ہیں قال و حالِ اہلِ بیت

ان کی خوشنودی میں پنہاں ہے رضا سرکار کی
کب گوارا مصطفی کو ہے ملالِ اہلِ بیت

منبرِ نوکِ سناں سے اس طرح خطبہ دیا
آیۂ قرآں ہوئی زیبِ مقالِ اہلِ بیت

ایسا گھر شہزادؔ تاریخِ نبوت میں نہیں
ڈھونڈ کر لائے بھلا کوئی مثالِ اہلِ بیت

☆☆☆

منقبت

حضرت قاسم و اکبر رضی اللہ عنہم

کیسے بیاں ہوں قاسم و اکبر کی عظمتیں
دونوں ہی گلستان رسالت کے پھول ہیں

ابن حسین یہ ہے تو ابن حسن ہے وہ
دونوں جوان رونق صحن بتول ہیں

شیر خدا کا خون رگوں میں ہے موج زن
سیکھے ہوئے انھوں نے وفا کے اصول ہیں

میدان میں وہ قاسم و اکبر کا رعب و جوش
گویا کہ دونوں شیرِ خدا و رسول ہیں

معلوم تھا حسین کے ہر جاں نثار کو
فتح و ظفر حسین کے پاؤں کی دھول ہیں

جن کے دلوں میں بغض ہے آلِ رسول کا
شہزادؔ بس وہ لوگ جہاں میں فضول ہیں

☆☆☆

گوشۂ حسنین کریمین رضی اللہ عنہم

حسین گلشن زہرا کا اک معطر پھول
حسین مظہرِ اوصافِ مرتضائی ہے

حسین وارث سرمایۂ شہ لولاک
حسین قاسم فیضانِ مصطفائی ہے

☆☆☆

قطعہ

وفا و صبر کا پیکر، صداقتوں کا سفیر
حسین سبطِ نبی ہے، حسین ابنِ علی

جسے نواز دے شہزاؔد نورِ عینِ بتول
وہی ہے غوث، وہی قطب ہے وہی ہے ولی

☆☆☆

منقبت

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

آج لب پر ہے نامِ امامِ حسن
لکھ رہا ہوں سلامِ امامِ حسن

مصطفی نے جسی ''ابنی ھذا'' کہا
اللہ اللہ مقامِ امامِ حسن

راکب دوش سلطان کون ومکاں
دیکھئے احتشامِ امامِ حسن

پیشوائے امامِ حسین آپ ہیں
کیجئے احترامِ امامِ حسن

فیض یاب لعاب شہ دوسرا
قول حق ہے کلامِ امامِ حسن

وہ گل گلشن سید انس و جاں
رشک عنبر مشام امامِ حسن

تاج دار جہان سخا و عطا
واہ لطف دوامِ امامِ حسن

ہر سوالی کو دامن سے بڑھ کر دیا
دیکھئے فیض عامِ امامِ حسن

بعد والے سبھی ان کے ہیں مقتدی
مصطفی ہیں امام امام حسن

اس کے قدموں میں شہزادؔ شاہی رہی
ہو گیا جو غلامِ امامِ حسن

☆☆☆

منقبت

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

مصداق حرفِ آیۂ تطہیر ہیں حسین
مرآۃ لاالہ کی تنویر ہیں حسین

آئینہ استعانت صبر و صلوٰۃ کا
آیات بیّنات کی تفسیر ہیں حسین

مظہر ہیں سرّ آیۂ ذِبحِ عظیم کا
اک لازوال خواب کی تعبیر ہیں حسین

سیرت میں خلق سرورِ کونین کی شبیہ
صورت میں بھی حضور کی تصویر ہیں حسین

ریحان و رَوحِ گلشن سلطان دو جہاں
خوشبوئے خلد عدن کی تشہیر ہیں حسین

پردیس میں ہر ایک غریبُ الوطن کا ناز
تشنہ لبی کی دہر میں توقیر ہیں حسین

سیراب کر دیا چمن دین مصطفی
تا حشر رُوحِ نعرۂ تکبیر ہیں حسین

حاصل ہے مجھ کو بیعتِ شبیر کا شرف
شہزادؔ میں مرید ہوں اور پیر ہیں حسین

☆☆☆

منقبت

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

شجاعتوں کی داستاں حسین ہیں حسین ہیں
حقیقتوں کے رازداں حسین ہیں حسین ہیں

بھلا سکی نہ آج تک جنہیں زمین کربلا
وہی امیر کارواں حسین ہیں حسین ہیں

ملا ثبات دین کو امام ہی کے خون سے
شہادتوں کا اک جہاں حسین ہیں حسین ہیں

فرات کے لبوں پہ بھی انھیں کی ہیں حکایتیں
دہن دہن ، زباں زباں ، حسین ہیں حسین ہیں

یزیدّیت تو ریگزارِ کربلا میں دب گئی
رگِ حیات میں رواں حسین ہیں حسین ہیں

سوارِ دوش مصطفی ، سکون قلب مرتضیٰ
شعار دیں کے پاسباں حسین ہیں حسین ہیں

رسوخ عزم فاطمہ کا عکس اُن کی ذات ہے
کلام حق کے ترجماں حسین ہیں حسین ہیں

حسین تر ہے گلشن رسول کا ہر ایک گل
جمال روئے گلستاں حسین ہیں حسین ہیں

لٹا دیئے رہ خدا میں شیرِ خوار و نوجواں
نثارِ حق بہ قلب و جاں حسین ہیں ، حسین ہیں

جہاں میں اب جہاں جہاں ہے ذکر لا الٰہ کا
ہو آنکھ تو وہاں وہاں حسین ہیں حسین ہیں

علی ، عباس ، حُر ، سبھی اِمام ہی کے رنگ ہیں
کہیں عیاں ، کہیں نہاں حسین ہیں حسین ہیں

مجھے ہے فخر انتساب فاطمہ کے لال سے
زمیں ہوں میں تو آسماں حسین ہیں حسین ہیں

خطر ہے شاہزادؔ کیا مجھے کسی یزید سے
کہ میرے سر کا سائباں حسین ہیں حسین ہیں

☆☆☆

سلام بحضور امام عالی مقام رضی اللہ عنہ

رسول پاک نے یونہی گلو نہ چوما تھا
رگِ حسین سے اک دن لہو ٹپکنا تھا

علی کے لال کو دیکھے گی ایسی حالت میں
زمین کرب و بلا نے کبھی نہ سوچا تھا

لیا عنایت باری نے بڑھ کے دامن میں
کچھ اس خشوع سے اصغر کا جسم تڑپا تھا

اسی امام کی طاعت پہ منحصر ہے نجات
بلا کے دشت میں حُر ہی یہ بات سمجھا تھا

نکل کے سبطِ نبی نے یزیدّیت کے خلاف
خدا کے دین کا پرچم بلند کرنا تھا

لرز گئے تھے در و بام قصرِ باطل کے
جلال، اکبر ذیشان کا کچھ ایسا تھا

شہید ہو گئے جس دم وفا شعار تمام
فرات رنج کی حالت میں سر پٹکتا تھا

فضا نڈھال تھی شہزادؔ غم کی شدت سے
یزیدیوں کے مقابل حسین تنہا تھا

☆☆☆

مناقب حسینؓ

ہر دور کو شعور دیا ہے حسینؓ نے
انسانیت کو نور دیا ہے حسینؓ نے

پہچاننے لگا ہے زمانہ یزید کو
غافل کو وہ حضور دیا ہے حسینؓ نے

اب چار سو ہے معرکۂ کربلا بپا
ایمان کو وفور دیا ہے حسینؓ نے

اُس کیفیت کا لطف شہیدوں سے پوچھئے
جس کیف کو ظہور دیا ہے حسینؓ نے

کرنا کسی بھی طور نہ بیعت یزید کی
ایک درس یہ ضرور دیا ہے حسین نے

ہوتا ہے جس میں جا بجا باطل سے اختلاف
وہ جادۂ امور دیا ہے حسین نے

شہزادؔ جب بھی نام لیا ہے حسین کا
ہر دم نیا سرور دیا ہے حسین نے

☆☆☆

منقبت

بحضور امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ

صبر و سخا و علم وراثت حسین کی
ہے لازوال دولت و ثروت حسین کی

کس درجہ منفرد ہے عبادت حسین کی
مرگ یزیدیت ہے شہادت حسین کی

رکھتی ہے ایک مرشد کامل کا مرتبہ
ہے پیشوائے دہر عزیمت حسین کی

تازہ رہے گی حشر تک کرب و بلا کی یاد
ہر سال بڑھ رہی ہے ضرورت حسین کی

ہے پوچھنا تو اہلِ نجابت سے پوچھئے!
کتنی بڑی ہے شان میں نسبت حسین کی

کچھ کم نہیں ہے خلد سے آغوشِ فاطمہ
ہے پاس ہی حسین کے جنت حسین کی

خنجر کی نوک اور لہو سے لکھی گئی
قرطاسِ کربلا پہ حکایت حسین کی

سرچشمۂ حیات ہے اب دشتِ نینوا
کچھ دن اسے ملی ہے رفاقت حسین کی

لو دیں گے یونہی اسوۂ شبیر کے نقوش
کرتی رہے گی خلق اطاعت حسین کی

آیاتِ بیّنات میں ڈھونڈ اس کا مرتبہ
روح الامیں سے پوچھ فضیلت حسین کی

فرعون تا یزید ہے اک شر کا سلسلہ
اک خیرِ مستقل ہے طبیعت حسین کی

خارج ہے وہ حسین کے نانا کے دین سے
جو مانتا نہیں ہے امامت حسین کی

شہزادؔ اہل بیت نبوّت سے پوچھئے
معلوم ہے انہی کو حقیقت حسین کی

☆☆☆

منقبت

امام عالی مقام رضی اللہ عنہ

کرتی ہے منکشف کئی اسرار کربلا
قدرت کے فیصلوں کا ہے اظہار کربلا

دیکھا ہے اس نے منظر مظلومی امام
اب مستقل رہے گی عزادار کربلا

وابستہ ہوگئی ہے یہ آلِ رسول سے
کیوں ہو نہ روئے ارض پر شہکار کربلا

ہونا تھا تجھ کو مشہد سبط شہ رسل
کرتے تھے تیرا ذکر جو سرکار، کربلا

تیری فضا میں رچ گئی تاثیر حزن کی
ٹوٹا تھا تجھ پہ آسماں اِک بار کربلا

نوک سناں پہ جو کہ پڑھے تھے حسین نے
کیسے لگے تھے تجھ کو وہ اذکار کربلا

ٹپکا ہے تجھ پہ خونِ رگِ غنچۂ بتول
گویا ہے تو بہشت کا گلزار کربلا

تجھ کو ہیں سبطِ نور مجسم سے نسبتیں
کیسے نہ پھر ہو پیکر انوار کر بلا

جب بھی چھڑا یزید کی بیعت کا تذکرہ
کرتی رہے گی حشر تک انکار کربلا

چومے ہیں تو نے حضرت شبیر کے قدم
ہے یادگار اب ترا کردار کربلا

شہزادؔ چاہتی ہے یہ ہر حُر مزاج کو
ہے ہر یزید وقت سے بے زار کربلا

☆☆☆

منقبت

امامِ اعظم رضی اللہ عنہ

کی ہے بلند حق نے شانِ امامِ اعظم
ہر اِک ولی ہے رُتبہ دانِ امامِ اعظم

ابرِ کرم ہے اُن کا ذکرِ لطیف و اطہر
جُود و سخا کا مظہر خوانِ امامِ اعظم

اَحمد[۱]، فضیل[۲]، مالک[۳]، حمّاد[۴] و ابنِ ادھم[۵]
اِن ہستیوں سے پوچھو شانِ امامِ اعظم

تاجِ سرِ فقاہت قولِ ابو حنیفہ
کنزِ علوم و حِکمت جانِ امامِ اعظم

شامل ہیں جن میں زُفر و ابویوسف و محمد
رکھتی ہے وہ جواہر کانِ اِمامِ اعظم

کشتِ حنابلہ ہو یا مزرعِ شوافع
برسا ہے سب پہ ابرِ بارانِ امامِ اعظم

ہر مجتہد اُنہی سے کرتا تھا اِستفادہ
اہلِ نظر تھے خواجہ تا شانِ امامِ اعظم

شہزادؔ پیشوا ہوں گر ہیثمی[۶] و عینی[۷]
پھر منقبت ہو شاید شایانِ امامِ اعظم

☆☆☆

گوشۂ

حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

منقبت

داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

اولیاءِ وقت دیکھے فیضیابِ گنج بخش
کھٹکھٹاتی ہے ولایت آ کے بابِ گنج بخش

ہر گھڑی رہتا ہے یہ جو کیف سا لاہور میں
گونجتا ہے آج تک اس میں خطابِ گنج بخش

کہنہ سالی میں یہ عطر افشانیاں ہیں شیخ کی
اللہ اللہ ہو گا کیا عہد شبابِ گنج بخش

قبر مومن باغ ہے جنت کا از رُوئے حدیث
باب باغِ خلد ہے لاریب بابِ گنج بخش

پیاس رُوحوں کی مٹا کرتی ہے اس دربار میں
علم و عرفاں سے ہے پر جام شرابِ گنج بخش

خواجۂ اجمیر سے تا تاجدار گولڑہ
کیسے کیسے باخدا ہیں باریابِ گنج بخش

فیض جاری ہے زمانے میں شہِ ہجویر کا
کشت عالم پر ہے فیض افشاں سحابِ گنج بخش

رہنمائی آج بھی کرتے ہیں داتا خلق کی
رہبر پیرانِ عالم ہے کتابِ گنج بخش

زور جتنا بھی لگا لے نجدیت کی تیرگی
روشنی دیتا رہے گا آفتابِ گنج بخش

ہند میں اسلام کا شہزادؔ ہے جب تک وجود
ہر گھڑی ہو گا فزوں اجر و ثوابِ گنج بخش

☆☆☆

منقبت

بحضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مظہر نور خدا ، انوار داتا گنج بخش
کاملوں کے رہنما سرکار داتا گنج بخش

باعث کشف حجاب دل ہے ان کا التفات
روشنی کا سلسلہ کردار داتا گنج بخش

یاد آتا ہے خدا صورت کو اُن کی دیکھ کر
گویا ہے دید خدا دیدار داتا گنج بخش

مقتدی ہیں سیدِ ہجویر کے اہل طریق
کر رہے ہیں اصفیاء تذکار داتا گنج بخش

مرکز جملہ سلاسل ہے یہی اک بارگاہ
مرجع اہل ولا دربار داتا گنج بخش

کشف محجوب آپ کی بے مثل تصنیف لطیف
مصحف مرشد نما شہکار داتا گنج بخش

پیٹ بھرتا ہے تہی دست و تونگر کا یہاں
بے کسوں کا آسرا بازار داتا گنج بخش

چار سو اس میں کھلے ہیں علم و عرفاں کے گلاب
خوشنما و دلکشا ، گلزار داتا گنج بخش

قرب ہے شہزادؔ ان کا شیخ ہندی کو نصیب
دہر میں جو تھا علم بردار داتا گنج بخش

☆☆☆

منقبت

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

اے خوشا! لب پر بیاں ہے سید ہجویر کا
تذکرہ تسکین جاں ہے سید ہجویر کا

نام لیوا اک جہاں ہے سید ہجویر کا
نقش تازہ و جواں ہے سید ہجویر کا

بجھ رہی ہے آج بھی قلب و زباں کی تشنگی
چشمۂ شیریں رواں ہے سید ہجویر کا

مستفیض بارگہ ہیں سالک و مجذوب سب
مصدرِ لُطف آستاں ہے سید ہجویر کا

دست بستہ قدسیوں کو دیکھتا ہے اس جگہ
مرتبہ جس پر عیاں ہے سید ہجویر کا

حاضرِ دربار ہیں چاروں سلاسل کے شیوخ
جس کو دیکھو مدح خواں ہے سید ہجویر کا

خواجہ اجمیر ہوں یا تاجدار گولڑہ
معترف ہر نکتہ داں ہے سید ہجویر کا

کیوں نہ اے شہزادؔ پھر لاہور ہو قطب البلاد
آستانہ جو یہاں ہے سید ہجویر کا

☆☆☆

منقبت

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

شہرہ جگ میں گھر گھر ہے مخدوم علی ہجویری کا
آج ترانہ لب پر ہے مخدوم علی ہجویری کا

قبر ہے جنت کا باغیچہ ازروئے فرمانِ نبی
روضہ، خلد برابر ہے مخدوم علی ہجویری کا

۱- امام احمد بن حنبل h
۲- حضرت فضیل بن عیاض h
۳- امام مالک بن انس h
۴- حضرت حمّاد بن سلیمان الکوفی h
۵- ابراہیم بن ادھم h
۶- علّامہ ابن حجر ہیثمی h
۷- علّامہ بدرالدین عینی h

اُن کی یاد سے رحمت برسے اُن کی بات سے ہو بخشش
رحمت ذکر سراسر ہے مخدوم علی ہجویری کا

دل کی مرادیں آج بھی طالب اس چوکھٹ سے پاتے ہیں
فیض بھرا ایسا دَر ہے مخدوم علی ہجویری کا

آج بھی بھوکے اس دَر سے دو وقت کی روٹی کھاتے ہیں
آج بھی جاری لنگر ہے مخدوم علی ہجویری کا

ہم داتا کے سائے میں آباد ہیں کتنی صدیوں سے
سایۂ شفقت ہم پر ہے مخدوم علی ہجویری کا

اُس کو ولی اللہ نہ سمجھو سنت کا جو تارِک ہو
درس ہمیں یہ ازبر ہے مخدوم علی ہجویری کا

خوش بختی شہزادؔ ہماری ، ہم لاہور میں رہتے ہیں
ہم کو قرب میسّر ہے مخدوم علی ہجویری کا

ہم ہیں پاکستانی اور شہزادؔ ہمارے پرچم پر
پرچم سایہ گستر ہے مخدوم علی ہجویری کا

☆☆☆

منقبت

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

حاضر ہے ترے در پہ گدا سید ہجویر!
ہو اس کی طرف چشم عطا سید ہجویر!

خطرے میں مرا پاک نگر پھر سے گھرا ہے
درکار ہے پھر تیری دعا سید ہجویر!

جاری رہے لنگر ترے فیضان کرم کا
اے مظہرِ انوار خدا سید ہجویر!

ہو خیر ترے بابِ عنایات و عطا کی
ہوتا رہے منگتوں کا بھلا سید ہجویر!

دربار تو ولیوں کے جہاں بھر میں کئی ہیں
ہے شان ترے در کی جدا سید ہجویر!

تو مظہرِ اوصافِ شہ کون و مکاں ہے
اقطاب ترے مدح سرا سید ہجویر!

حاضر ہیں ترے در پہ فرشتوں کی قطاریں
عاشق ترے مردان خدا سید ہجویر!

کشافِ حجابات ہر اک حرف ہے تیرا
اے راہبر و راہنما سید ہجویر!

بھرتے ہیں کئی پیٹ ترے خوانِ کرم سے
اے مرجعِ مخلوقِ خدا سید ہجویر!

ہے تاج ترے سر پہ سیادت کا فروزاں
اے وارث لولاک لما سید ہجویر!

در کار ہے خدّام کو بھی دل کی صفائی
مطلوب ہے اب صدق و صفا سید ہجویر!

جاری رہے لنگر ترا تا روز قیامت
شہزآد کے ہے دل کی دُعا سید ہجویر!

☆☆☆

گوشۂ غوثیہ رضی اللہ عنہ

غلام غوث اعظم ہوں، گدائے نقشبنداں ہوں
تعلق ہے بحمد اللہ مرا چاروں سلاسل سے

میں چشتی قادری شہزادؔ سیفی سہروردی ہوں
مجھے کیا خوف ہو سکتا ہے پھر مدمقابل سے

☆☆☆

رباعی

اے عاشق مستانۂ عبدالقادر
مے نوش ز پیمانۂ عبدالقادر

احوال تو فرزانگی آموز جہاں باد
اے دل شدی دیوانۂ عبدالقادر

☆☆☆

منقبت

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

زمین کیا آسماں بھر میں ہے چرچا غوثِ اعظم کا
لگائیں کان جس جانب ہے شہرہ غوثِ اعظم کا

کمالات ولایت میں شہِ بغداد لاثانی
بلندی پر رہا پرچم ہمیشہ غوثِ اعظم کا

کرامات و تصرف میں عجب قدرت ملی ان کو
ہر اک انداز ہے بے شک نرالا غوثِ اعظم کا

طریقت میں اگر اپنی کبھی پرواز رک جائے
وظیفہ ہم کیا کرتے ہیں بس یاغوثِ اعظم کا

ہوئے ظاہر مگر پھر چھپ گئے پہلے سبھی سورج
رہے گا تا ابد سورج چمکتا غوثِ اعظم کا

قدم اُس پیر پیراں کا ولی گردن پہ رکھتے ہیں
ہے بوسہ گاہ اہل عشق تلوا غوثِ اعظم کا

فرشتے جن و انساں سب عقیدت مند ہیں ان کے
خدا ہی جانتا ہے کیا ہے رتبہ غوثِ اعظم کا

اگرچہ سلسلہ شہزادؔ میرا نقشبندی ہے
دل و جاں سے ہوں لیکن نام لیوا غوثِ اعظم کا

☆☆☆

منقبت

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

کرم کا پیکر ہیں غوثِ اعظم
غریب پرور ہیں غوثِ اعظم

ہمارے رہبر ہیں غوثِ اعظم
مہِ منور ہیں غوثِ اعظم

ہوئے ہیں یا جتنے غوث ہوں گے
سبھی کے افسر ہیں غوثِ اعظم

قدم ہے گردن پہ ہر ولی کی
جہاں کے سرور ہیں غوثِ اعظم

وہ بازِ اَشہب شہِ ولایت
خدا کا مظہر ہیں غوثِ اعظم

کمال ایمان و معرفت کی
بلندیوں پر ہیں غوثِ اعظم

نبی کا شہزادؔ عکس ہیں وہ
شبیہِ حیدر ہیں غوثِ اعظم

☆☆☆

گوشۂ اصفیاء رحمۃ اللہ علیہ

حُبِّ درویشاں کلیدِ جنت است
دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است
(حافظ شیرازی)

منقبت

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ

ہدایت کا روشن ستارہ فرید
طریقت ہے دریا تو دھارا فرید

عقیدت نظر ہے نظارہ فرید
ولایت ہے کشتی کنارا فرید

تصرّف کی دنیا کا وہ تاجدار
بلندی کا ہے استعارہ فرید

ہمیں ڈوب جانے کا خطرہ نہیں
ہے ہم بیکسوں کا سہارا فرید

سبق خوان لوح قضا اس کی ذات
ہے انگشت حق کا اشارہ فرید

مقامات اس کے ہوں کیسے بیاں
ہے جس کاملہ کا دلارا فرید

ہوا زہد و تقویٰ سے آراستہ
بہر رنگ ماں نے سنوارا فرید

وہ وارث رسولوں کے اسرار کا
خداوند عالم کا پیارا فرید

خضر اس کے ہم مجلس و راز دار
معارف کا اونچا منارا فرید

وہیں پر ہے شہزادؔ جنت کا باغ
جہاں ضوفشاں ہے ہمارا فرید

☆☆☆

منقبت

حضرت خواجہ بہاء الدین شاہِ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

اولیاء میں منفرد ہے شان شاہِ نقشبند
اصفیاء کے دل میں ہے ارمان شاہِ نقشبند

کاملوں نے خوشہ چینی آپ کے خرمن سے کی
واصلوں کے لب پہ ہے فرمان شاہِ نقشبند

اللہ اللہ رفعت پرواز فخر خواجگاں
طائران قدس ہیں قربان شاہِ نقشبند

نقشبندیت کا مرکز ہے بخارا کی زمیں
قاسم فیض ولایت کان شاہِ نقشبند

جانشین خواجگاں ہیں خطہ سرہند میں
شیخ احمد مظہر فیضان شاہِ نقشبند

علم وحکمت ،نور باطن، عشق ومستی ،جذب وشوق
راہ حق میں ہے یہی سامان شاہِ نقشبند

ہم کو بخشا ہے نہایت در ہدایت کا شعور
ہم غلاموں پر ہے یہ احسان شاہِ نقشبند

عارفوں میں ہم اسے شہزاد کرتے ہیں شمار
جس کو حاصل ہو گیا عرفان شاہِ نقشبند

☆☆☆

منقبت

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

سرگروہ اولیاء حضرت بہاء الدین ہیں
پیشوائے اصفیا حضرت بہاء الدین ہیں

زیور اوصاف حق سے ہے مزیّن ہر ادا
عکسِ حسن کبریا حضرت بہاء الدین ہیں

مہر چرخ سہرورد و نائب شیخ الشیوخ
رونق بزم ھدٰی حضرت بہاء الدین ہیں

حامل زہد و ریاضت ، پیکر علم و عمل
صاحب صدق و صفا حضرت بہاء الدین ہیں

سرورِ کونین کی سیرت کا اک عکسِ جمیل
خوش خصال و خوش ادا حضرت بہاء الدین ہیں

ہاتھ پھیلائے کھڑے ہیں بادشاہانِ جہاں
مائلِ جود و سخا حضرت بہاء الدین ہیں

علم و عرفان و عمل کا ایک بحرِ بے کراں
قاسمِ عشقِ خدا حضرت بہاء الدین ہیں

واقفِ شرع و طریقت جامعِ عشق و خرد
جانشینِ انبیاء حضرت بہاء الدین ہیں

ثبت ہیں القاب جس کے تختیِ تقدیر پر
وہ امام الازکیاء حضرت بہاء الدین ہیں

کیوں نہ اے شہزادؔ ان کی قبر ہو جنت کا باغ
عاشقِ خیرالورٰی حضرت بہاء الدین ہیں

☆☆☆

منقبت

خاتم الحفاظ حضرت

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

سراپا عشق و ایقاں ہیں جلال الدین سیوطی
دلیل راہ ایماں ہیں جلال الدین سیوطی

عطائے ذات رحماں ہیں جلال الدین سیوطی
نبی کا ہم پہ احساں ہیں جلال الدین سیوطی

مسیح اہل عرفاں ہیں جلال الدین سیوطی
کلیم طور قرآں ہیں جلال الدین سیوطی

حدیث مصطفی کے نور نے چمکا دیا اُن کو
شعاع مہر فاراں ہیں جلال الدین سیوطی

شرف حاصل رہا اُن کو شہِ دیں کی حضوری کا
گُلِ باغِ کریماں ہیں جلال الدین سیوطی

کریں گے علم والے بھی شفاعت اہلِ عصیاں کی
شفیعِ اہلِ عصیاں ہیں جلال الدین سیوطی

ہیں اُن کے مقتدی شعرانی و غزی و شامی سے
امامِ اہلِ دوراں ہیں جلال الدین سیوطی

مری اسناد میں شہزادؔ اُن کا نام نامی ہے
کہ میرے پیرِ پیراں ہیں جلال الدین سیوطی

☆☆☆

گوشۂ مجدّدیہ رحمۃ اللہ علیہ

مجھے حاصل رہی ہے مستقل شفقت بزرگوں کی
خدا نے کمسنی میں کی عطا قربت بزرگوں کی

غلام شیخ سرہندی ہوں میں شہزادؔ سیفی ہوں
بحمداللہ حاصل ہے مجھے نسبت بزرگوں کی

☆☆☆

منقبت

امام ربّانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

زمانے بھر میں ہے چرچا مجدد الف ثانی کا
ہر عاشق والا و شیدا مجدد الف ثانی کا

ہوائیں فیض و رحمت کی اسی گلشن میں چلتی ہیں
ریاض خلد ہے روضہ مجدد الف ثانی کا

روانہ غوث اعظم نے کیا جبّہ محبت سے
مقام اس میں ہے پوشیدہ مجدد الف ثانی کا

یہی دربار ہے چاروں سلاسل کا حسیں سنگم
بھرا ہے فیض سے دریا مجدد الف ثانی کا

کمالاتِ نبوت کا مزہ جس نے نہیں چکھا
وہ کیا جانے بھلا رتبہ مجدد الف ثانی کا

بٹی تھی خاص غار ثور کی خلوت میں جو نعمت
ہے اس فیضان میں حصہ مجدّد الف ثانی کا

شب الحاد و بدعت چھٹ گئی یکسر زمانے سے
نکل کر مہر جب چمکا مجدد الف ثانی کا

ملی مردہ دلوں کو زندگی ذکر الٰہی سے
یہ ہے واللہ کرم سارا مجدد الف ثانی کا

خدا کے فضل سے شہزادؔ ہم بھی نقشبندی ہیں
ہمارے سر پہ ہے سایہ مجدد الف ثانی کا

☆☆☆

منقبت

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

جگمگاتے ہیں انوار سرہند میں
ہے مجدد کا دربار سرہند میں

جیسے تبدیل ہوتی ہے شب ، صبح میں
یوں بدلتے ہیں افکار سرہند میں

دیدہ و دل کو کاسہ بنائے ہوئے
آ رہے ہیں طلب گار سرہند میں

اللہ اللہ مسیحائے مردہ دِلاں
عارفوں کا ہے سالار سرہند میں

دِین اسلام کو جس نے چمکا دیا
نور کا ہے وہ مینار سرہند میں

اہل سنت کو جس نے سنبھالا دِیا
سنیت کا علم دار سرہند میں

شاہ سرہند کی شان تو دیکھیے
کعبہ آیا کئی بار سرہند میں

جس کا ایک ایک مکتوب مرشد نما
ہے وہ دانائے اسرار سرہند میں

نقشبندی فیوضات کا ہے اثر
چین پاتے ہیں بیمار سرہند میں

الف ثانی کا وہ رہبر و رہنما
عارفوں کا ہے سردار سرہند میں

قلب و جاں میں ہے شہزادؔ جس کی مہک
ہے وہ سرسبز گلزار سرہند میں

☆☆☆

منقبت

حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ

نائب حضرت مجدد فخر اہل معرفت
خواجہ معصوم سرہندی وہ عالی مرتبت

چست آئی جن کی قامت پر ولایت کی قبا
خود تمنائی تھی جن کی خلعتِ قیّومیت

بادشاہوں پر بھی چلتا تھا تصرف آپ کا
حق نے بخشی آپ کو روحانیت کی سلطنت

رہنمائی آپ سے لی شاہ عالم گیر نے
دین و دنیا میں ملی یوں اُس کو قدر و منزلت

آپ کے فیضان کا مظہر فتاویٰ ہندیہ
آپ کے الطاف کی عکاس فقہ حنفیّت

غافلوں کو آپ نے تعلیم ذکر و فکر دی
عارفوں نے آپ سے پایا شعورِ معرفت

ہم بھی ہیں شہزادؔ معصومی بفضل ذاتِ حق
اس لیے وردِ زباں ہے آج اُن کی منقبت

☆☆☆

منقبت

حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

عروۃ الوثقیٰ لقب ہے خواجۂ معصوم کا
تذکرہ وجہ طرب ہے خواجۂ معصوم کا

گلشن فاروق اعظم کے تروتازہ گلاب
باخدا اعلیٰ نسب ہے خواجۂ معصوم کا

جانشیں حضرت مجدد کے ہیں قیوم جہاں
اس لیے دل میں ادب ہے خواجہ معصوم کا

مستفید و مستفیض اہل عجم کو بھی کیا
معترف سارا عرب ہے خواجۂ معصوم کا

تاجدارانِ جہاں نے کی ہے ان کی چاکری
مرتبہ واللہ عجب ہے خواجۂ معصوم کا

بھر دیا سینوں میں فیضانِ مجدّد آپ نے
منفرد عالم میں ڈھب ہے، خواجہ معصوم کا

پیکرِ علم و عمل وہ بحر اسرار و رموز
ثانی کوئی شیخ کب ہے خواجہ معصوم کا

ہے فروزاں ہند میں جو آج تک دیں کا چراغ
یہ کرم شہزاؔد سب ہے خواجۂ معصوم کا

☆☆☆

منقبت

حضرت مرزا مظہر جانِ جاں رحمۃ اللہ علیہ

مزّین ز صدق و صفا جانِ جاناں
نزاکت میں سب سے جدا جانِ جاناں

محدث ، مفسر مریدین جن کے
زمانے کے وہ مقتدا جانِ جاناں

معارف کا دریا وہ قیوم عالم
مشائخ کے ہیں رہنما جانِ جاناں

شریعت کی کرتے رہے پاسبانی
طریقت کے ہیں پیشوا جانِ جاناں

اجازت تھی چاروں سلاسل میں اُن کو
حقیقت میں تھے باخدا جانِ جاناں

مئے نقشبنداں کا ساغر پلا کر
سکھاتے تھے صبر و رضا جانِ جاناں

زمانے کے گمراہ لوگوں کو ہر دم
دکھاتے تھے راہ ھدیٰ جانِ جاناں

تذکر ، تفکر ، تشکر کا پیکر
توکل تھے سرتابہ پا جانِ جاناں

سبق ظلمتوں کو دیا روشنی کا
ہدایت کا اک سلسلہ جانِ جاناں

یہ حضرت مجدّد کا فیضان ہی تھا
رہے بن کے حق کی صدا جانِ جاناں

تعلق ہے خالق کے ساتھ ان کا گہرا
محب شہ دوسرا جانِ جاناں

بہ دل گرچہ شہزادؔ اخلاص دارم
و لیکن کجا من کجا جانِ جاناں

☆☆☆

منقبت

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان تاجدارِ بریلی رحمۃ اللہ علیہ

ہے آئینۂ رشد فضل خدا سے
جو صادر ہوا حرف کلک رضا سے

وہ قسام فیضان عشق رسالت
خدا کے کرم سے ، نبی کی عطا سے

محدث ، مفسر ، فقیہ و مجدد
وہ تھا بہرہ ور سب علوم ھدیٰ سے

وہ اک عارف حق وہ اک شیخ کامل
تھی وابستگی جس کو غوث الوریٰ سے

تھا اعدائے دیں کے لیے تیغ قاطع
رعایت نہ رکھتا تھا اہل جفا سے

رہا عمر بھر وہ شریعت کے تابع
تھے پرُ جان و دِل اُس کے صدق و صفا سے

غرض اُس نے رکھی نہ اہلِ دُوَل سے
اسے عشق تھا تو فقط مصطفی سے

عقائد میں اسلاف کا عکس تھا وہ
فقاہت عیاں اس کی ہر اک ادا سے

گُندھا تھا خمیر اس کا عشق نبی میں
تھا معمور دل اس کا ذوق وفا سے

وہ بحر معارف تھا حکمت کا پیکر
اسے ربط تھا خاص باب ہدیٰ سے

لکھوں تاج دار بریلی کی مدحت
ملے بہرہ وافر جو فکر رسا سے

احاطہ علوم رضا کا کروں میں
یہ کیوں کر ہو شہزاؔد مجھ نارسا سے

☆☆☆

گوشۂ سیفیہ رحمۃ اللہ علیہ

سرورِ اہلِ صفا ، یکتائی تو دَر اولیاء
رہبرِ دوراں توئی اے تاجدارِ اتقیاء

نازِ ہندی ، فخر ہجویری تو قیّومِ زماں
شدورودت ، صد سعادت مردمِ پنجاب را

☆☆☆

منقبت

مجدد عصر حاضر

اخندزادہ سیف الرحمن صاحب پیرارچی مبارک

نہیں ہے کوئی ثانی باخدا قیوم دوراں کا
ہر اک انداز ہے واللہ جدا قیوم دوراں کا

خدا کے ذکر سے آباد کر سکتا ہے سینوں کو
جو سالک ہے اجازت یافتہ قیوم دوراں کا

جناب شیخ ہاشم کے خلیفہ اور نائب ہیں
ہے بالا ہر جہت سے مرتبہ قیوم دوراں کا

وجود ان کا ہے نورانی ، کمال ان کا ہے لاثانی
انوکھا ہے جہاں میں سلسلہ قیوم دوراں کا

جِلا دیتے ہیں وہ مردہ دلوں کو اک اشارے سے
ہے جاری فیض کا دریا سدا قیوم دوراں کا

انہی کے در سے بے چینوں کو اطمینان ملتا ہے
ہے واقف وجد سے ہر ہر گدا قیوم دوراں کا

چمن زار ولایت میں کبھی بلبل نوا پیرا
کبھی نغمہ سناتی ہے صبا قیوم دوراں کا

مٹا دیتی ہے ان کی اک نظر سب داغ عصیاں کے
ہمارا حج ہے یارو دیکھنا قیوم دوراں کا

عطا کرتے ہیں وہ شہزادؔ ہر سائل کو فیض اپنا
بڑا مشہور ہے جود و سخا قیوم دوراں کا

☆☆☆

منقبت

حضرت صوفی کندل صاحب مبارک رحمۃ اللہ علیہ

ضعف یقیں کو عزم مصمم بنا دیا
قطرے کو تیرے فیض نے قلزم بنا دیا

تیری عطائے خاص نے اے پیکر جمال
مجھ سا حقیر شخص معظم بنا دیا

جس کی تمام ذات تھی زخموں پہ مشتمل
تو نے اسے بھی ڈھال کر مرہم بنا دیا

اللہ رے وہ عارضِ برگِ گلِ اِرم
قطرے کو جس کے لمس نے شبنم بنا دیا

چھائی تھی گلستانِ تصوف پہ اک خزاں
تو نے اسے بہار کا موسم بنا دیا

فصلِ خزاں کا راج تھا قلب و نگاہ پر
تو نے اسے بہار کا موسم بنا دیا

رہتا تھا کچھ حیات کی پیچیدگی کا خوف
لیکن تیرے خیال نے بے غم بنا دیا

اب تو نصیب سیدی ! عید وصال ہو
دوری نے مجھ کو مثلِ محرّم بنا دیا

بگڑا تھا قلب و رُوح کا ہر اک معاملہ
تیری نوازشات نے یکدم بنا دیا

دل سے مرے نکال کر مرشد نے نفرتیں
مجھ کو محبتوں کا معلم بنا دیا

گر تو نہیں تو صوفیٔ بے مثل کون ہے
جس کی نظر نے بوند کو رم جھم بنا دیا

لینے تو بھیک آئے تھے شہزادؔ ہم یہاں
لیکن سخی کے فیض نے قاسم بنا دیا

☆☆☆

منقبت

احوالِ بزمِ عشق

عجب مستی کا تھا عالم جہاں کل رات کو میں تھا
تھا ذکرِ ذاتِ ھو ہر دم جہاں کل رات کو میں تھا

دلوں سے وسوسے مٹتے رہے سب نفس و شیطاں کے
نظر آیا عجب عالم جہاں کل رات کو میں تھا

خدائے وحدہٗ کی یاد میں تھا کچھ سکوں ایسا
نہ آیا پاس کوئی غم جہاں کل رات کو میں تھا

ہر اِک سینے میں فیضِ پیر ارچی کا خزینہ تھا
لطائف سب تھے جامِ جم جہاں کل رات کو میں تھا

زمیں تا آسماں انوار کی خیرات جاری تھی
تھا رنگ و نور کا موسم جہاں کل رات کو میں تھا

فضا معمور تھی ساری کمالاتِ ولایت سے
نہیں تھا فکر بیش و کم جہاں کل رات کو میں تھا

جسے دیکھا وہی مست مئے قیّومِ دوراں تھا
تھی ساری بزم ہی برہم جہاں کل رات کو میں تھا

دکھائی دی مجھے فصل بہار سیفیہ ہر سو
تھی جذب و جوش کی رم جھم جہاں کل رات کو میں تھا

مری جانب بھی تھی شہزادؔ چشم مرشد کامل
مرا سر تھا ادب سے خم جہاں کل رات کو میں تھا

☆☆☆

منقبت (مترجم)

حضرت صوفی کندل خان مبارک رحمۃ اللہ علیہ

اگر چاہے طریقت بن گدائے صوفی کندل
تو آ کے دیکھ اے طالب صفائے صوفی کندل

سکوں میرے دل و جاں کا لقائے صوفی کندل
خوشا ! میرے بھی سر پر ہے ردائے صوفی کندل

کرے زندہ دل مردہ کو جو اک نعرۂ ھُو سے
صدائے قم باذن اللہ صدائے صوفی کندل

کہاں تھا وہ کہاں ہوں میں، یہ خود سے پوچھتا ہوں میں
صدا آئی کہ ہے یہ سب دعائے صوفی کندل

عداوت اولیاء کے ساتھ خالق سے عداوت ہے
ورا ہر شک سے ہے منکر وفائے صوفی کندل

خدا وہ دن بھی لے آئے کہ پابوسی کروں ان کی
میں دیکھوں جلد روئے دلربائے صوفی کندل

اگر پوچھو مقام ان کا امام الاولیاء کہہ دوں
کریں اہل ولایت اقتدائے صوفی کندل

شفیق و مہرباں میرے ، کریم و پاسباں میرے
غنی ہوں فقر میں یہ ہے سخائے صوفی کندل

میں ہوں شہزادؔ ناکارہ گنہگار اور بے چارہ
میں شاید جگ میں آیا ہوں برائے صوفی کندل

قلم عاجز زباں قاصر بیاں شہزادؔ ناممکن
میرے فکر و تخیل سب فدائے صوفی کندل

☆☆☆

منقبت

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت
مفتی غلام جان ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ

اہلِ سُنن کی جان ہیں مفتی غلام جان
سب رضویوں کی شان ہیں مفتی غلام جان

یکجا ہیں ان کی ذات میں اخلاص و علم و عشق
اہلِ صفا کا مان ہیں مفتی غلام جان

غوث و رضا کے عاشقِ صادق ، دلیل خیر
حق گو ہیں حق نشان ہیں مفتی غلام جان

عکسِ کمالِ شیخِ طریقت ہے ان کی ذات
فیضِ رضا کی کان ہیں مفتی غلام جان

تقویٰ شعار ، صاحبِ فتویٰ ، فقیہِ دیں
اہلِ نظر کی آن ہیں مفتی غلام جان

فضل وکمال جودو نوال ان کا بے مثال
عظمت کا آسمان ہیں مفتی غلام جان

دیکھو تو ہیں حضور کے سادہ سے اُمتی
سمجھو تو اِک جہان ہیں مفتی غلام جان

رفض وخروج ونصب پہ اک تیغ برق بار
سُنّی کا سائبان ہیں مفتی غلام جان

زیرِ مزار بھی ہیں دعا گوئے اہلِ حق
کس درجہ مہربان ہیں مفتی غلام جان

آئینۂ ''حدائقِ بخشش''ہے وہ لحد
جس میں کہ میہمان ہیں مفتی غلام جان

ہے وہ فضا ''بہار شریعت''سے مشکبار
جس میں براجمان ہیں مفتی غلام جان

احمد رضا جو سعدی شیرازِ عشق ہیں
مانندِ بوستان ہیں مفتی غلام جان

ہم بھی نیازمندِ بریلی شریف ہیں
اور اپنے ترجمان ہیں مفتی غلام جان

اقبال ان کا شکلِ مظفر میں ہے بلند
سعدین کا قران ہیں مفتی غلام جان

شہزادؔ مقتدی ہیں مریدانِ با صفا
اور میرِ کاروان ہیں مفتی غلام جان

(بپاسِ خاطرِ عاطر حضرت علامہ الحاج قاضی مظفر اقبال رضوی)

☆☆☆

منقبت

حضرت خطیبِ ملت
مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

اک نعمتِ خدا ہیں حضرت خطیبِ مِلّت
سرکار کی عطا ہیں حضرت خطیبِ مِلّت

مدّاح مصطفیٰ ہیں حضرت خطیبِ مِلّت
ممدوح اصفیا ہیں حضرت خطیبِ مِلّت

تاثیر سے دلوں کو تسخیر کرنے والے
فطرت کا زمزمہ ہیں حضرت خطیبِ مِلّت

الحانِ داؤدی کا چشمہ رواں ہے گویا
کس درجہ خوش نوا ہیں حضرت خطیبِ مِلّت

اغیار نے بھی کی ہے تسلیم یہ حقیقت
مِلّت کے پیشوا ہیں حضرت خطیبِ مِلّت

دیتے ہیں داد جس کی افلاک پر ملائک
اک نغمۂ رسا ہیں حضرت خطیبِ مِلّت

دیکھا نہ جس کا ثانی پھر اہل شرق پور نے
اس پیر کی دعا ہیں حضرت خطیبِ مِلّت

قسمت کا ان کی اب تک کوکب چمک رہا ہے
محفل میں رونما ہیں حضرت خطیبِ مِلّت

صد شکر آج تک ہے حضرت کا فیض جاری
ہم سے کہاں جدا ہیں حضرت خطیبِ مِلّت

حصے میں ان کے آئی ''لا یحزنوں'' کی مسند
مقبولِ اولیا ہیں حضرت خطیبِ مِلّت

جو صبح و شام برسی روحوں کی کھیتیوں پر
عرفاں کی وہ گھٹا ہیں حضرت خطیبِ مِلّت

سیرت کو ان کی پڑھ کر شہزاؔد میں نے سمجھا
اک گنجِ بے بہا ہیں حضرت خطیبِ مِلّت

☆☆☆

منقبت

حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

جسے دیکھو ہے مدح خواں حکیمِ اہلسنّت کا
لقب ہے آپ کے شایاں حکیمِ اہلسنّت کا

شعورِ سُنّیت بخشا تھی ذہنوں کو حکمت سے
ہر اک سنی پہ ہے احساں حکیمِ اہلسنّت کا

رہ علم و ہنر ہے آج ان کی فکر سے روشن
ہے تازہ تر ہر اک فرماں حکیمِ اہلسنّت کا

سلجھتی ہے ہر اک گتھی بفیضانِ کرم اب بھی
ہے جاری قبر سے فیضاں حکیمِ اہلسنّت کا

نظام مصطفی ہو جائے نافذ اپنی دھرتی پر
رہا تا عمر یہ ارماں حکیمِ اہلسنّت کا

شہ کونین کی ناموس کا دیتے رہے پہرا
یہی تھا دیں یہی ایماں حکیمِ اہلسنّت کا

دکھایا کیا کرشمہ اک معالج کی حذاقت نے
عدو شہزادؔ ہے حیراں حکیمِ اہلسنّت کا

☆☆☆

منقبت

حضرت حفیظ تائب رحمۃ اللہ علیہ

رضا و محسن کا تو ہے نائب حفیظ تائب
ہے مستند تیرا قول صائب حفیظ تائب

ترے دلائل کے ہیں مصادر کتاب و سیرت
تیرا مخالف رہے گا خائب حفیظ تائب

میں جب بھی کرتا ہوں استغاثہ تری زباں میں
تو ٹلتے جاتے ہیں سب مصائب حفیظ تائب

وہ کیسا منظر تھا اے ستونِ ابولبابہ
تیرے قریں جب ہوا تھا تائب حفیظ تائب

زمانے بھر کے ثنا نگاروں کو ، شاعروں کو
دکھائے تو نے کئی عجائب حفیظ تائب

سجھائی راہیں نئی تری پیشوائیوں نے
ہوئے بہم نعت کے رغائب حفیظ تائب

شعور آداب نعت گوئی ترا حوالہ
ترے اسالیب ہیں غرائب حفیظ تائب

تیری ولا کے نقوش اب بھی جھلک رہے ہیں
نظر سے تو ہے اگرچہ غائب حفیظ تائب

نہیں ہے واقف حدیث توبہ کی خاصیت سے
جو ڈھونڈتا ہے ترے معائب حفیظ تائب

کمالِ فن کا بقولِ شہزادؔ آئینہ ہیں
ترے محاسن ہوں یا نجائب حفیظ تائب

☆☆☆

منقبت

جناب فخر القراء

حضرت قاری غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ

محبِ خاص کلامِ خدا غلام رسول
امام تھا فن تجوید کا غلام رسول

کمال درجہ قرأت میں دسترس تھی اسے
معلمین کا استاذ تھا غلام رسول

بچھا کے داتا کی نگری میں مسند تدریس
کلامِ پاک سکھاتا رہا غلام رسول

سبھی جہاں بھی کبھی بزم قاریان کرام
رہا ہے صدر نشیں ہر جگہ غلام رسول

سوال جب بھی ہوا کون ہے بڑا قاری
ہر اک زباں نے جواباً کہا غلام رسول

موذنین زمانہ میں بھی وہ تھا یکتا
تو نعت میں بھی رہا خوش ادا غلام رسول

غلامِ سرور عالم تھا اس لیے شہزادؔ
رہا جہان میں وقف ثنا غلام رسول

☆☆☆

منقبت

اولیاءلاہور رحمۃ اللہ علیہم

اولیاء کے ہیں انوار لاہور میں
میرے داتا کا دربار لاہور میں

فیض عالم کی چوکھٹ کا صدقہ ہے یہ
بخت ہوتے ہیں بیدار لاہور میں

شیخ طاہر ، یہاں پر ہیں جلوہ نما
مہر زنجان ضو بار لاہور میں

پیر مکی ، میاں میر ، شاہِ رضا
کیسے کیسے ہیں شہکار لاہور میں

شہر لاہور ولیوں کی ہے رہ گزر
معرفت کا ہے بازار لاہور میں

سر زمیں ہے یہ اغواث و اقطاب کی
ہیں ولایت کے آثار لاہور میں

راستہ ہے یہ بغداد و اجمیر کا
آتے جاتے ہیں ابرار لاہور میں

قطب فرما گئے شیخ سرہند اسے
ہے محبت کی مہکار لاہور میں

چشت و سرہند و دہلی سے آتے رہے
ذات حق کے طلبگار لاہور میں

کون جاتا ہے ان کے مزارات پر
دفن ہیں کتنے زر دار لاہور میں

اولیاء کے مزارات کی شکل میں
خلد کے ہیں چمن زار لاہور میں

ہم بھی شہزادؔ داتا کے سائے میں ہیں
ہے ہمارا بھی گھر بار لاہور میں

☆☆☆

شجرۂ سلسلۂ عالیہ

نقشبندیہ، مجددیہ، سیفیہ، صوفیہ

اے خدااے خالق ارض و سما
اپنے پیاروں کا مجھے رستہ دکھا

اے غنی اے مغنی و رب ودود
بھیج سرکار دو عالم پر درود

اے خدا بہر محمد مصطفی
معرفت کر دے ہمیں اپنی عطا

حضرت صدیق اکبر کے طفیل
صاف کردے مرے دل کی ساری میل

واسطہ دیتا ہوں میں سلمان کا
تو محافظ بن مرے ایمان کا

حضرت قاسم کا صدقہ اے قدیر
اپنی الفت کر عطا مجھ کو کثیر

جعفر صادق ہیں ولیوں کے امام
ان کے صدقے تو بنا دے بگڑے کام

رہبر اہل ولایت بایزید
ان کے درجے تو بڑھا مولا مزید

بوالحسن ، خرقانی ذیشان ہیں
ان کے صدقے ان پہ ہم قربان ہیں

بو علیؒ طوسی و فارمدی ہیں جو
ساتھ ان کے ہی مرا انجام ہو

خواجہ یوسف مقتدائے اولیاء
ان کے صدقے تو مری بگڑی بنا

عبد خالق غجد دانی بے مثال مثل ان کی کر عطا ہم کو کمال

بہر حضرت خواجہ عارف ریو گر ہم کو اہل ذکر میں شامل تو کر
خواجۂ محمود انجر با کمال کر خدایا ان کی طرح میرا خیال
حضرت خواجہ عزیزاں دلنشیں یا الٰہی دے مجھے ان سی جبیں
بابا سماسی ہیں پیروں کے بھی پیر ان کا صدقہ کر مجھے روشن ضمیر
عالی رتبہ ہیں بہت میر کلال مشکلیں ان کے تصدّق میری ٹال
کر دیا منسوب شاہِ نقشبند یا الٰہی ہوں ترا احسان مند
یا الٰہی از پئے خواجہ عطار دل کے ویرانے کو کر دے پُر بہار
حضرت یعقوب چرخی باصفا صدر و ِمیر حلقہ اہل رضا
واسطہ ہے خواجہ احرار کا میرے دل پر کر نزول انوار کا
صدقۂ زاہد حصاری بے ریا تو ہمیں اپنا بنا لے کبریا
خواجہ درویش دُرِّ لاجواب ان کے ہمرہ رکھ ہمیں روزِ حساب
خواجہ امکنگی ، ولی کے واسطے اہل حق والے سکھا دے ضابطے
بہر حضرت باقی باللہ اے کریم کر سدا ہم سب پہ تو لطیف عمیم
واسطہ حضرت مجدد پاک کا کر مجھے پیر ، شہِ لولاک کا
عروۃ الوثقی کا صدقہ کر کرم دو جہاں میں عاصیوں کا رکھ بھرم
خواجہ اسماعیل امام العارفین اولیاء میں ایک تابندہ نگیں

جس کا کہ معصوم ثانی ہے خطاب
اس کے صدقے ٹال دے سارے عذاب

عارفِ مولا ، محمّد کا غلام
حشر میں بھی ہو ہمارا وہ امام

صدقۂ حاجی صفی اللہ دے
جس میں ہو تاثیر ایسی آہ دے

بہر حضرت شہ ضیاء الحق شہید
اے خدا اپنی محبت دے شدید

شہ ضیا حاجی میاں جی کے طفیل
سنّتوں کا نور جگ میں جائے پھیل

شمس حق ہیں اے خدا تیرے ولی
تو کبھی ہم کو دکھا ان کی گلی

یاالٰہی صدقۂ شاہ رسول
میری یہ ناچیز کاوش کر قبول

حضرت ہاشم امام الاصفیاء
ان کے صدقے نفس کے شر سے بچا

پیرارچی سیف رحماں خوش خصال
میرے مرشد فی زمانہ بے مثال

سیفیہ جس نے چلایا سلسلہ
اور دنیا میں بڑھایا سلسلہ

نقشبندی سلسلے کی شان وہ
نقشبندی سلسلے کا مان وہ

سیف رحماں پیکر صدق و صفا
سیف رحماں رہبروں کے رہنما

دنیا و عقبیٰ میں اے ربّ خلیق
صوفیٔ کندل کو کر میرا رفیق

نسبت ان ولیوں سے اے شہزادؔ ہے
قریۂ جاں اس لیے آباد ہے

☆☆☆

متفرقات

ما ہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم
الّا حدیث دوست کہ تکرار می کنم
(حافظ شیرازی)

شانِ قرآن

حکمتیں ہیں نور ہے اسرار ہیں قرآن میں
ذاتِ ربّ عرش کے انوار ہیں قرآن میں

رہنما و محسنِ انسانیت ہے یہ کتاب
کامیابی کے سبھی اطوار ہیں قرآن میں

زندگی میں بندگی کے رنگ بھر دیتا ہے یہ
ارفع و اعلیٰ سبھی اقدار ہیں قرآن میں

ناسخ و منسوخ ہیں کچھ محکم ومتشابہات
گھاٹیاں کچھ راستے خم دار ہیں قرآن میں

ہے پیامِ زندگی یہ مردہ قوموں کے لئے
روح پرور ،تازہ تر افکار ہیں قرآن میں

دیکھتے ہیں صفحہ در صفحہ انھیں اہلِ نظر
جلوہ فرما ہر جگہ سرکار ہیں قرآن میں

مصدر و مہبط ہیں وہ وحیِ خدا کا اس لئے
صاحبِ قرآن کے تزکار ہیں قرآن میں

زمزمہ تسبیح کا نغمہ کہیں تہلیل کا
جانفزا و دلنشیں اذکار ہیں قرآن میں

قل ھواللہ اُحد ہے اس کی وحدت کا بیاں
کبریائی کے کئی آثار ہیں قرآن میں

سورۂ رحمان کی آیات میں جلوہ نما
اس کی قدرت کے حسیں شہکار ہیں قرآن میں

اکبر و اصغر ہو کوئی یا ہو کوئی خشک و تر
گلشن و صحرا و نور و نار ہیں قرآن میں

ماضی و حال اور مستقبل کی ہے اس میں خبر
جلوہ گر شہزادؔ سب ادوار ہیں قرآن میں

☆☆☆

شانِ رمضان

اللہ کا مہمان ہے تو اے مہ رمضان
تسکین دل و جان ہے تو اے مہ رمضان

افطار و سحر چہرۂ مومن کو نکھاریں
ہیں صحن مساجد میں تراویح کی بہاریں
اک موجۂ عرفان ہے تو اے مہ رمضان

رحمت کہیں بخشش ترے عشروں میں چھپی ہے
ہر شب ہی تیری چشمۂ کوثر میں دھلی ہے
ہاں تحفۂ رحمان ہے تو اے مہ رمضان

ہوتا ہے گماں دل پہ مجھے غار حرا کا
جب تذکرہ چھڑ جاتا ہے آیات ھدٰی کا
آغوش بہ قرآن ہے تو اے مہ رمضان

ہر دن ہے معظم ترا ہر شب ہے گرامی
ہوتی ہے شب قدر فرشتوں کی سلامی
بخشش کا شبستان ہے تو اے مہ رمضان

انوار و فیوضات کی بارش ہے مسلسل
شہزاؔد ہوئی جاتی ہے ہر سمت جو جل تھل
سرکار کا فیضان ہے تو اے مہ رمضان

☆☆☆

قدر کی شب

فضلِ رب العلا ہے قدر کی شب
شفقتِ مصطفی ہے قدر کی شب

یہ کھلا ''انک عفو'' سے
خیر کا سلسلہ ہے قدر کی شب

بخششیں بٹ رہی ہیں بے قیمت
لطف کی انتہا ہے قدر کی شب

قدر قرآں سے پائی ہے اس نے
کیونکہ نازل ہوا ہے قدر کی شب

قدر والوں کو قدر ہے اس کی
نعمتِ بے بہا ہے قدر کی شب

خاکیو! آؤ لو خدا کا سلام
نوریوں کی صدا ہے قدر کی شب

آج روح الامیں بھی فرش پہ ہیں
کس قدر پر ضیا ہے قدر کی شب

بخشش و رحمت و عنایت کا
ایک میلہ لگا ہے قدر کی شب

لیلۃ القدر کا مقام ہے کیا؟
یہ بھی مجھ پر کھلا ہے قدر کی شب

ہے فزوں تر ہزار راتوں سے
خود خدا نے کہا ہے قدر کی شب

ہے یہ اقرء کے نور سے معمور
یادگارِ حرا ہے قدر کی شب

فجر تک ہے سلامتی اس میں
رحمتوں کی ردا ہے قدر کی شب

قدر لازم ہے پاک دھرتی کی
یہ عطیّہ ملا ہے قدر کی شب

قدر قرآں کی فرض ہے شہزادؔ
کہ یہ نازل ہوا ہے قدر کی شب

☆☆☆

سلامِ رضا

عکسِ حسنِ عقیدت سلامِ رضا
ارمغانِ فضیلت سلامِ رضا

فیضِ بزمِ ہدایت سلامِ رضا
اوجِ ذوقِ مودّت سلامِ رضا

نورِ عشقِ رسالت سلامِ رضا
مدحِ حسنِ نبوت سلامِ رضا

ترجمانِ حقیقت سلامِ رضا
مظہرِ علم و حکمت سلامِ رضا

کیا مرصّع سراپائے سرکار ہے
آئینہ دار سیرت سلامِ رضا

جیسے حرفوں میں روح رضا ڈھل گئی
شاہدِ صدقِ الفت سلامِ رضا

اس کے پڑھنے میں ہے تزکیہ نفس کا
قلب و جاں کی طہارت سلامِ رضا

باعث لطف رب ہے ثنائے نبی
وجہِ تحصیل رحمت سلامِ رضا

اس کا ہر شعر مقبول سرکار ہے
حامل شان و عظمت سلامِ رضا

اس کے حرفوں میں پنہاں فیوضات ہیں
ہے رضا کی کرامت سلامِ رضا

استعارہ ہے یہ رفعت ذکر کا
دہر میں تا قیامت سلامِ رضا

سوچیے یہ علامت ہے کس چیز کی؟
آج تک ہے سلامت سلامِ رضا

اس کو کیسے نہ اردو کا بردہ کہیں
ہے خود اس کی شہادت سلامِ رضا

شک نہیں اہلِ اردو ادب کے لیے
ہے اِک انمول نعمت سلامِ رضا

ساتھ شہزادؔ قدسی بھی ہوں ہم زباں
جب پڑھوں وقتِ رخصت سلامِ رضا

☆☆☆

''کنزِ ایمانِ رضا''

گل تراجم کے چمن کا کنزِ ایمانِ رضا
آئینہ دل کی لگن کا کنزِ ایمانِ رضا

وقف تھا بہر ثنائے مصطفٰی جو ہر گھڑی
فیض ہے ایسے دہن کا کنزِ ایمانِ رضا

ڈھل گیا اردو زباں میں عکس قرآن حکیم
معجزہ ہے علم و فن کا کنزِ ایمانِ رضا

ماحی رفض و خروج و ردّ امکان نظیر
کھو جتا ہے کھوٹ من کا کنزِ ایمانِ رضا

ضامن حفظ عقائد حامی دین متیں
راستہ خلد عدن کا کنزِ ایمانِ رضا

غیر ممکن ہے کہ کوئی اور ہو اس کا مثیل
ہے نشاں اہل سنن کا کنزِ ایمانِ رضا

فیضیاب اس سے ہوئے ہیں اپنے بیگانے سبھی
رہنما ہر مرد و زن کا کنزِ ایمانِ رضا

خالق یکتا و واحد کی محبت کا نقیب
فیض سلطان زمن کا کنزِ ایمانِ رضا

دیکھئے شہزادؔ خوش بختی ہماری دیکھئے
آج ہے عنواں سخن کا کنزِ ایمانِ رضا

☆☆☆

حصہ فارسی

الٰہی لذّتِ حمد و ثنایت دہ زبانم را
زمشک نعتِ پیغمبر معطّر کن دہانم
را

(مخلص مجدّدی)

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

شب و روز من در خرابات ہستم — گرفتار لغو و خرافات ہستم
نداریم سرمایۂ ذوقِ قلبی — تہی از مقام و کمالات ہستم
پریشان گشتم ز احوالِ باطن! — خدایا بعید از عبادات ہستم
گنہگار ، مسکین و عاجز فقیرم — نہ من صاحب خرق عادات ہستم
نخواہیم نام و نمود و نمائش — نہ مائل بہ کشف و کرامات ہستم
نہ شب زندہ دارم ، نہ صائم نہارم — صد افسوس دور از مناجات ہستم
بجز نسبت شاہ چیزی ندارم — غلام غلامانِ سادات ہستم
بہ بزم رنگارنگ حیران و تنہا — چو صحرا خواد خیالات ہستم

ملاقات خواہم ز حاضر جوابے
کہ شہزادؔ پر از سوالات ہستم

☆☆☆

مناجات

درِ عنایت کُشا الٰہی
کہ درد خواہد دوا الٰہی

بدرگہِ تو وصال یابم
قبول کن ایں دعا الٰہی

حقیر ہستم ، فقیر ہستم
زعجز دادم صدا الٰہی

نگاہ داری مرا ز نفسم
بکن زخواہش رہا الٰہی

عداوتے دہ بہ دشمنانت
بہ دوستانت وفا الٰہی

بہ قلب ذکرت کنیم دائم
بروح مدح و ثنا الٰہی

شمار مارا در اہل عرفاں
بہ بخش خوی رضا الٰہی

چنیں میسر شود خشیّت
کنم گریز از ریا الٰہی

درود بر ذات پاک حضرت
کہ نامِ او مصطفی الٰہی

ثناگر تو گل و گلستاں
پیمبر تو صبا الٰہی

چو شمع باشم برای عالم
بکن تجلی نما الٰہی

کسے کہ نسبت ندارد از تو
مرا از و کن جدا الٰہی

نمی ز اشک بلال خواہم
بساز ابوذر نما الٰہی

بہ حمد رومیؔ بہ نعت جامیؔ
ہزار دفتر فدا الٰہی

بدار شہزادؔ را نگاہے
بفیض خیرالوریٰ الٰہی

☆☆☆

منظومہ مخلصیہ

من العبد الی المعبود

نہ ایں خواہم نہ آں خواہم ، خدا خواہم خدا خواہم
نخواہم عرش و کرسی را ، لقا خواہم لقا خواہم

ندانم رنگ و صورت را نبینم کشف عالم را
بجویم وصل ذات حق ، نہ من صوت و صدا خواہم

کسی افتاد میگوید اگر عشق الٰہی را
بلا را دوست میدارم ، بلا خواہم بلا خواہم

کسی دنیا ، کسی عقبیٰ ، کسی کشف و کرامت را
من از پروردگارِ خود ، رِضا خواہم رِضا خواہم

خبردار و نگہدار خلائق ، ہست ربّ من
نمی گوئم کہ من خواہم ، چرا خواہم چرا خواہم

بہ دل ذکر الٰہی را ، بہ خلقت خیرخواہی را
زدست خویش ، من جود و سخا خواہم سخا خواہم

گنہگارم گنہگارم ، نہ اخلاص و عمل دارم
فقط شہزادؔ از مرشد ، دعا خواہم دعا خواہم

☆☆☆

نعت شریف

میانِ رسولاں عجب شان داری
کہ روح الامیں وار دربان داری!

گدائے درت تاجدارانِ عالم
کہ رشک افلاک ایوان داری

چنین حسن از خالق خود گرفتی
کہ در عاشقاں ذات رحمن داری

تجلائے نورِ تو صدیق و حیدر
عقیقین فاروق و عثمان داری

جنابِ زبیر و بلال و ابوذر
اسامہ و طلحہ و سلمان داری

اے سردارِ افواج جن و ملائک
بیک تن کل اوصافِ انسان داری

تو ہستی بلا ریب قرآنِ ناطق
بہر قول تفسیرِ قرآن داری

منور جہانِ کمالات از تو
چنین شاہی ملک عرفان داری

کرم گستر و خیرخواہ رقیباں
عجب پُر محبت دل و جان داری

بر احوالِ شہزادؔ چشمِ عنایت
کہ تو شانِ الطاف و احسان داری

☆☆☆

منقبت

داتا گنج بخش علی ہجویریh

خزاں باشد چرا در لالہ زارم بدل حُبّ شہ ہجویر دارم

ز چشم گنج بخش امید وارم گلستانے بود ایں خار زارم

ز ابر التفاتے فیض عالم گل تازہ و فصل نو بہارم

بفیضِ نسبتِ مخدوم غزنی بہر گام و مہے کام گارم

غلامِ از غلامانِ علی ام گدائے بارگاہِ تاجدارم

چراغِ خانقاہ پیر ختلی منور کن شب تاریک و تارم

حجابات مرا ہم بر کشائی مرید و مبتدی خاکسارم

بتلقینِ شہ بغداد و غزنی محب اہل بیت و چار یارم

مراد شبلی و حصری و ختلی متاع خویش با تومی سپارم

مرا شہزاؔد شد کشف حجابے

گنہگارم ، بر عصیاں شرمسارم

☆☆☆

منقبت

داتا گنج بخش علی ہجویری h

زجامِ حبّ او سر شار و مستم
مُرید سیّدِ ہجویر ہستم

بفیض جلوۂ واحد شناسے
بتان حرص و ہستی را شکستم

گریزاں از درگردن فرازاں
بہ در گاہش سر افگندہ و پشم

بہ فیضان نگاہ پیر کامل
صنم گر نیستم نے زر برستم

نمی خواہم دگر شہزادؔ چیزے
ہمیشہ باد دامانش بدستم

☆☆☆

منقبت

امام ربانی مُجدّد الف ثانیh

دہد کار خضری کتابِ مجدد
ز صد بحر اولٰی حبابِ مجدد

منور زنورش ہمہ الف ثانی
فروغ عمل ز اکتسابِ مجدد

شب ہند را کرد صبح فروزاں
چو شد جلوہ گر آفتابِ مجدد

منم از غلامان مہر خراساں
نباشم چرا باریابِ مجدد

بہ فیض نگاہ شفاعت پناہی
بہ محشر شوم در حسابِ مجدد

علاقہ بہ سلطان سرہند دارم
نخواہم چرا خیرِ بابِ مجدد

وراء الوارء الوری ذات واجب
چہ خوب است قول صوابِ مجدد

عیاں کرد اسرار آفاق و انفس
عجب ہست کشف حجابِ مجدد

طریقی کہ شہزادؔ بے شرع باشد
بماند تہی ز انتسابِ مجدد

☆☆☆

منقبت

امام احمد رضا بریلویh

ذوق رومیؒ سوز جامی با خدا آ موختم
عشقِ احمد از امام احمد رضا آموختم

ہمچو بلبل در خیالِ جانِ عالم نغمہ زن
در حدیقہ ھای بخشش ایں ادا آموختم

محبّان پیمبر جان و دل کردن فدا
باعدوش بغض ہم زیں رہنما آموختم

شاہراہ عشق دیدم از بریلی تا حجاز
طور رفتن چیست؟ سوی دلربا آموختم

آنکہ شرع و عشق را در نعت خود آمیختہ
نعت گوئی ہم ازاں حق آشنا آموختم

چوں کسے پرسد کہ از کے یافتی سوز و گداز
ایں ہنر گویم ، زعبد مصطفی آموختم

آں محدّث بود ہم شہزادؔ مفتی و فقیہ
من بہ ذکر اُو صفای قلب را آموختم

☆☆☆

منظومہ اقبالیہ

ای اقبال! ہستی بہ افکار زندہ
وجودت باندازِ اشعار زندہ

چہ پُر مغز و تازہ خیالات داری
عجب سوز و ساز و کمالات داری

اشارت بسوی حقائق نمودی
سہل تر ز فکرت دقائق نمودی

نہاں در کلام تو اسرارِ رُومی
عیاں از بیان تو اذکارِ رُومی

چو آئینہ شعر و ابیات دِیدم
تفاسیر و توضیح آیات دِیدم

چہ خوش بود قالِ تو در حال بودے
نمود و خشیّت در اعمال بودے

بمقصود پیش از مہ و سال رَفتن
چہ خوب است از راہِ اقبال رَفتن

نہاں را عیاں تر چو شہزاؔد خواہی
چو اقبال جوئی ز رحمت پناہی

☆☆☆

منقبت

علامہ محمد اقبالh

ای حکیمِ اُمت ! ای دانائی راز
ای دلت گنجینۂ سوز و گداز

ای گلِ گلزارِ عشقِ مُصطفٰی
ای چراغِ مجلس ناز و نیاز

ای کہ کحل چشمِ تو خاکِ نجف
ای کہ در انفاس تو بوی حجاز

قبلۂ افکار تو اُمّ الکتاب
پیشوایت عشقِ احمد در نماز

ای بلند اقبال ہمچو نام خویش
پست پیشِ ہمتت کوہِ فراز

چوں شدی از ''پیرِ رُومی'' فیضیاب
چشمِ سرّت التفاتش کرد باز

ای زبان خاور! ای شِیریں سخن
قلب من با شعرِ تو دارد نیاز

چوں شدم شہزاؔد با اقبال، من
پیش من کوتاہ شد راہِ دراز

☆☆☆

مہرِخراسان

مجموعۂ مناقب

در شان حضرت اخند زادہ

سیف الرحمن پیر اَرچی مبارک h

نقشبندیہ عجب قافلہ سالاران اند
کہ برند از رہِ پنہاں بہ حرم قافلہ را
(مولانا جامی)

سلام

اے شہ ملک ولایت السلام
اے مہ چرخ طریقت السلام

مرکز نور ہدایت السلام عاشق شمع رسالت السلام
رہنمائے راہ حق و معرفت صاحب شان وجاہت السلام
انت من اصحاب احوال القلوب واقف راز حقیقت السلام
ای شبیہِ تاجدار نقشبند ای نگہبان شریعت السلام
پیکر الفت ز سرتاپا شفیق باعث رشک مروت السلام
فی زمانہ بے نظیر و بے مثال ای مبارک! پاک طینت السلام
ذات پاک تست فخر اولیاء پیکر حق و صداقت السلام
بارضاء و باعطا و باخدا پاسبان اہلسنّت السلام
ای رئیس حلقۂ اہل سلوک جان و جانانِ اطاعت السلام
بے ردا شہزاد ہست ای خوش خصال کن عطا مارا ردایت السلام

یک نظر کن سوئے شہزآد حقیر

ای مبارک از محبت السلام

☆☆☆

منقبت

منقبت در شان قیوم زماں حضرت اخندزادہ

سیف الرحمن پیرارچی h

به پیر ارچی سلام گوئم　　بذرگ و عالی مقام گویم
ای سیدی ، مرشدی ، حبیبی　　ترا زماں را امام گویم
تو بایزید و جنید ثانی　　که بغض از تو حرام گویم
برائے ماکن دعا خدارا　　یک عرض با احترام گویم
محبت تو عبادت من　　بصد ادب من سلام گویم
مجدّد وقت ، ای مبارک!　　ثنائے تو صبح و شام گویم
اے سیف رحماں ای مرشد من　　قبول کن ایں کلام گویم
برائے شہزادؔ ، ہست نعمت
که مدحت تو مدام گویم!

☆☆☆

منقبت

در شان قیوم زماں حضرت اخندزاده

سیف الرحمن پیرارچی h

سیف رحماں سید و سردار من
سید و سردار من دلدار من

من نه خواهم گنج ها و تخت ها
هست دید روی تو درکار من

من نمی دانم زبان فارسی
ای مبارک ! کن قبول ایں کارمن

شان تو بالاتر از گفتار ها
من کجا آقا! کجا گفتار من

مثل دشت خشک شد ایں قلب ما
قلبِ ما کن گلستاں سرکار من

در طریقت آفتابی ، بی زوال
تا ابد محتاج تو انوار من!

کمتریں شہزآد ہست ای باکمال
کن قبول از لطف ایں اشعار من

☆☆☆

منقبت

درشان قیوم زماں حضرت اخندزادہ

سیف الرحمن پیرارچی h

جز خدمت تو آقا! دگر کار نخواہیم
بر خار تو خوش لالہ و گلزار نخواہیم

ما سادہ و ناچیز و گنہگار و سیہ کار
خواہیم خدا ، جبہ و دستار نخواہیم

برپای تو قربان کنم قلب و جگر را
داریم بہ دل عشق تو اظہار نخواہیم

خواہیم وصال تو در ایں دنیا و عقبیٰ
جز ہستیٔ تو ہیچ ، ای دلدار نخواہیم

پوشیدہ ازین دہر شوم کاش چو عنقا
من شہرت خود برسرِ بازار نخواہیم

در بحر محیط تو رسد قطرۂ جانم
من فلسفہ و رفعت افکار نخواہیم

تائب شدم از دعوئ سجادہ نشینی
من طالب حق جنت ابرار نخواہیم

شہزآد غلام ابن غلام ابن غلامت
بس غیر ازیں ھیچ ، ای سردار نخواہیم

☆☆☆

منقبت

درشان قیوم زماں حضرت اخندزادہ

سیف الرحمن پیرارچی h

ای مہر خراسان! فدا بر تو کنم جان
ای مرشد ذیشان ! فدا بر تو کنم جان

از نسبت تو شد خس و خاشاک معزز
ای سیّد و سلطان! فدا بر تو کنم جان

ای مرشد ما ! غوث جہاں! عارف کامل
ای قاسم فیضان! فدا بر تو کنم جان

تو ابر کرم! مظہر انوار الٰہی!
کن برسرم احسان فدا بر تو کنم جان

جز دیدۂ تر ہیچ نداریم کریما
من بے سروسامان ! فدا بر تو کنم جان

در نامۂ اعمال عمل نیک نبینم
من نادم و نادان ! فدا بر تو کنم جان

ارشاد تو تفسیر فرامین پیمبر
تعلیم تو قرآن فدا بر تو کنم جان

ای باعث تشہیر کمالات نبوت
ای مرد خدادان ! فدا برتو کنم جان

تلقین تو اکسیر دگر گونی افکار
ای شاہد ایمان ! فدا بر تو کنم جان

گمراہ ز الطاف تو شد رہبر و ہادی
ای رحمت رحمان ! فدا بر تو کنم جان

بر حالت شہزادؔ بکن چشم تصرف
ہر لحظہ و ہر آن ! فدا بر تو کنم جان

☆☆☆

منقبت

درشان قیوم زماں حضرت اخندزادہ

سیف الرحمن پیرارچی h

دل ، جسم ، جگر ، جان ما قربان مبارک
قیوم زماں غوث جہاں شان مبارک

بے مثل درایں عصر کمالات سراپا
اقطاب جہاں دست بہ دامان مبارک

زیبا و قشنگ است قد و قامت حضرت
پُر بادہ دلم گشت ز چشمانِ مبارک

آرام مرا نیست بجز دید و زیارت
در قلب مکیں ہست بس ارمان مبارک

او سیدنا ، مرشدنا ، شیخ مشائخ
اقطاب زمان خیل غلامان مبارک

ہر غنچہ و گل خنداں و رنگین و معطر
زیبا و دل افروز گلستان مبارک

کن شکر خدا ، حمد صمد ، ذکر الٰہی
شہزادؔ شدی خادم دربان مبارک

از فضل خدا ، رحمت حق لطف الٰہی
شہزادؔ شدہ شاعرِ ایوانِ مبارک

☆☆☆

منقبت

در شان قیوم زماں حضرت اخندزادہ

سیف الرحمن پیرارچی h

رونق بزم طریقت از تو است
محفل ما پرمسرت از تو است

روشنیٔ چشم ما دیدار تو
سینۂ ما پر حرارت از تو است

قلب ، روح و سر ، خفی اخفیٰ ہمہ
مائل ذکر و اطاعت از تو است

ہر غلام تو ولی اللہ شہا!
در جہاں باقی ولایت از تو است

بر تو نازاں گشت شاہِ نقشبند
زِندہ سرہندی روایت از تو است

درسھای تو طریق مصطفی
آبروی استقامت از تو است

دید تو شہزادؔ را عید سعید
با خدا مارا محبت از تو است

☆☆☆

منقبت

حضرت مبارک صاحبh

اللہ اللہ کمال شانِ تو ‌ ‌ انجمن انجمن بیانِ تو
از خراسان تابہ پاکستان ‌ ‌ یافتم جا بجا نشانِ تو
شرح اوصاف تو شہا ، چہ کنیم ‌ ‌ وقف دین رسول جانِ تو
رہروانِ صراط مستقیم ‌ ‌ عکس ذات تو پیروانِ تو
اولیاء قطب وغوث لاریب اند ‌ ‌ راز دانان و واقفانِ تو
مثل شمع فروزاں تو ہستی ‌ ‌ مثل پروانہ عاشقانِ تو
فیض و عرفان، از تو وابستہ ‌ ‌ مرکز رشد آستانِ تو
نعمت بے بہا وجودِ تو ست ‌ ‌ ای خوشا یافتم زمانِ تو
سنگ از صحبت تو گوہر شد ‌ ‌ پُر ز دُرہا تمام کانِ تو
گشت پنجاب از تو پر انوار ‌ ‌ بے عدد اینجا خادمانِ تو
گرد کعبہ کند طواف جہاں ‌ ‌ کعبہ چکر گر مکانِ تو
ذاکریں مثل عندلیبانِ اند ‌ ‌ زمزمہ خواں بہ گلستانِ تو
رحم فرما کریما! بر حالم ‌ ‌ آمدم زیر سائبانِ تو
سیف رحماں بگیر دست ما ‌ ‌ شد پریشان مدح خوانِ تو
روز و شب می کند دعا شہزادؔ
ذاتِ حق باد پاسبانِ تو

قصیدہ

سیفیہ، رحمانیہ، درشانِ مجددالعصر، پیرطریقت حضرت

اخندزادہ سیف الرحمن پیرارچی h

یا الہٰی پاک تو سبحان تو　　خالق ارض و سما ذیشان تو

مالک کونین ربّ بحر و بر　　صاحب و مختارِ کارِخیر و شر

بعداز حمد خدا نعت رسول　　بہترین بعد از خدا ذات رسول

سیدّ الابرار شاہ دوسرا　　صاحب لولاک ، امام الانبیاء

حضرت صدیق از صد ہا سلام　　کاروان عاشقاں را او امام

بعد از حمد و درود و منقبت　　ذکر خیر پیر عالی مرتبت

سیف رحماں پیرارچی نام اوست　　پر زنور معرفت ہر جام اوست

مثل ہجویری و ہندی کار او　　مثل سرہندی ہمہ کر دار او

آن کہ ناز دودمان نقشبند　　گفتگویش چون گلاب وبرگِ وقند

صحبت او باعثِ تسکین جان　　خادم دربار اوہر میرو خان

دید روئش بہر من عید کلاں　　حسن او بالا تر از شعر و بیان

محفل او محفل ذکر خدا　　مجلس او بزم ذکر مصطفی
پاک طینت نیک سیرت بے ریا　　مرشد من بارضا و باخدا
ہر ارادت مند را او سائباں　　دست او کوتاہ نیست از غائباں
اللہ اللہ قلب را زندہ کند　　سیف رحماں ، سینہ تابندہ کند
سیف رحماں، رہنمائے سالکاں　　سیف رحماں ،صدر بزم عارفاں
ای شہا ! شمشیر حق روشن ضمیر　　کن قبول از لطف ایں نذر حقیر
نسبت تو ای شہا ! اعزاز من　　مدحت تو وجہ فخر و ناز من
یا الٰہی رحم کن بر ذات او　　تاابد پائندہ باد ایں ھا و ہو
فکر ما از یاد تو آباد شد　　چشم ما روشن دل ماشاد و شد
میشود شہزآد نغمہ خوان تو　　نغمہ خوان تو ، قصیدہ خوان تو

بلبل گزار تو شہزآد شد
شاعر دربار تو شہزآد شد

☆☆☆

منقبت

حضرت مبارک صاحبh

بزمِ اہلِ عشق رقصاں از نگاہ مست تو
دشت قلبم شد گلستاں از نگاہِ مست تو

لطف بر پنجاب کر دی ازرہ اہل قلوب
تیرہ شب شد صبح تاباں از نگاہِ مست تو

بے ثمر ہر نخل بود و خالی از بو گل تمام
یک چمن شد ہر بیاباں از نگاہِ مست تو

محفل جذب وجنون و ذوق وشوق و ھاوہو
پیرمن! ای سیف رحماں! از نگاہِ مست تو

ای کریما! طالب یک چشم لا ہوتی منم
کار مشکل باشد آساں از نگاہِ مست تو

ای مجدد! جانشین شیخ سرہندی توئی
نقشبندیت فروزاں از نگاہِ مست تو

باغِ سُنّت میشود از آمد تو پر بہار
زندہ دل قیوم دوراں از نگاہِ مست تو

تشنہ لب شہزادؔ ہست اے ساقئ جام وصال
دارد ایں امیدِ احساں از نگاہِ مست تو

☆☆☆

منقبت

درشان قیوم زماں حضرت اخندزادہ

سیف الرحمن پیرارچی h

مزین ز صدق و صفا سیف رحماں
منور ز سر تابہ پا سیف رحماں

بگویم چہ اوصاف قیوم عالم
کہ اظہار شان خدا سیف رحماں

بگفتار و کردار بے مثل و یکتا
مقامات دارد جدا سیف رحماں

رواں کاروان ولایت ز فیضش
ولی مقتدی ، مقتدا سیف رحماں

تو سر خیل افواج اہل حقیقت
توئی رہبر و رہنما سیف رحماں

ز نور تو قلب و نظر شد منور
توئی زندہ رُود ھدٰی سیف رحماں

کجامن غلام و کجا پیرارچی
کجا من حقیر و کجا سیف رحماں

تو بہر مریداں چنین سائبانی
مددگار و مشکل کشا سیف رحماں

فقیرانہ در بارگاہ تو آمد
مگردان شہزادؔ را سیف رحماں

☆☆☆

منقبت

درشان حضرت سیدی اخندزادہ

سیف الرحمن پیرارچی h

حیات دل اگر خواہی مرید شیخِ دوراں شو
بیا ! ای طالب صادق غلام سیف رحماں شو

ترا کافی ست از صد ہا چلہ یک صحبت ایشاں
چو خواہی قربت مولا ، قریب نقشبنداں شو

برای تجربہ در قریۂ فیضش گدائی کن
بہ بر از باب الطافش تجلی ہا و سلطاں شو

اگر واصل شدن خواہی بہ اصل خویش ای سالک
بصدقِ باطنی حلقہ بگوش پیر پیراں شو

چرا وقف مئے حرص و ہوای نفس می باشی
گزار ایں رسمہا و شامل تقریب مستاں شو

رساند روح را از فیض ہو بر اَوجِ لاہوتی
بیا و دستگیر دامن محبوب سبحاں شو

دعا شہزاؔد کن بہر شفای آں شہِ ذیشاں
فلاح کل اگر خواہی بہ پای شیخ قرباں شو

(حسب ارشاد حضرت مرشدی مبارک قدس سرہ)

☆☆☆

منقبت

شان حضرت سیدی اخندزادہ

سیف الرحمن پیرارچی h

کریما! کریما! نگاہِ کرم کن | خدارا خدارا نگاہِ کرم کن
مریضانہ آمد ، بدرگاہت عالم | مسیحا! مسیحا! نگاہِ کرم کن
نداریم نسیان از ماسوا من | مریضم طبیبا! نگاہِ کرم کن
گرفتار شد در ہجوم مصائب | غلام تو آقا! نگاہِ کرم کن
بنام تو منسوبم الحمدللہ | بر احوال مار ا نگاہِ کرم کن
مگر داں نگاہے ازیں دادخواہے | بمن کار سازا نگا ہِ کرم کن

براحوال شہزادؔ ہم ملتفت شو
ز لطف و عطایا نگاہِ کرم کن

☆☆☆

منقبت

حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک

شیخ کامل ، پیر ارچی ، قبلۂ عالم اغث
رحم کن برحال زارم ازپئے ہاشم اغث

جز درِ لطف و عطائے تو کجا گیرم پناہ
مرجع قلب و نظر جز تو کجا دارم اغث

شانِ شایانِ کمالِ خویش ای مشکل کشا!
بابِ فیض خود کشا ای نازش حاتم اغث

یک نگاہِ تو کریما! درد جانم را علاج
شد دگرگوں حالِ من ای واقفِ حالم اغث

برسرِ پیکار ہستم من خلاف نفس خویش
ازرہ خسران گشتم تائب و نادم اغث

بر دِل شہزاؔد باشد یک نگاہ التفات
کشورِ اہل لطائف را توئی حاکم اغث

☆☆☆

منقبت

حضرت قطب دوراں

مرشدی صوفی کندل خانh

کمال دارد کمال صوفی نخواہد آمد مثال صوفی
محیط عالم جلال صوفی شبیہ یوسف جمال صوفی
جلائے فکر و شعور از وے ضیائے باطن خیال صوفی
فروغ داد اونظام حق را دروغ ترسد ز قال صوفی
موافق اہل صدق روحش خلاف باطل ، جدال صوفی
وفا و فقر و غنا ، توکل ہمیں ست مال ومنال صوفی
جواب خواہد ز اہل ہمّت کہ بار دارد سوال صوفی
بہ وجد می برد سالکاں را لقائے حسن و جمال صوفی
بیا ببیں گر نگاہ داری چہ ہست اوج کمال صوفی
بیار شہزاد نغمۂ نو بخوان نظمی بہ حال صوفی

کثیر شہزآد ہست باقی
قلیل گفتم ز حال صوفی

☆☆☆

منقبت

پیرطریقت صوفی کندل خانh

اگر خواہی طریقت ، شو گدائے صوفی کندل
بیا طالب ، ببین صدق و صفاائے صوفی کندل

سکون قلب و روح مالقائے صوفی کندل
خوشا ھستیم من زیر ردائے صوفی کندل

کجا بودم کجا ہستم زخود پرسان میکنم
صدا آمد کہ ہستی از دعائے صوفی کندل

عدوّ اولیاء را حق عدوّ ، ذات خود گوید
مکن ای معترض شک بروفائے صوفی کندل

خدا آن روز ہم آرد کہ پابوسی کنم او را
ببینم زود روے دلربائے صوفی کندل

اگر پرسی مقام او امام الاولیاء گویم
کنند اہل ولایت اقتدائے صوفی کندل

زیک نعرہ ھو زندہ بسازد قلب مردہ را
صدائے قم باذن اللہ، صدائے صوفی کندل

شفیق و مہربان من کریم و پاسبان من
غنی ام در فقیری ، از سخائے صوفی کندل

منم شہزاد ناکارہ گنہگاریم بے چارہ
بہ دنیا آمدم شاید برائے صوفی کندل

قلم عاجز زبان قاصر بیاں شہزادؔ ناممکن
شعور و شعر و فکر ما فدائے صوفی کندل

☆☆☆

منقبت

اعلیٰ حضرت قطب زماں صوفی باصفا

حضرت صوفی کندل خان h

محبوب ہمہ ، مرشد ما صوفی کندل
ہست عاشق محبوب خدا صوفی کندل

سر تا بقدم صدق و صفا صوفی کندل
در عشق نبی ہست فنا صوفی کندل

آں قطب جہاں ،صوفی و یکتائے زمانہ
ہم مرتبۂ اہل رضا صوفی کندل

بے حال و پریشان شد ایں قلب زہجراں
دل طالب دیدار شما صوفی کندل

ای سیدی! ای مرشدی! ای پیر طریقت
من خادم خدام شما صوفی کندل

شد قلب سیہ نور علیٰ نور زفیضش
وے جانِ کرم، روحِ سخا صوفی کندل

اللہ کند مرتبہ ات بالا و والا
با عجز و نیاز است دعا صوفی کندل

شہزادؔ زہے مرشد ما قطب زمانی
آں مظہر حق گنج وفا صوفی کندل

☆☆☆

قطعہ تاریخ وفات

حضرت مرشدنا **صوفی کندل خان** صاحب مبارکh

صوفیؒ بے مثل بود و واقف اسرار بود
پیکر صدق و توکل ، صاحب کردار بود
ظلمت جاں از فیوضش گشت صبح تابناک
پیرمن شہزادؔ واللہ ، مظہر انوار بود
۱۴۱۵ھ

(متوفی ۱۷ شعبان ۱۴۱۵ھ جنوری 1995ء)

☆☆☆

منقبت

علامہ عبدالحکیم شرف قادری h

''بیادِ روئے شرف''

دلا بیا کہ حکایت کنم زروئے شرف
شرف دہیم بیاں رابگفتگوئے شرف

فروغ داد بگیتی علوم و حکمت را
بلند تر ز فلک رفت آبروئے شرف

دلش ز نور ولائے رسول پر بودے
چرا بہشت نباشد بہ جستجوئے شرف

چو بود خادم قرآن و دین و شرع متیں
خمیدہ فرق شہاں ہست روبروئے شرف

شرف گرفت زمولا باسم عبد حکیم
بفیض علم ، شرف شد رواں بسوئے شرف

تہی نگشت گدائے زباب دانش او
نہ تشنہ رفت کسے از کنار جوئے شرف

چنیں مربی و مشفق دلا کجا یابی
بیا بیا کہ روانہ شوم بکوئے شرف

چو گشت فائز سجادۂ شرف ممتاز
کہ در وجود سعید است مو بہ موئے شرف

بفیض اسوۂ سلطانِ انبیاء شہزادؔ
عزیز اہل نظر گشت خلق و خوئے شرف

☆☆☆

منقبت

حضرت پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی h

بیادِ نصیر

ز بزم اہل سخن رفت آ بروئے سخن
کجا کلیم کہ می کرد گفتگوئے سخن

اگر تو گوش بداری بیابہ بزم نصیر
ازو ملائکہ دارند آرزوئے سخن

ببیں ہنوز ہم آغوش حیرتے دارد
ہماں ست ’’رنگ نظام‘‘ و ہماں ست خوئے سخن

بفیض مدح نبی و ولائے آل نبی

بکنج گور رواں ہست آبجوئے سخن

برنگ بیدل و جامی و خسرو و حافظ
بفیض نسبتے او تابناک روئے سخن

چو گفت نعرہ تکبیر در جہانِ انا
شدند ہمچو بتاں ساکنان کوئے سخن

سکوت کرد چو آں بلبل ہزار نوا
تہی ز شوق ازاں ہست ہاوہوئے سخن

نمائی جلوہ زیبا کہ منتظر باشند
برائے دید شما بادہ و سبوئے سخن

سرود زمزمۂ شعر در خرابہ ما
معطر از دم او باد مشکبوئے سخن

رسید تا لب من سوزش دلے شہزادؔ
بیا کہ قصد کنم جانب نکوئے سخن

☆☆☆

نذرِ نصیر

دیدم یکے دل دادۂ عبدالقادر
ثابت قدمے جادۂ عبدالقادر

مداح کمالِ شہ جیلاں شہزادؔ
در گولڑہ شہزادۂ عبدالقادر

☆☆☆

منقبت

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی h

خوشا چہ حسن و بیان کلام فاروقی
شنو! کلام بلاغت نظام فاروقی

تمتع کرد زہر گوشۂ جہان رضا
زہے روان و دل شاد کام فاروقی

چو ہم سخن نہ شدی رو بمجلس اقبال
کشادہ ہست در فیض عام فاروقی

دلت ہوائے لقائے گزشتگاں دارد
بیار طائر جاں را بہ دام فاروقی

خبر زحال دل اہل حال ہم دارد
کنند اہل نظر احترام فاروقی

باایں بزرگی و پیری ہم است زندہ دلے
چہ دلکش است بلوغ المرام فاروقی

بفیض صحبت و دیدار عارفاں شہزآد
چہ تابناک شدہ صبح و شام فاروقی

☆☆☆

حصہ پنجابی

حمد باری تعالیٰ

ایسی مشکل پا دے مولا
پچھلے دکھ بھلا دے مولا

ازمائشاں دی پٹھی دے وچ
کچی ڈھیم پکا دے مولا

اک گردن سو وار کٹاواں
ایسا فن سکھا دے مولا

گھمن گھیری وچ آ پھسیاں
مینوں پار لنگا دے مولا

بندہ نئیں جے اُف وی کرجاں
میرا انگ انگ ڈھا دے مولا

تیری سونہہ ایں سہہ جاواں گا
اپنا آپ وکھا دے مولا

لوکی ایس وچ شکلاں ویکھن
دل شیشہ لشکادے مولا

کرب و بلا جئے زہر پیالے
میرے منہ نوں لا دے مولا

اپنی ایس تخلیق دے اتے
اپنا رنگ چڑھا دے مولا

جتھوں اے شہزادؔ سی ٹریا
اوتھے ای پہنچا دے مولا

☆☆☆

نعت شریف

کیتی اے جنہاں عاشقاں مدحت حضور دی
اوہناں تے خاص ہندی اے شفقت حضور دی

دھپاں چ تپ دی ریت تے پیندا اے لیٹناں
ایویں نئیں جے لب دی قربت حضور دی

سوہنے نبی دے عشق دا چکھ لے توں ذائقہ
منہ تے سجا کے ویکھ لے سنت حضور دی

چمکن ناں کیویں تاریاں وانگوں اوہ اکھیاں
ویکھی اے جنہاں خواب وچ صورت حضور دی

آوندی اے آپ چل کے منزل اوہناں دے کول
ہووے جنہاں دے سامنے سیرت حضور دی

دعویٰ نبی دے عشق دا ایویں ناں کر بئیں
ملدی اے من نوں مار کے نسبت حضور دی

رہنی کدوں ایں یاد غُلاماں نوں کوئی شے
ہوئی جدوں نصیب زیارت حضور دی

محشر نوں ربّ دے سامنے ویکھیں تو منکرا!
نبیاں وی منگنی ایں شفاعت حضور دی

تیرا اے کی وگاڑناں شہزادؔ مشکلاں
تیرے تے نال نال اے رحمت حضور دی

☆☆☆

منقبت

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا t

اچا مرتبہ نبی دے ویر دا اے
کہیا نبی نے علم دا باب اوہنوں

اوہنے کھولے نے علم دے بند بوہے
کہیا نبی نے ابوتراب اوہنوں

علی آپ مشیر شیخین دا سی
سارے پتا سن ادب آداب اوہنوں

کیتے مڈھلے فیصلے آپ اوہنے
انج ملے گا پورا ثواب اوہنوں

جنہے علی دا مرتبہ منیاں نئیں
پیش پے جانا ایں عذاب اوہنوں

جیہڑے سینے چ حب صدیق دی اے

نئیں جے علی دے بغض دی تاب اوہنوں

جیہڑا دلوں صحابہ دی شان منے
کردا وقت نئیں کدی خراب اوہنوں

نبی پاک نے دین ایمان والا
سارا آپ پڑھایا نصاب اوہنوں

سوہنے رب نے علم خزانیاں چوں
دتا خاص حصہ بے حساب اوہنوں

ایہہ شہزادؔ حدیث حضور دی اے
کہیے علم دے شہر دا باب اوہنوں

☆☆☆

سلام بحضور امام عالی مقام t

حسین ابن علی دی ہر اک ادا نوں سلام
صدا قتاں نوں ، دلیری نوں تے وفا نوں سلام

علی دے لاڈلے لیٹے نیں تیرے ویہڑے وچ
اے کربلائے معلیٰ تری فضا نوں سلام

سلام حضرتِ زینب دی پاک چادر نوں
عقیدتاں نیں کہیا بنتِ مرتضیٰ نوں سلام

خدا دے فضل نے لایا حسین نوں سینے
کہیا فلک نیں شہیداں دے بادشا نوں سلام

رسول پاک تے، حیدر تے ، فاطمہ تے درود
نبی تے آل نبی دے ہر اک گدا نوں سلام

یزیدیاں تے ہے اج وی ترے علم دا جلال
عباس ابن علی! تیری خاک پا نوں سلام

حسین نال جو جڑیا اوہ تر گیا شہزادؔ
گدا نوں آپ جو لبھدی اے اوس عطا نوں سلام

☆☆☆

منقبت

حضرت غوث اعظمt

نرالی تری ہر ادا غوث اعظم
ولی تیرے مدح سرا غوث اعظم

نقاب اپنے رخ توں ہٹا غوث اعظم
تے سینے دے وچ ٹھنڈ پا غوث اعظم

ترے سر تے سایہ حسین و حسن دا
محمد دا توں لاڈلا غوث اعظم

قطب غوث سارے بڑی شان والے
تیری شان سب توں جدا غوث اعظم

نبوت دے سلطان خیرالوریٰ نیں
ولایت دا توں بادشا غوث اعظم